قومی نصاب کونسل (NCC) وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت حکومتِ پاکستان،
"اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان" کے نمائندہ علماء کرام، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (PCTB)
اور نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ (DCTE) خیبر پختونخواسے منظور شُدہ

مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء و طالبات

حصّہ اوّل

نام _____

ولدیت / سرپرست _____

کلاس _____ سیکشن _____

اسکول _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے شائع شُدہ حصّوں کی اشاعت کی تفصیلات

- حصّہ اوّل ..... (طبع 1 تا 14) – 2010ء تا 2024ء – کل تعداد: 1,466,750
- حصّہ دوم ..... (طبع 1 تا 11) – 2011ء تا 2022ء – کل تعداد: 667,000
- حصّہ سوم ..... (طبع 1 تا 10) – 2012ء تا 2022ء – کل تعداد: 410,000
- حصّہ چہارم ..... (طبع 1 تا 8) – 2013ء تا 2022ء – کل تعداد: 320,000
- حصّہ پنجم ..... (طبع 1 تا 6) – 2015ء تا 2022ء – کل تعداد: 259,000
- حصّہ ششم ..... (طبع 1 تا 2) – 2018ء تا 2019ء – کل تعداد: 69,562
- حصّہ ہفتم ..... (طبع 1) – 2019ء تعداد: 70,000

- طبع جدید ..... اکتوبر 2024ء – تعداد: 60,000
- طبع جدید ..... اکتوبر 2024ء – تعداد: 50,000
- طبع جدید ..... اکتوبر 2024ء – تعداد: 20,000
- طبع جدید ..... اکتوبر 2024ء – تعداد: 15,000
- طبع جدید ..... اکتوبر 2024ء – تعداد: 15,000
- طبع جدید ..... ستمبر 2022ء – تعداد: 15,000
- طبع جدید ..... ستمبر 2022ء – تعداد: 5,000

زیرِ اہتمام: شعبہ تصنیف و تالیف۔ قرآن پروگرام (دی علم فاؤنڈیشن)

جملہ حقوق بحق دی علم فاؤنڈیشن محفوظ ہیں!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ادارہ "دی علم فاؤنڈیشن" کی جانب سے مطالعۂ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات کی تمام مطبوعات رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کی جاتی ہیں۔ مزید برآں ادارہ اپنی مطبوعات (بشمول مضامین اور اقتباسات) کے ضمن میں اجازت دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص، ادارہ یا ناشر دی علم فاؤنڈیشن کے تیار کردہ کسی علمی مواد کو شائع کرنا چاہتا ہے تو وہ اشاعت سے قبل دی علم فاؤنڈیشن کے طے شدہ قواعد وضوابط کے مطابق باقاعدہ تحریری اجازت ضرور حاصل کرے۔ البتہ بغیر اجازت اس کتاب کا کوئی حصہ نقل کرنا، ترجمہ کرنا یا اس کے کسی پیراگراف اور نکات کو جزوی یا کلی طور پر کسی دوسری درسی یا امدادی کتاب میں نوٹس، نکات، پیراگراف یا خلاصے وغیرہ کی شکل میں استعمال کرنا کاپی رائٹس کی خلاف ورزی متصور ہوگا۔ جس پر دی علم فاؤنڈیشن اس فرد، ادارے یا ناشر کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا پورا حق رکھتا ہے۔

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ تدریس قرآن کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں اور اغلاط سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلد بندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہوگئی ہو آپ کی نظر سے گزرے تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔

یہ کتاب رضائے الٰہی کی خاطر بلاہدیہ فراہم کی جاتی ہے۔

تیار کردہ: شعبہ تحقیق و تصنیف دی علم فاؤنڈیشن کراچی

نگران و مدیران TIF

- شجاع الدین شیخ (ڈائریکٹر پروگرامز)
- حافظ شاہنواز اعوان (ہیڈ قرآن پروگرام)

ریسرچ و تکنیکی ٹیم TIF

- سید وجاہت علی
- مظہر حسین
- مولانا احمد علی
- محمد عادل
- محمد سہیل اطہر

مشاورتی ٹیم

- ڈاکٹر محمد الیاس
- مولانا حافظ محمد عبد الرزاق نقشبندی
- مولانا مفتی قمر الحسن ایڈوکیٹ
- انجینئر نعمان اختر
- مولانا سیف البر سکرگاہی
- محمد جواد خان
- پروفیسر ڈاکٹر مظہر حسین
- ڈاکٹر ضمیر اختر خان
- حافظہ ارم بانو
- پروفیسرہ اُمتہ الرحمٰن
- مولانا قاری ضیاء الرحمان
- مولانا محمد جنید

حرفِ تشکر

دی علم فاؤنڈیشن "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی تیاری میں معاونت فرمانے والے تمام معزز علماء کرام، ماہر حفاظ و قراء، محترم اساتذہ کرام اور ماہرین تعلیم کا انتہائی شکر گزار ہے جنہوں نے اس نصاب پر نظر ثانی فرما کر اپنی تجاویز کے ذریعہ اِسے بہتر سے بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ نیز ہم ان اداروں اور ان کے متعلقین کے لئے بھی صمیمِ قلب سے دعا گو ہیں جنہوں نے پورے اخلاص کے ساتھ اس نصاب کو تدریس کے لئے منظور کرانے میں اپنا حصّہ شامل فرمایا۔ اللہ ﷻ ان سب حضرات کی خدمتِ قرآنی کی کاوشوں کو اعلیٰ درجہ میں قبول فرما کر فلاح دارین کا سبب بنائے۔ آمین

THE ILM FOUNDATION (TIF)

245-1/I, Block 6, P.E.C.H. Society, Karachi-75400 (Pakistan)

Phone: (92-21) 3430 4450–51, **Quran Program Helpdesk:** 0335-3399929

Website: www.tif.edu.pk, **Email:** info@tif.edu.pk

Facebook: TheILMFoundationTIF

COPYRIGHTS@RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ابتدائی کلمات

قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی وہ آخری کتاب ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے مبارک دل پر نازل ہوئی۔ وہ ہمارے لئے ہدایت اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہمارے لئے قرآنِ حکیم ایک فیصلہ کن کلام کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا "بے شک یہ (قرآن) ضرور ایک فیصلہ کن کلام ہے۔" (سورۃ الطارق ۸۶، آیت:۱۳)

اس دنیا میں ہمارا عروج و زوال قرآنِ حکیم ہی سے وابستہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "بے شک اللہ ﷻ اِس قرآنِ حکیم کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اِس (کو ترک کرنے) کی وجہ سے بہت (سی قوموں) کو ذلیل و رسوا کرے گا۔"

حضرت سیدنا علی کرّم اللہُ وجہَہٗ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب بہت فتنے ہوں گے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کتاب اللہ (کو پیش نظر رکھو) اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور جو بعد میں پیش آنے والا ہے اس کی اطلاعات ہیں، جو تمہارے درمیان مسائل ہیں ان کے بارے میں بھی اس میں فیصلے ہیں، یہ قول فیصل ہے، کوئی کھیل مذاق نہیں، جو اسے حقیر جان کر چھوڑے گا اللہ ﷻ اس کا غرور خاک میں ملا دے گا اور جو کسی اور جگہ سے ہدایت و رہنمائی تلاش کرے گا اللہ ﷻ اسے گمراہ کر دے گا، یہ قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی عطا کردہ مضبوط رسی ہے، اسی میں بڑی محکم نصیحتیں ہیں اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔"

آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دارو مدار قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع کے ساتھ وابستہ ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قرآن تمہارے حق میں دلیل ہو گا یا تمہارے خلاف۔"

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن اور صاحبِ قرآن "نبی کریم ﷺ" کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔ ان پر دل سے ایمان رکھیں اور کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت کریں، اِسے سمجھیں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ ابتدائی عمر میں جو بات ذہن میں بٹھا دی جاتی ہے اس کے پختہ اور دیرپا اثرات کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ الحمدللہ ہمارے معاشرے میں ابتدائی عمر میں قرآنِ حکیم کی ناظرہ تعلیم اور حفظِ قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے زندگی بھر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ابتدائی عمر ہی سے قرآنِ حکیم کے مفہوم اور معانی سکھانے کی طرف توجہ دی جائے تو اُمید ہے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یاد رکھنا اور قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا۔

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآنِ حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط اور منظّم کوشش ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب طلباء و طالبات کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ ہی پڑھایا جائے گا۔ اُمید ہے کہ اِن شاء اللہ سات سالوں (تقریباً ۳۵۰ گھنٹوں) میں طلباء و طالبات پورے قرآنِ حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح اُن کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہو سکے گا۔ یوں افراد کی تبدیلی ایک صالح معاشرہ کے قیام کا ذریعہ بن سکے گی۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" کی تکمیل اور تدریس ہمارے لئے آسان فرمائے، ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور جو طلباء و طالبات اس سے استفادہ کریں انہیں ہم سب کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

COPYRIGHT © RESERVED FOUNDATION
THE INFORMATION
SALE OF THIS BOOK WOULD
ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

"مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کی نمایاں خصوصیات

1. قومی نصاب کونسل (NCC) اور اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا "اصلاح وتصدیق شدہ نصاب"۔
2. ستر (70) سے زائد معتبر اور معروف تراجم وتفاسیر سے ماخوذ مکمل قرآنِ مجید کا "متفقہ ترجمہ قرآنِ حکیم اور مختصر تشریحات پر مبنی نصاب"۔
3. مشکل اصطلاحات اور ایسے الفاظ جن سے کوئی منفی مفہوم نکل سکتا ہو ان سے اجتناب کر کے زبان وادب کا لحاظ رکھتے ہوئے "بہترین الفاظ کے ساتھ عام فہم انداز"۔
4. تعلیمی اصول وقواعد کے مطابق تدریجاً "آسانی سے قدرے مشکل کی طرف جانے والا اندازِ بیان وترتیب"۔
5. طلبہ کی ذہنی اور علمی سطح اور تربیتی نکتہ نظر سے نصاب سے متعلقہ "مختصر، جامع اور مصدقہ مواد کے ساتھ، اداب اور اخلاق وکردار میں بہتری کا اسلوب"۔
6. طلبہ کی دلچسپی اور نفسیات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے معتبر مواد کے ساتھ "قصص الانبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام اور دیگر اہم واقعات"۔
7. عربی متن کو ترجمہ سے ہم آہنگ کرنے کے لئے "دو رنگوں کا استعمال"۔
8. سورتوں کے مرکزی مضامین سے آگاہی کے لئے "شانِ نزول اور تعارف"۔
9. نصاب میں موجود "متن قرآنِ مجید کی رجسٹرڈ پروف ریڈرز اور محکمہ اوقاف سے تصدیق"۔
10. قرآنِ حکیم میں بیان کیئے گئے واقعات کے محل ومقام سے واقفیت کے لئے "رنگین نقشوں کا استعمال"۔
11. ہر سبق کے آخر میں سبق آموز اور علمی وعملی ہدایات پر مشتمل اہم نکات "علم وعمل کی باتیں"۔
12. سنتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ" سے طلبہ کے تعلق کی مضبوطی کے لیے "احادیثِ مبارکہ سے رہنمائی"۔
13. طلبہ کی فکری رہنمائی اور کردار سازی کے لئے "سوچیئے" اور "کیا آپ جانتے ہیں؟" کے عنوانات کے تحت معاون معلومات واعمال۔
14. مختلف سرگرمیوں اور سوالات کے ذریعے "طلبہ اور اساتذہ میں سوالات وجوابات کا موقع"۔
15. ہر سبق سے متعلق طلبہ کے فہم اور قابلیت کا جائزہ لینے کے لئے "جدید اسلوب وانداز سے مختلف انواع واقسام کی مشقیں"۔
16. ہر سبق کے متعلق طلبہ کی تفہیم اور تربیت کے لئے دلچسپ، تربیتی اور معاون عملی "گھریلو سرگرمیاں"۔
17. طلبہ کے ساتھ والدین اور سرپرستوں کا بھی قرآن حکیم سے تعلق مضبوط کرنے کی منظم کوشش۔
18. دیدہ زیب اور جاذبِ نظر رنگوں سے ہم آہنگ عربی اور اردو کے "بہترین فونٹس" کا استعمال۔
19. خوبصورت ڈایزئن کے ساتھ "بین الاقوامی معیار کے مطابق اعلیٰ کاغذ پر بہترین طباعت اور جلد بندی"۔
20. معروف تفاسیر کی روشنی میں آیات کی تشریح اور وضاحت کے لئے ہر درسی کتاب کے ساتھ جامع انداز میں تیار کردہ "رہنمائے اساتذہ"۔
21. تدریسی عمل بہتر بنانے کے لئے "عمومی تدریسی ہدایات، اسباق کی منصوبہ بندی، عمومی پوچھے جانے والے سوالات، ماڈل پیپرز، کوئز اور مقابلہ جات کے لئے معاون مواد"۔
22. اساتذہ کی "تربیت وجائزہ (Training & Evaluation) کا موثر نظام"۔
23. تدریس کے عملی مظاہرہ کے لئے ڈیموکلاس "Demo Class"۔
24. اساتذہ کی ترغیب وتشویق اور معلم انسانیت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طریقہ تدریس سے آگاہی کے لئے "ویڈیو لیکچرز کی سیریز"۔
25. آن لائن کورس اور استفادہ کے لیے "لرننگ مینجمنٹ سسٹم (LMS)" اور یوٹیوب (YouTube) پر "اسباق کی ویڈیوز"

مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات کے خاص امتیازات:

26. تمام وفاقی تعلیمی اداروں میں تدریس کے لئے "قومی نصاب کونسل (NCC) کی طرف سے منظوری کا نوٹیفیکیشن اور این او سی کا اجراء" اور تدریسی عمل جاری۔
27. نصاب پر تمام مکاتبِ فکر کے معروف اور جیّد "علمائے کرام اور ماہرین تعلیم کے کلماتِ تحسین اسلامی نظریاتی کونسل کی نظر ثانی وستائش"۔
28. صوبہ خیبر پختونخوا میں "ڈی سی ٹی ای اور متحدہ علماء بورڈ خیبر پختونخوا سے منظوری" تمام پرائیویٹ اور سرکاری اسکولوں میں بطور لازمی نصاب نافذ۔
29. پاکستان کے ممتاز اور معروف ہزاروں پرائیویٹ اور سرکاری اسکولوں میں "بطورِ نصاب رائج" اور لاکھوں طلبہ کا گزشتہ کئی سالوں سے استفادہ۔
30. پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (پی سی ٹی بی) کی طرف سے تدریس قرآن کے لئے اس نصاب کے ترجمہ "متفقہ ترجمہ قرآنِ حکیم" کا انتخاب۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION
ENTAIL OF THIS BOOK WILL BE ACTION

تاریخ:۲۸ جنوری ۲۰۲۰ء | السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ | حوالہ نمبر: No.F.1-1/2017-(NCC)

وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا دی علم فاؤنڈیشن کے نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا تصدیق نامہ

اللہ رب العالمین کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے ہمیں اشرف المخلوقات بنا کر اپنے پیارے نبی اور رسول حضرت سیدنا محمد ﷺ کا اُمتی ہونے کا اعزاز بخشا اور آپ ﷺ کے ذریعے اپنی آخری الہامی کتاب قرآنِ مجید فرقانِ حمید سے نوازا، جو ہماری ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ ہے۔ یہ بات بارگاہِ الٰہی میں مسلسل شکر بجالانے کے قابل ہے کہ اس نے اپنے خاص فضل سے ہمیں خدمتِ قرآن میں زندگی کے کچھ اوقات صَرف کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائی۔ اللہ ﷻ ہم سب کو تادمِ آخر اس عظیم خدمت وسعادت سے وابستہ رکھے۔ آمین

خدمتِ قرآنی کے حوالہ سے ادارہ "دی علم فاؤنڈیشن" کراچی نے ملک بھر کے تعلیمی اداروں کے لئے قرآنِ حکیم کے ترجمہ و تشریحات پر مشتمل آسان اور عام فہم نصاب "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" مرتب کیا جو سات حصوں پر مشتمل ہے۔ نصاب کی درسی کتب کے ہر حصہ کے لئے رہنمائے اساتذہ بھی مرتب کیا جارہا ہے۔ طلبہ وطالبات تک قرآن حکیم کی تعلیمات پہنچانے کے لئے یہ بہت قابل قدر کاوش ہے جو قرآن فہمی میں معاون ثابت ہوگی اور ان کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہوسکے گا۔ ان شاء اللہ

۲۰۱۷ء میں وفاقی وزارتِ تعلیم کی طرف سے اس نصاب کو وفاقی اور صوبائی اسکولوں میں تدریس کے لئے منظور کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اس حوالہ سے جہاں مختلف مکاتبِ فکر کے علماء کرام، ماہرین تعلیم اور دانشوروں کی طرف سے تحسین و تائید حاصل ہوئی وہیں چند ممتاز و معروف علماء کرام اور اصحابِ علم و فضل کی جانب سے ملک کے عظیم تر مفاد، امتِ مسلمہ میں باہمی وحدت اور اخوّت و محبت کی فضا پیدا کرنے کے لئے وزارتِ تعلیم کو انتہائی اہم تجاویز پیش کی گئیں۔ اس تناظر میں وفاقی وزارتِ تعلیم کی کاوشوں سے پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کے دینی مدارس وجامعات کی تنظیمات اور وفاقوں پر مشتمل "اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان" کے معروف علماء کرام پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تمام معزز اراکین کمیٹی نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے قیمتی وقت نکال کر اس پورے نصاب پر بہت گہرائی، باریک بینی اور جانفشانی سے نظر ثانی فرمائی اور اصلاح طلب پہلوؤں کی نشاندہی کر کے رہنمائی فرمائی۔ گزشتہ تقریباً ڈھائی سالوں میں مجوزہ نصاب پر حتمی غور و خوض کے لئے وفاقی وزارتِ تعلیم کے نصابی ونگ "قومی نصاب کونسل (NCC)" وفاقی وزارتِ تعلیم وپیشہ ورانہ تربیت، سیکریٹریٹ اسلام آباد میں کمیٹی کے کئی اجلاس منعقد ہوئے جن میں اس نصاب سے متعلق قابلِ تحقیق واصلاح طلب نکات و قتاً فوقتاً زیرِ غور و بحث لائے گئے۔ الحمدللہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی اس کمیٹی کے تمام معزز علماء کرام نے نصاب "مطالعہ قرآن حکیم برائے طلباء وطالبات" کی درسی کتب کے تمام حصّوں "اوّل تا ہفتم" پر باہمی غور و فکر اور گفت وشنید کے بعد مکمل اتفاق رائے قائم کیا۔ متفقہ طور پر منظور شدہ تمام نکات "دی علم فاؤنڈیشن" کے صاحبان نے انتہائی محنت، دیانت داری اور پوری ذمہ داری کے ساتھ مطالعۂ قرآنِ حکیم کے نصاب میں شامل کیے۔ بعد ازاں مطالعۂ قرآنِ حکیم کے ان تمام اصلاح شدہ حصّوں کی مذکورہ کمیٹی کے تمام معزز اراکین کی خدمت میں بھیج کر توثیق وتصدیق بھی کرائی گئی۔ اس عظیم کام میں مصروف تمام معزز علماء کرام، وفاقی وزارتِ تعلیم اور دی علم فاؤنڈیشن کے جملہ متعلقین کی پُرخلوص کاوشیں، محنتیں اور معاونتیں انتہائی قابل قدر ہیں۔ اللہ ﷻ خدمتِ قرآن کے حوالہ سے تمام حضرات کی جملہ کاوشیں قبول فرما کر ان کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے اور اس عظیم کام میں مصروف تمام احباب کو اپنی اعلیٰ شان کے مطابق بہترین اَجر اور فلاحِ دارین عطا فرمائے۔ آمین

(جاری ہے)-----

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION
ETA'S CIVIL DISOBEDIENCE MOVEMENT
SAFE CITY AND BOOK WALK ACTION

وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان کی طرف سے قائم کردہ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کا دی علم فاؤنڈیشن کے نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کا تصدیق نامہ

اس نصاب پر نظر ثانی، غور وخوض اور گفت وشنید کے دوران علماء کرام نے جن نکات اور پہلوؤں کو بحیثیتِ مجموعی مد نظر رکھا ان میں سے چند نمایاں یہ ہیں:

۱۔ مسلماتِ دین کا لحاظ رکھنا، شعائرِ اسلام اور عقائد اسلام کے حوالہ سے کوئی خلافِ واقعہ بات نصاب میں شامل نہ ہونا۔

۲۔ متفقہ امور کا بیان ملحوظ خاطر رکھنا اور کسی بھی مکتبہ فکر کی دل آزاری والے پہلوؤں سے مکمل اجتناب کرنا۔

۳۔ اللہ ﷻ کی محبت وخشیت اور اطاعت وفرماں برداری کی طرف راغب کرنا، تمام انبیاء کرام علیہم السلام، بالخصوص نبی اکرم ﷺ کی محبت، ادب واحترام، اطاعت اور اتباع کے جذبہ کو اُجاگر کرنا اور ان کی شان وصفات کا جامع تذکرہ کرنا، نیز اہل بیتِ اطہار وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کے ادب واحترام اور اُن کے اعلیٰ مقام ومرتبہ کو پیش نظر رکھنا۔

۴۔ تمام مکاتبِ فکر کی متفقہ رائے حاصل کرنے کے لئے وسعتِ نظری اور وسعتِ قلبی کا اہتمام کیا جانا۔

۵۔ ریاست کی سطح پر بالخصوص اور امتِ مسلمہ کی سطح پر بالعموم وَحدت ویگانگت اور باہمی ایثار واُخوّت کی فضا پیدا کرنے کے لئے نصاب کی جامعیت اور قابل قبول ہونے کا خاص خیال رکھنا اور اس بات کا خیال رکھنا کہ تمام مکاتبِ فکر کے طلبہ وطالبات اس سے یکساں مستفید ہوں۔

۶۔ ترجمہ قرآنِ حکیم میں الفاظِ قرآنی، عربی زبان وادب اور لغت کی حتی الوسع رعایت رکھنا۔

۷۔ احادیث اور تاریخی واقعات کے بیان میں حتی الامکان معتبر مواد استعمال کرنا۔

۸۔ زبان وادب کی شائستگی کا خیال رکھتے ہوئے محتاط الفاظ اور تراکیب کا استعمال کرنا۔

۹۔ معروف ومستند تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں ترجمہ اور تشریحات کا جائزہ لینا۔

۱۰۔ تمام مکاتبِ فکر کی مفید آراء وتجاویز شامل کرکے بین المسالک ہم آہنگی کو فروغ دینا اور امتِ مسلمہ کی وَحدت کا تصور اُجاگر کرنا۔

وفاقی وزارتِ تعلیم اس نصاب پر اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے نمائندہ تمام معزز علماء کرام کے اتفاق رائے کی روشنی میں دی علم فاؤنڈیشن کراچی کے مرتب کردہ نصاب "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کو ملک بھر کے تعلیمی اداروں میں تدریس کے لئے منظور کرتی ہے اور اس بات کی بھرپور سفارش کرتی ہے کہ اسے ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے نصاب میں شامل کیا جائے۔ مزید یہ کہ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان تمام معزز اراکین کو اس بات کی یقین دہانی کراتی ہے کہ:

۱۔ اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز اراکین کی طرف سے مطالعۂ قرآنِ حکیم کے ان تصدیق شدہ حصّوں میں آئندہ کسی بھی قسم کا اضافہ، ترمیم یا ترتیب میں کوئی تبدیلی اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کے مجوزہ علماء کرام سے مشاورت کے ذریعہ ہی عمل میں لائی جائے گی۔

۲۔ مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات کے نصاب کا دیگر زبانوں میں ترجمہ اصلاح شدہ ایڈیشن کے مطابق کیا جائے گا۔

(جاری ہے)-----

COPYRIGHTS © RESERVED
THE ILM FOUNDATION
ENTIRE CONTENTS OF THIS BOOK WOULD
SALE OF THIS BOOK WOULD
CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اتحاد تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے جملہ اراکین بھی درج بالا تفصیلات سے مکمل اتفاق کرتے ہوئے دی علم فاؤنڈیشن کے تیار کردہ نصاب "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی مکمل تائید، توثیق اور تصدیق کرتے ہوئے تمام اسکولوں میں ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے تدریس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کی کمیٹی کے معزز نمائندگان:

۱۔ علامہ سید ارشد سعید کاظمی دستخط ---------- مہر ----------

(سینئر نائب صدر تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان)

۲۔ مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل دستخط ---------- مہر ----------

(نمائندہ وفاق المدارس عربیہ پاکستان، جامعہ صدیقیہ کراچی)

۳۔ مولانا نجیب اللہ طارق دستخط ---------- مہر ----------

(نمائندہ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

۴۔ علامہ شیخ محمد شفا نجفی دستخط ---------- مہر ----------

(نمائندہ وفاق المدارس شیعہ پاکستان، جامعہ امام جعفر صادق اسلام آباد)

۵۔ مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمان دستخط ---------- مہر ----------

(ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان، جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن مردان)

۶۔ مولانا غلام محمد سیالوی دستخط ---------- مہر ----------

(چیئرمین قرآن بورڈ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف قرآن اینڈ سیرت اسٹڈیز۔ لاہور)

نمائندۂ وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان:

ڈاکٹر داؤد شاہ دستخط ---------- مہر ----------

(ڈائریکٹر جنرل۔ اکیڈمی آف ایجوکیشنل پلاننگ اینڈ مینجمنٹ وفاقی وزارتِ تعلیم اسلام آباد)

نمائندۂ دی علم فاؤنڈیشن کراچی:

شجاع الدین شیخ دستخط ---------- مہر ----------

(پروگرامز ڈائریکٹر۔ دی علم فاؤنڈیشن کراچی پاکستان)

COPYRIGHTED RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب، طلبہ کے لئے اہم ہدایات	۱۰
۲	قرآن اور صاحبِ قرآن	۱۱
۳	سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃ	۲۴
۴	ہاتھی والوں کا قصّہ	۲۹
۵	آخری دس سورتوں کا سیرت النبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے تعلق	۳۱
۶	سُوۡرَۃُ الۡفِیۡل	۳۲
۷	سُوۡرَۃُ قُرَیۡش	۳۶
۸	سُوۡرَۃُ الۡمَاعُوۡن	۳۹
۹	سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَر	۴۳
۱۰	سُوۡرَۃُ الۡکَافِرُوۡن	۴۶
۱۱	سُوۡرَۃُ النَّصۡر	۴۹
۱۲	سُوۡرَۃُ اللَّهَب	۵۲
۱۳	سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاص	۵۵
۱۴	سُوۡرَۃُ الۡفَلَق	۵۸
۱۵	سُوۡرَۃُ النَّاس	۵۹
۱۶	قصّہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام	۶۴
۱۷	قصّہ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام	۷۳
۱۸	قصّہ حضرت ہود عَلَیْہِ السَّلَام	۸۸
۱۹	قصّہ حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام	۱۰۰
۲۰	قصّہ حضرت شعیب عَلَیْہِ السَّلَام	۱۱۳
۲۱	قصّہ حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام	۱۲۶
۲۲	سُوۡرَۃُ الصّٰٓفّٰت	۱۳۰
۲۳	”مشکل الفاظ کے معنیٰ“	۱۴۳
۲۴	”مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات“ کے مکمل نصاب کی تفصیل	۱۵۲

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

تلاوت اور ترجمۂ قرآن کے چند آداب

۱۔ پاک صاف اور باوضو ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

۲۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے تَعَوُّذ (اَعُوْذُبِاللّٰہِ) اور تَسْمِیَہ (بِسْمِ اللّٰہِ) پڑھنی چاہیئے۔

۳۔ تجوید کے ساتھ تلاوت کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۴۔ تلاوت کرتے ہوئے رب العالمین اور اس کے کلام کی عظمت بھی دل میں موجود ہونی چاہیئے۔

۵۔ تلاوت آہستہ اور بلند آواز سے کی جاسکتی ہے۔ البتہ یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بلند آواز تلاوت سے کسی کے کام یا آرام میں خلل نہ ہو۔

۶۔ سجدۂ تلاوت والی آیت پر سجدہ ادا کرنا چاہیئے۔

۷۔ جب کوئی دوسرا تلاوت کر رہا ہو تو اسے خاموشی اور توجہ سے سننا چاہیئے۔

۸۔ ترجمہ اور تشریحات کے مطالعہ کے وقت خوب غور و فکر کرنا چاہیئے تاکہ آیات کا مفہوم اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے۔

۹۔ اللہ ﷻ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی محبت و اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہو کر احکام دین سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی نیت سے قرآنِ حکیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ اللہ ﷻ اور رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عظمت و رفعت اور جنت و خوشخبری والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اظہار خوشی اور شکر کے ساتھ اللہ ﷻ سے جنت کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۱۔ اللہ ﷻ کے غضب، جہنم اور اس کے عذاب والی آیات کا ترجمہ پڑھتے وقت اللہ ﷻ کا خوف رکھتے ہوئے جہنم کے عذاب سے نجات کی دعا مانگنی چاہیئے۔

۱۲۔ تلاوت کے آخر میں اپنی، اپنے والدین، اساتذہ، مرحومین اور پوری اُمت مسلمہ کی سلامتی، بھلائی اور مغفرت کے لئے دعا مانگنی چاہیئے۔

طلبہ کے لئے اہم ہدایات

تمام طلباء و طالبات اس نصاب کے مطالعہ کے دوران درج ذیل باتوں کو خاص طور پر ذہن نشین رکھیں۔

۱۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم کی کتاب کے ادب اور حفاظت کا بھرپور انتظام کریں اور اس کی جلد بندی بھی کروائیں یہ خیال کرتے ہوئے کہ آپ آئندہ بھی اس سے استفادہ کرتے رہیں گے۔

۲۔ مطالعۂ قرآنِ حکیم میں پیش کیئے گئے ترجمہ کا انتخاب بہت سے علماء کرام اور بزرگانِ دین کے معروف تراجم سے کیا گیا ہے۔ اس حوالہ سے ان معزز شخصیات کی عظیم جدوجہد اور بے لوث خدمات کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے اور انہیں اپنا محسن سمجھنا چاہیئے اور ان حضرات کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے جنہوں نے اس نصاب کو خوب سے خوب تر بنانے کے لئے محض اخلاص کی بنیاد پر یہ کام کیا۔

۳۔ اس نصاب میں قرآنِ حکیم کے ترجمہ اور اس کی بنیادی تعلیمات سے آگاہی فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ دینی مسائل اور قرآنِ حکیم کے احکامات کی تفصیل جاننے کے لئے علماء کرام سے رجوع کرنا چاہیئے۔

۴۔ اس نصاب کا ایک اہم مقصد قرآنِ حکیم کے بنیادی پیغام اور ہدایات سے طلبہ کو واقف کرانا ہے۔ البتہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں اپنے آپ کو اس قابل سمجھنا کہ ہم خود قرآنِ حکیم سے مسائل اور احکامات اخذ کر سکتے ہیں اور ہمیں اہل علم سے کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں، ہرگز صحیح نہیں ہے۔

۵۔ قرآنِ حکیم کے مطالعہ کے ساتھ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور سیرت النبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ قرآنی احکامات اور تعلیمات کی وضاحت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنے قول اور عمل کے ذریعہ فرمائی۔ گویا قرآنِ حکیم کی عملی وضاحت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے میسر آئے گی۔ اس سلسلہ میں اپنے اساتذہ کرام اور اہل علم سے رہنمائی لیتے رہیں۔

COPYRIGHTS RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قرآن اور صاحبِ قرآن

قرآن حکیم۔۔۔۔تلاوت، تجوید، فہم قرآن کی اہمیت:

قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی وہ عظیم اور آخری کتاب ہے جو انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ ﷻ نے لوحِ محفوظ سے اپنے آخری رسول نبی کریم ﷺ پر وحی کی صورت میں حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ ۲۳ سال کے عرصہ میں نازل فرمائی۔

تلاوتِ قرآن کی اہمیت و فضیلت

قرآنِ حکیم کی تلاوت ایک بڑی عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ ایمان کو تر و تازہ رکھنے کا بھی مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے قرآنِ حکیم کی تلاوت پر بہت اجر و ثواب اور فضیلت کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں چند فضائل یہ ہیں:

فرمانِ نبوی ﷺ: ۱۔ ”جس شخص نے اللہ ﷻ کی کتاب (قرآنِ حکیم) میں سے ایک حرف بھی پڑھا اس کے بدلہ اُسے ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس نیکیوں کے برابر ملتا ہے۔“

۲۔ ”جو قرآن کا ماہر ہو وہ معزز ترین فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔ جو شخص (کسی معذوری کی وجہ سے) قرآن کو اٹک کر پڑھتا ہے اور اس میں مشقت اُٹھاتا ہے تو اس کا اجر دُگنا ہو گا“۔

قرآنِ حکیم کے بارے میں بنیادی معلومات

کل آیات	کل سورتیں	کل منزلیں	کل رکوع	کل پارے
۶۲۳۶	۱۱۴	۷	۵۵۸	۳۰

تجوید کی تعریف اور اہمیت

تجوید وہ علم ہے جس سے قرآنِ حکیم کے ہر حرف کو اس کے صحیح مخارج و صفات کے ساتھ ادا کرنے، آیتوں اور مناسب جگہ پر وقف کرنے کا طریقہ آسکے۔ تجوید کا حکم یہ ہے کہ اس کا اتنا علم سیکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے جس سے تلاوت کے دوران غلطیوں سے بچا جاسکے تاکہ انسان گناہ گار ہونے سے بچ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ تجوید کا علم سیکھنے سے تلاوت کے دوران غلطیوں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

قرآنِ حکیم اور احادیثِ مبارکہ میں بھی تجوید کے ساتھ تلاوتِ قرآن کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے ”اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا کیجیے“۔ (سورۃ المزمل ۷۳، آیت: ۴) یعنی ہر ہر حرف صاف صاف اور صحیح ادا ہو۔ حضور ﷺ اپنی تلاوت میں اسی بات کا خیال فرماتے تھے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بعض لوگوں نے رات کی نماز میں آپ ﷺ کی تلاوتِ قرآن کی کیفیت معلوم کی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ”نبی کریم ﷺ تلاوت اس طرح فرماتے تھے کہ ہر ہر حرف واضح ادا ہوتا تھا“۔

فرمانِ نبوی ﷺ: ”قیامت کے دن حافظِ قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، لہٰذا تیرا مقام اس آخری آیت پر ہو گا جسے تو پڑھے گا۔“

قرآن حکیم کی تلاوت کرتے وقت انسان بعض اوقات ایسی غلطی کر دیتا ہے جس سے معنی بدل جاتے ہیں یا قرآنِ حکیم کو پڑھنے کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔ تجوید کی اصطلاح میں غلطی کو ”لحن“ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ”لحن جلی“ اور ”لحن خفی“ ہیں۔

COPYRIGHTS ©RESERVED
THE IMAM FOUNDATION.
SALE OF THIS BOOK WILL BE
ETHICAL CRIME AND PROHIBITED

۱ لحن جلی (اس سے مراد ہے: بڑی، نمایاں، واضح یا کھلی غلطی)

لحن جلی کی چار صورتیں ہیں:

۱ ایک حرف کے بدلے دوسرا حرف پڑھ دینا۔ جیسے قُلْ (کہہ دیجئے) کی جگہ کُلْ (کھایئے)، قَلْبٌ (دل) کی جگہ کَلْبٌ (کتا)، ذَلَّ (وہ ذلیل ہوا) کی جگہ زَلَّ (وہ پھسلا)، عَلِیْمٌ (جاننے والا) کی جگہ اَلِیْمٌ (دردناک) اور اِسْمٌ (نام) کی جگہ اِثْمٌ (گناہ) پڑھ دینا۔

۲ حرف کو گھٹا دینا یا بڑھا دینا۔ جیسے خَلَقْنَا (ہم نے پیدا کیا) کی جگہ خَلَقْنَ (ان سب عورتوں نے پیدا کیا)، قَالَ (اس ایک نے کہا) کی جگہ قَالَا (ان دونے کہا) پڑھ دینا۔

۳ ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کر دینا۔ جیسے جَعَلْنَا (ہم نے بنایا) کو جَعَلَنَا (اس نے ہمیں بنایا) اور جَعَلْنَا کو جَعَلْنَا پڑھ دینا۔

۴ حرکات و سکنات میں غلطی کرنا یعنی زبر کے بجائے زیر یا پیش پڑھنا یعنی زبر، زیر، پیش، جزم یا تشدید وغیرہ کو بدل دینا۔ جیسے اَنْعَمْتَ (تو نے انعام کیا) کی جگہ اَنْعَمْتُ (میں نے انعام کیا)، قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (داوٗد نے جالوت کو قتل کیا) کی جگہ قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوْتُ (جالوت نے داوٗد کو قتل کیا)۔ مَعَاذَاللہ، اسی طرح مُنْذِرِیْنَ (ڈرانے والا) کی جگہ مُنْذَرِیْنَ (ڈرایا گیا) پڑھ دینا۔

لحن جلی سے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ایسی غلطی کرنا بہت سنگین ہے اور جان بوجھ کر ایسے کرنے والا گناہگار ہو گا۔ لحن جلی کی غلطیوں سے لازماً بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور درست طریقہ پر تلاوت سیکھنا چاہیئے۔

۲ لحن خفی (اس سے مراد ہے: چھوٹی، باریک، ہلکی یا پوشیدہ غلطی)

صفات عارضہ کی غلطیوں کو لحن خفی کہتے ہیں۔ جیسے "را" پر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھنا چاہیئے لیکن کوئی باریک پڑھے وغیرہ۔ لحن خفی سے حرفوں کا حسن و زینت ختم ہو جاتا ہے اس قسم کی غلطیوں سے بچنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ عمدہ طریقہ سے قرآنِ حکیم کی تلاوت ہو سکے۔

فہم قرآن کی اہمیت

جس طرح تجوید کے ساتھ قرآنِ حکیم کی تلاوت ضروری ہے اسی طرح قرآنِ حکیم سے ہدایت حاصل کرنے کے لئے اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ اللہ ﷻ ہم سے کیا چاہتا ہے، ہمیں زندگی گزارنے کے لئے کیا ہدایات عطا کی گئی ہیں تاکہ ہم ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔

قرآنِ حکیم میں ایک جگہ ارشاد ہے "(یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے بہت بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔" (سورۃ صٓ ۳۸، آیت: ۲۹)

فرمانِ نبوی ﷺ: "اے قرآن والو! قرآن کو تکیہ اور سہارا نہ بناؤ بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا اس کا حق ہے، اور اس کو پھیلاؤ، اور اس کو دلچسپی سے، خوش آوازی سے پڑھا کرو، اور اس میں غور کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، اور اس کا جلد اجر لینے کی فکر نہ کرو۔ بے شک (اللہ ﷻ کی طرف سے) اس کا اجر و ثواب (اپنے وقت پر ملنے والا) ہے"۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "قرآنِ حکیم کا تدبر یہ نہیں کہ اس کے حروف تو حفظ کر لیئے جائیں اور اس کی ہدایت کو چھوڑ دیا جائے (جس کا نتیجہ یہ ہو کہ) ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے پورا قرآنِ حکیم پڑھ لیا لیکن اس کے اخلاق اور اعمال پر اس کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔"

معلوم ہوا کہ اس کتابِ عظیم کو نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اِس میں غور و فکر کیا جائے، اس کے مضامین سے آگاہی حاصل کی جائے اور اس کے مطابق عمل کیا جائے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMF FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK VIOLATES ENTAILED CIVIL AND CRIMINAL ACTION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

COPYRIGHTED MATERIAL
UNAUTHORIZED USE OF THIS BOOK WOULD
ENTAIL LEGAL AND CRIMINAL ACTION

صاحبِ قرآن۔۔۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ

ہمارے پیارے نبی ﷺ اللہ ﷻ کے محبوب ترین بندے اور آخری رسول ہیں جن پر اللہ ﷻ نے اپنی مکمل اور آخری کتاب قرآنِ حکیم نازل فرمائی۔ آپ ﷺ نے محض ۲۱ سال کی جدوجہد کے بعد مکہ فتح کرکے اسلام کو عالمِ عرب پر غالب فرما دیا اور اگلے دو سالوں میں اسلام عرب کی سرزمین کے علاوہ دیگر علاقوں میں بھی پھیلنا شروع ہو گیا۔ آپ ﷺ نے انسانیت کو انفرادی و اجتماعی زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ سکھایا۔ آپ ﷺ کو اللہ ﷻ نے تمام انسانیت کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ کی زندگی کو تمام انسانوں کے لئے بہترین اُسوہ قرار دیا ہے۔

شانِ نبی کریم ﷺ بزبانِ قرآنِ حکیم



۱۔ اللہ ﷻ کی طرف سے آپ ﷺ کے ذکر کی بلندی

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴

"اور ہم نے آپ (ﷺ) کی خاطر آپ (ﷺ) کا ذکر بلند فرما دیا ہے۔"

(سورۃ الانشراح ۹۴، آیت: ۴)

۲۔ آپ ﷺ کا اللہ ﷻ کی بے پناہ عنایات سے راضی ہو جانا

وَ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵

"اور عنقریب آپ (ﷺ) کو آپ کا رب (اتنا) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔" (سورۃ الضحیٰ ۹۳، آیت: ۵)

۳۔ آپ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ "یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول (ﷺ) کی ذاتِ مبارکہ) میں بہترین نمونہ ہے۔"

(سورۃ الاحزاب ۳۳، آیت: ۲۱)

۴۔ آپ ﷺ کا اعلیٰ اخلاق و کردار

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝۴ "یقیناً آپ (ﷺ) اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر ہیں۔" (سورۃ القلم ۶۸، آیت: ۴)

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ITF FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۵۔ آپ ﷺ کی اتباع محبت الٰہی کے حصول اور مغفرت کا ذریعہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ "(اے نبی ﷺ!) فرما دیجیے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو اللہ (بھی) تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔" (سورۃ آل عمران ۳، آیت:۳۱)

۶۔ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت اور سب لوگوں کے لئے رسول

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ "ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت:۱۰۷)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا "ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔" (سورۃ سبا ۳۴، آیت:۲۸)

۷۔ آپ ﷺ قرآنِ حکیم کی تشریح فرمانے والے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ "ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کے لئے واضح کر دیں جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے۔" (سورۃ النحل ۱۶، آیت:۴۴)

۸۔ آپ ﷺ پر درود اور سلام پڑھنے کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ "بے شک اللہ اور اُس کے فرشتے نبی (کریم ﷺ) پر دُرود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اُن پر دُرود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔" (سورۃ الاحزاب ۳۳، آیت:۵۶)

۹۔ آپ ﷺ کی مختلف شانیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ "اے نبی (ﷺ)! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا (رسول) بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے دعوت دینے والا اور روشن چراغ (بنا کر بھیجا ہے)" (سورۃ الاحزاب ۳۳، آیات:۴۵، ۴۶)

۱۰۔ آپ ﷺ کا فرمان وحی کے مطابق

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ "اور وہ (رسول ﷺ) اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے، ان کا ارشاد تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔" (سورۃ النجم ۵۳، آیات:۳، ۴)

۱۱۔ آپ ﷺ خاتم الانبیاء

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ "نہیں ہیں محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتمُ النبیین ہیں۔" (سورۃ الاحزاب ۳۳، آیت:۴۰)

COPYRIGHTS © RESERVED TO MUHAMMAD ALI FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK IS STRICTLY PROHIBITED
ENTIRE OR ANY PART OF THIS BOOK CAN NOT BE COPIED OR REPRODUCED IN ANY FORM

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک نظر میں

ولادتِ مبارکہ سے آغازِ وحی تک

۱ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سب سے پہلے نورِ محمد (روحِ محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) کو پیدا فرمایا۔

۲ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ولادت باسعادت بروز پیر ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔

۳ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا نام مبارک محمد و احمد (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم) ہے اور کنیت ابو القاسم ہے۔

۴ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے والد کا نام حضرت عبد اللہ اور دادا کا نام حضرت عبد المطلب ہے۔

۵ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی والدہ کا نام حضرت آمنہ بنت وہب ہے۔

۶ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہونے والے نور سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے۔

۷ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو دودھ پلانے والی عورتوں میں حضرت آمنہ، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ثُوَیبہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں۔

۸ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے شقِ صدر مبارک کا واقعہ پہلی مرتبہ بچپن میں پیش آیا۔

۹ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی عمر مبارک چھ برس ہوئی تو والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا وصال ہو گیا۔ جبکہ آپ کے والد گرامی حضرت عبد اللہ کا انتقال آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی ولادت سے پہلے ہو چکا تھا۔

۱۰ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی عمر مبارک جب آٹھ برس ہوئی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے دادا حضرت عبد المطلب وفات پا گئے۔

۱۱ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے بارہ سال کی عمر میں جناب ابو طالب کے ساتھ ملک شام کی طرف سفر تجارت فرمایا۔

۱۲ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے پچیس سال کی عمر میں اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

۱۳ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی اولاد پاک تین صاحبزادے (حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ) ہوئے جو سب بچپن میں ہی وصال کر گئے اور چار صاحبزادیاں تھیں (حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا)۔

۱۴ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو اعلان نبوت سے پہلے بھی صادق اور امین کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔

۱۵ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی عمر مبارک ۴۰ برس ہوئی تو نزول وحی کا آغاز ہوا۔

وحی کے آغاز سے ہجرتِ مدینہ تک (مکی دور)

۱ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نزول وحی کے بعد اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

۲ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے نزولِ وحی کے بعد ابتداءً ۳ سال تک غیر اعلانیہ طور پر تبلیغِ اسلام کا آغاز فرمایا۔

۳ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی عمر مبارک تقریباً ۴۳ برس تھی جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اعلانیہ تبلیغِ دین کا آغاز فرمایا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۴ آپ ﷺ کی ظہورِ نبوت کے پانچویں سال پہلی ہجرتِ حبشہ ہوئی۔

۵ آپ ﷺ کی ظہورِ نبوت کے چھٹے سال حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

۶ آپ ﷺ کے قبیلہ سے قریش نے مکمل طور پر تعلقات ختم کر دیئے اور تین سال کے لئے انہیں شعبِ ابی طالب میں محصور رکھا۔

۷ آپ ﷺ کی ظہورِ نبوت کے دسویں سال جنابِ ابو طالب اور سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔اس سال کو عام الحزن (غم کا سال) کہتے ہیں۔

۸ آپ ﷺ نے ظہورِ نبوت کے دسویں سال طائف کا سفر کیا اور اسی سال آپ ﷺ کی بارگاہ میں جنات نے حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

۹ آپ ﷺ کی مکی زندگی کے آخری دور میں اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو معجزۂ معراج عطا فرمایا جس میں آپ ﷺ کو رب کائنات سے ملاقات اور ہم کلام ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہوا۔

۱۰ آپ ﷺ نے ظہورِ نبوت کے تیرہویں سال ہجرت فرمائی۔

ہجرتِ مدینہ سے وصال تک (مدنی دور)

۱ آپ ﷺ نے مسجد قبا اور مسجد نبوی شریف کا سنگِ بنیاد سن ایک ہجری میں رکھا جو مسلمانوں کے لئے مرکز قرار پائی۔

۲ انصار (مدینہ منورہ کے رہنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) اور مہاجرین (مکہ مکرمہ سے آئے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے درمیان مُواخات (بھائی چارہ) کا قیام سن ۱ ہجری میں ہوا۔

۳ مدینہ منورہ کے قریب آباد یہود قبائل سے سن ۱ ہجری میں (سیاسی اور دفاعی) معاہدہ ہوا جسے "میثاق مدینہ" کہتے ہیں۔

۴ غزوۂ بدر (مسلمانوں کی شاندار فتح)، تحویلِ قبلہ، روزہ کی فرضیت، صدقۂ فطر اور نمازِ عید الفطر کا حکم سن ۲ ہجری میں ہوا۔

۵ غزوۂ اُحد سن ۳ ہجری میں ہوا۔

۶ غزوۂ احزاب (کفار کی شرمناک شکست) سن ۵ ہجری میں ہوا۔

۷ صلح حدیبیہ (مسلمانوں کی کھلی فتح) سن ۶ ہجری میں ہوئی۔

۸ فتح خیبر (یہود کی شکست) سن ۷ ہجری میں ہوئی۔

۹ فتح مکہ (کعبۃ اللہ کا ۳۶۰ بتوں سے پاک ہونا اور سرزمینِ عرب میں اللہ ﷻ کے دین کا غلبہ) سن ۸ ہجری میں ہوا۔

۱۰ غزوۂ تبوک (سلطنتِ روم کے خلاف) سن ۹ ہجری میں ہوا۔

۱۱ اسلام کا لبادہ اوڑھنے والے منافقین نے مسجد ضرار تعمیر کی جسے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر گرانے اور جلانے کا حکم فرمایا۔

۱۲ حجۃ الوداع سن ۱۰ ہجری میں ہوا۔

۱۳ آپ ﷺ کا وصال مبارک ماہ ربیع الاول بروز پیر سن ۱۱ ہجری میں ہوا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILMFOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا امت کے ساتھ تعلق

(سورۃ البقرہ ۲، آیت: ۱۵۱ کی روشنی میں)

(ارشاد باری تعالیٰ ہے اے ایمان والو!)

۱ ہم نے تم میں ایک عظمت والا رسول بھیجا۔

۲ وہ تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں پاک وصاف کرتا ہے۔

۳ وہ تمہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

۴ تمہیں وہ چیزیں بتلاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے امتی ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داریاں

(سورۃ الاعراف ۷، آیت: ۱۵۷ کی روشنی میں)

۱ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان لائیں۔

۲ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے محبت کرتے ہوئے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تعظیم وتوقیر بجالائیں۔

۳ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے دین کی مدد کریں۔

۴ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والے نور قرآنِ حکیم کی اتباع کریں اور اس پر ثابت قدم رہیں۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی انفرادیت بزبانِ رسالت

۱ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں اپنی ذات اور گھرانے کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہوں۔

۲ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔

۳ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا روز قیامت میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہو گا اور تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔

۴ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جب تک میں تمہیں تمہارے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تم مومن نہیں ہو سکتے۔

۵ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى مجھے عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

۶ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں تمام رسولوں کا قائد ہوں۔

۷ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں ہماری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی اور میں اِس وقت بھی یہاں سے اپنے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔

COPYRIGHTS © RESERVED
THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD
ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۸ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے امتی تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام کے امتیوں سے زیادہ ہوں گے۔

۹ آپ ﷺ نے فرمایا میں تب بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

۱۰ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف متوجہ ہوں گے۔

۱۱ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں

آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی رسول ہو سکتا ہے نہ کوئی نبی

۱ آپ ﷺ نے فرمایا۔۔۔میری اُمت میں ۳۰ کذّاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم ہو گیا میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔

۳ آپ ﷺ نے ایک خطبہ کے دوران فرمایا۔۔میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں آخری نبی ہوں اور تم تمام امتوں میں آخری اُمت ہو۔

عملی بات

اگر ہم دنیا و آخرت میں فلاح و نجات چاہتے ہیں تو رسول ﷺ کی محبت و اتباع کے جذبہ سے سرشار ہو کر آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر بجالائیں اور قرآن و سنت پر عمل کریں اور اس پر ثابت قدم رہیں۔

نبی کریم ﷺ کی شخصیت کے چند پہلو

۱ آپ ﷺ اُٹھتے بیٹھتے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔

۲ آپ ﷺ نے کبھی کسی سے اپنی ذات کے لئے انتقام نہیں لیا سوائے اس کے کہ جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکامات توڑے جاتے تھے۔

۳ آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔

۴ آپ ﷺ ہمیشہ مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے سب سے پہل کرتے اور ثابت قدمی کا مظاہرہ فرماتے۔

۵ آپ ﷺ ہمیشہ تکبر اور فخر سے دور رہتے تھے۔

۶ آپ ﷺ قرابت داروں کا حق ادا کرتے اور بے سہاروں کا بوجھ اٹھاتے تھے۔

۷ آپ ﷺ مہمانوں کی میزبانی کرتے تھے اور راہ حق میں پیش آنے والی مشکلات پر لوگوں کی مدد فرمایا کرتے تھے۔

۸ آپ ﷺ سید المرسلین ہونے کے باوجود اپنے لباس کی دیکھ بھال اور گھریلو کام کاج خود بھی کر لیا کرتے تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILMTO INDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۹ آپ ﷺ ضرورت کے مطابق گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

۱۰ آپ ﷺ ہمیشہ وہی بات فرماتے جس پر اجر و ثواب کی امید ہوتی۔

۱۱ آپ ﷺ اکثر تبسم فرماتے اور مسکراتے رہتے تھے۔

۱۲ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ انتہائی میل جول و مِلن ساری کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

۱۳ آپ ﷺ کسی کی جائز درخواست کو رد نہ فرماتے۔

۱۴ آپ ﷺ کی نگاہ میں کسی کی اہمیت اور مرتبہ اس کے حسنِ معاملہ خاص کر لوگوں کی خیر خواہی اور ہمدردی کی بنیاد پر ہوتا تھا۔

۱۵ آپ ﷺ نہ سخت مزاج تھے اور نہ ہی تیز مزاج بلکہ انتہائی شفقت فرمانے والے اور رحمت فرمانے والے تھے۔

۱۶ آپ ﷺ لوگوں کی کوتاہیوں اور بُرائیوں کی تلاش میں نہیں رہتے تھے۔

۱۷ آپ ﷺ مزاح یعنی مذاق میں بھی ہمیشہ سچ ہی بولا کرتے تھے۔

۱۸ آپ ﷺ کبھی کھانے میں خامی نہ نکالا کرتے تھے اگر خواہش ہوتی تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔

۱۹ آپ ﷺ کا ہر فرمان حکمت اور دانائی سے بھرپور ہوا کرتا تھا۔

عورتوں کے حقوق سے متعلق چند فرامین نبوی ﷺ

۱ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ انہوں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تمہارا باپ۔

۲ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔

۳ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں اور وہ (خاص کر) اپنی بیوی کے ساتھ سب سے زیادہ نرمی کرنے والا ہو۔

۴ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دو لڑکیوں کی (اچھی) پرورش کی حتیٰ کہ وہ دونوں بالغ ہو گئیں، آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر (اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا قیامت کے دن مَیں اور وہ اس طرح (یعنی ایک ساتھ) ہوں گے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ

۱ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے ارد گرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے ادب سے بیٹھتے تھے معلوم ہوتا اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

۲ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ادب و تعظیم کو اس طرح بیان کیا ہے کہ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم وضو فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پانی کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کیا کرتے تھے۔

۳ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کلام فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آوازیں پست کر دیتے اور تعظیماً آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی طرف اپنی نگاہیں جھکائے رکھتے۔

۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے زیادہ حسین کسی کو نہ دیکھا (آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا چہرہ اتنا نورانی تھا) کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا چہرۂ انور سورج کی طرح روشن دکھائی دیتا اور جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم مسکراتے تو (بعض اوقات) دیواریں جگمگا اٹھتی تھیں۔

۵ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم بال ترشوایا کرتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے مبارک بالوں کو اپنے ہاتھوں میں (بطور تبرک) لے لیا کرتے تھے۔

حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات میں سے چند باتیں

۱۔ نماز: "اعمال میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل وقت پر نماز ادا کرنا ہے۔"

۲۔ علم: "جو شخص علم کی تلاش کے لئے نکلتا ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے راستہ میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ لَوٹ نہ آئے۔"

۳۔ وقت: "پانچ باتوں کو پانچ باتوں سے پہلے غنیمت سمجھو (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) صحت کو بیماری سے پہلے (۳) خوشحالی کو تنگ دستی سے پہلے (۴) فراغت کو مصروفیت سے پہلے (۵) زندگی کو موت سے پہلے۔"

۴۔ والدین: "وہ شخص رسوا ہو جائے، وہ شخص ذلیل ہو جائے، وہ شخص خوار ہو جائے جو اپنے والدین کو بڑھاپے میں پائے اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکے۔"

۵۔ دوست: "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ دیکھے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔"

۶۔ اتحاد: "مسلمان رحم دلی اور باہمی محبت و الفت میں ایک جسم کی طرح ہیں۔ جب جسم کا ایک حصّہ تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم اُس کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔"

۷۔ سلام: "اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے یقیناً وہ شخص قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔"

۸۔ ادب: "وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا۔"

۹۔ شکر: "جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بھی شکر نہیں کرتا۔"

۱۰۔ رحم دلی: "اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔"

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱- رسول ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے ہمیں اپنے روزمرہ کے معمولات میں رسول اللہ ﷺ کے اُسوۂ مبارکہ کو مشعلِ راہ بنانا چاہیئے۔

۲- رسول ﷺ کی اتباع اللہ ﷻ کی محبت اور مغفرت کے حصول کا ذریعہ ہے لہٰذا ہمیں آپ ﷺ کی کامل اتباع کرنی چاہیئے۔

۳- نبی کریم ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے ہمیں اچھے اخلاق کو سیکھنا اور اپنانا چاہیئے۔

۴- نبی کریم ﷺ پر ہمیں کثرت سے دُرود و سلام بھیجنا چاہیئے۔

۵- ہمیں اس پر مکمل یقین رکھنا چاہیئے کہ نبی کریم ﷺ اللہ ﷻ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

۶- وقت پر نماز ادا کرنا اللہ ﷻ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے لہٰذا ہمیں باقاعدگی سے وقت پر نماز ادا کرنی چاہیئے۔

۷- اللہ ﷻ کی رحمت کے حصول کا ایک ذریعہ لوگوں پر رحم کرنا ہے۔

۸- بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے والا قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو گا۔

۹- لوگوں سے شفقت اور حسنِ سلوک سے پیش آنا رسول اللہ ﷺ کی مبارک سنت ہے۔

۱۰- رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے وسائل اور سہولت ہونے کے باوجود ہمیں اپنے لباس کی دیکھ بھال خود بھی کرنی چاہیئے اور گھریلو کام کاج میں حصہ لینا چاہیئے۔

سمجھیں اور حل کریں

۱ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- آپ ﷺ، آپ ﷺ کے والد گرامی اور والدہ ماجدہ کا نام مبارک لکھیں؟

۲- آپ ﷺ کے کل کتنے بیٹے اور بیٹیاں ہیں ان میں سے کوئی تین کے نام تحریر کریں؟

۳- آپ ﷺ کو اعلانِ نبوت سے پہلے کن کن القاب سے یاد کیا جاتا تھا؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMTIAZ FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۴- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر نزولِ وحی کے بعد سب سے پہلے کون سے چار افراد ایمان لائے؟

۵- آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مکی زندگی کے آخری دور میں کون سا معجزہ عطا ہوا؟

۲ خالی جگہیں پُر کریں:

(۱) "اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم! بے شک ہم نے آپ کو _____ دینے، _____ سنانے اور عذاب سے _____ والا بنا کر بھیجا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن _____ (بنا کر بھیجا)۔"

(۲) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا جب تک میں تمہیں تمہارے _____ اور تمام لوگوں سے زیادہ _____ نہ ہو جاؤں تم _____ نہیں ہو سکتے۔

(۳) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے میں _____ کروں گا اور سب سے پہلے میری _____ قبول کی جائے گی۔

(۴) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے _____ والوں کے لئے اچھا ہو اور میں اپنے _____ والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔

(۵) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب _____ فرماتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی آواز _____ کر دیتے اور تعظیماً آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سامنے اپنی نگاہیں _____ رکھتے۔

(۶) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہمیشہ _____ کا سامنا کرنے کے لئے سب سے _____ کرتے اور _____ کا مظاہرہ فرماتے۔

گھریلو سرگرمی

❁ ہفتہ وار ایک دن مقرر کر کے تمام گھر والے مل کر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے کسی ایک پہلو پر مذاکرہ کا اہتمام کریں اور ایک منتخب شدہ موضوع پر گھر کے افراد آپس میں تبادلہ خیال کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ

تعارف

سورۃ الفاتحہ قرآنِ حکیم کی پہلی سورت ہے۔ اس سورت کے کئی نام ہیں۔ اس کا مشہور نام سورۃ الفاتحہ ہے کیوں کہ یہ قرآنِ حکیم کی افتتاحی سورت ہے۔ اس کی تلاوت ہر نماز میں کی جاتی ہے اس لئے اس کو "سورۃ الصلوٰۃ" بھی کہتے ہیں۔ اس کا نام "سورۃ المناجات" بھی ہے کیوں کہ اس سورت میں دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا گیا ہے۔ اس سورت میں بندہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف و شکر ادا کرتا ہے، اپنی بندگی کا اظہار کرتا ہے اور پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ہدایت پر استقامت کی دعا مانگتا ہے۔ سورۃ الفاتحہ دعا ہے اور پورا قرآنِ حکیم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اس دعا کا جواب ہے۔ سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے اختتام پر "آمِیْن" کہنا مسنون ہے جس کا مطلب ہے "اے اللہ ایسا ہی ہو، اے اللہ قبول فرما"۔

احادیث مبارکہ میں سورۃ الفاتحہ کے بہت سے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اس (سورۃ الفاتحہ) جیسی (کوئی دوسری سورت) نہ تورات میں، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اُتری"۔ ایک موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہیں قرآن کی سورتوں میں سے ایک عظیم ترین سورت نہ سکھاؤں؟ (پھر) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (وہ سورت یعنی) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہی "السَّبْعُ الْمَثَانِی" ہے (جو سات دہرائی جانے والی آیتیں ہیں جو نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہیں) اور یہی "اَلْقُرْآنُ الْعَظِیْمُ" ہے جو مجھے عطا فرمایا گیا ہے۔ "نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو ایسے نور دیئے گئے جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی کو نہیں دیئے گئے یعنی سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات"۔

فرمانِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"قرآن حکیم سیدھا راستہ ہے"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق تو قرآن حکیم ہیں۔

تعوُّذ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" کی فضیلت

قرآنِ حکیم کی تلاوت سے پہلے تعوُّذ پڑھنا اس لئے ضروری ہے کہ شیطان کی سب سے بڑی چال یہ ہوتی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک نہ پہنچے۔ تعوذ پڑھ لینے سے آدمی شیطان مردود کے شر سے نکل کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں آجاتا ہے اور شیطانی وسوسوں سے دور ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو شیطان مردود (کے شر) سے بچنے کے لئے اللہ سے پناہ طلب کر لیا کرو۔" (سورۃ النحل ۱۶، آیت: ۹۸) البتہ یہ خاص طور پر یاد رہے کہ تعوُّذ قرآنِ حکیم کا حصّہ نہیں ہے۔

عملی بات

جس طرح سورۃ الفاتحہ میں ہم اپنے ساتھ پوری امّت مسلمہ کے لئے دعا مانگتے ہیں اسی طرح ہمیں اپنی تمام دعاؤں میں بھی پوری امّت کو شامل رکھنا چاہیئے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

تسمیہ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کی فضیلت

کسی بھی جائز عمل سے پہلے تسمیہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ عمل اللہ ﷻ کے نام سے شروع کیا جارہا ہے اور اسی کی رضا کے لئے کیا جارہا ہے۔ جو عمل اللہ ﷻ کے نام سے شروع کیا جاتا ہے اس میں اللہ ﷻ کی برکت اور مدد شامل ہو جاتی ہے۔ سب سے پہلی وحی میں بھی رب کے نام سے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (سورۃ العلق ۹۶، آیت:۱) ایک حدیث شریف میں آپ ﷺ نے فرمایا "جو (جائز) کام اللہ ﷻ کے نام (بسم اللہ) سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل اور بے برکت رہتا ہے۔"

سُوْرَةُ الْفَاتِحَة

سورۃ الفاتحہ ۱، کل آیات: ۷، کل رکوع: ۱

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ② الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ③	
تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے۔	
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ④ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ⑤	
جو بدلہ کے دن کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔	
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ⑥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ	
ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔	
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ⑦	
نہ (وہ) جن پر غضب ہوا اور نہ (وہ) جو گمراہ ہوئے۔	

کیا آپ جانتے ہیں

اللہ ﷻ کے انعام یافتہ لوگ انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔

(سورۃ النساء ۴، آیت:۶۹)

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE MOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ ﷻ تمام تعریفوں کا حق دار ہے کیونکہ وہ ہمارا خالق و مالک، رب اور محسن حقیقی ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۱)

۲۔ اللہ ﷻ تمام مخلوقات کا پالنے والا اور ان کی ضرورتیں پوری فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۱)

۳۔ اللہ ﷻ اپنی مخلوقات پر بہت مہربان ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۲)

۴۔ قیامت کا دن جزا اور سزا کا دن ہے۔ اس دن صرف اللہ ﷻ ہی کی بادشاہت ہوگی، کُل اختیار بھی اسی کے پاس ہوگا اور شفاعت کا اختیار بھی اسی کی طرف سے ہوگا۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۳)

۵۔ اللہ ﷻ ہی کی ذات عبادت کے لائق ہے۔ ہمیں اسی کی عبادت کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۴)

۶۔ ہمیں اللہ ﷻ سے مدد مانگنی چاہیئے کیوں کہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۴)

۷۔ اللہ ﷻ کا بتایا ہوا راستہ ہی ہدایت اور کامیابی کا راستہ ہے۔ ہم ہر وقت ہدایت کے محتاج ہیں۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۵)

۸۔ ہمیں اللہ ﷻ کے انعام یافتہ بندوں کی پیروی کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۶)

۹۔ اللہ ﷻ نافرمانی کرنے والوں سے ناراض ہو جاتا ہے۔ ہمیں اُس کی نافرمانی سے بچنا چاہیئے۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۷)

۱۰۔ جو لوگ اللہ ﷻ کے انعام یافتہ بندوں کی پیروی نہیں کرتے وہ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ (سورۃ الفاتحہ، آیت:۷)

سمجھیں اور حل کریں

۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) تمام _____ کا حق دار اللہ ﷻ ہے۔

(۲) ہم ہر وقت _____ کے محتاج ہیں۔

(۳) قیامت کا دن _____ اور سزا کا دن ہے۔

(۴) اللہ ﷻ کے انعام یافتہ بندوں کی پیروی نہ کرنے والے _____ ہو جاتے ہیں۔

(۵) سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے آخر میں _____ کہنا چاہیئے۔

معلوم کیجیے رب، رحمٰن، رحیم، عبادت اور ہدایت کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IEM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۲ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- اللہ ﷻ ہی تمام تعریفوں کا حق دار کیوں ہے؟

۲- حدیث شریف کے مطابق صراطِ مستقیم سے کیا مراد ہے؟

۳- اللہ ﷻ کے انعام یافتہ بندے کون ہیں؟

۳ نیچے دیئے گئے پہلے کالم کے الفاظ کو دوسرے کالم کے متعلقہ الفاظ سے ملا کر ایک جیسا رنگ بھریں:

سورۃ الفاتحہ	افتتاحی سورت
سورۃ المناجات	نماز میں پڑھنا
الصراط المستقیم	دعا مانگنے کا طریقہ
اللہ	انعام یافتہ بندوں کا راستہ
سورۃ الصلوٰۃ	رب العالمین

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۴ "علم و عمل" کی باتوں کی مدد سے اللہ ﷻ کی صفات تحریر کیجیے:

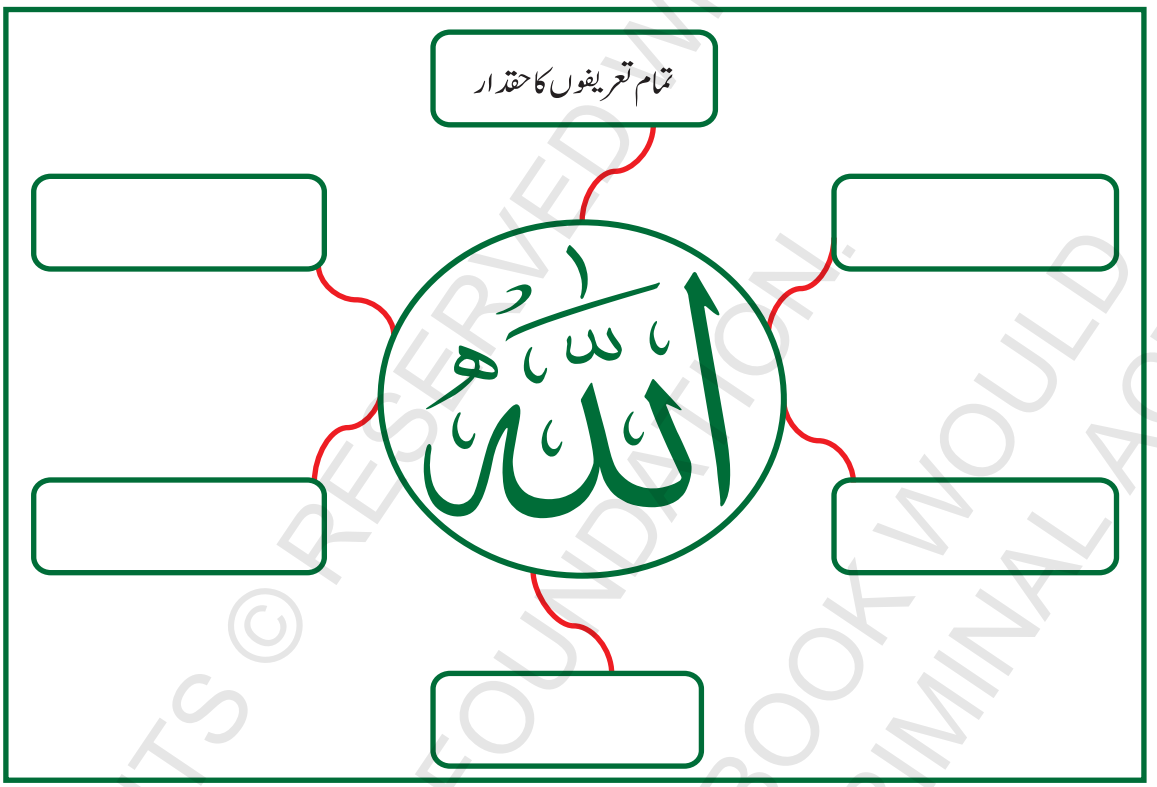

سوچیے!!!

آپ نماز ادا کرنے کے لئے مسجد جا رہے تھے کہ آپ کے کسی دوست نے ساتھ کھیلنے کا مشورہ دیا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی

- سورۃ الفاتحہ ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیے۔
- سورۃ الفاتحہ کے تعارف میں دیئے گئے سورۃ الفاتحہ کے ناموں کے علاوہ کوئی چار نام لکھیں۔
- قرآنِ حکیم کی کس سورت میں اللہ ﷻ کے بہت سے اسماء الحسنیٰ ایک ساتھ آئے ہیں؟ ان میں سے کوئی دس نام خوبصورتی سے ایک چارٹ پر لکھیں اور اپنے کسی دوست کو تحفہ میں دیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IEM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

ہاتھی والوں کا قصّہ

اللہ ﷻ کا گھر خانہ کعبہ

اللہ ﷻ کی عبادت کے لئے جو سب سے پہلا گھر بنایا گیا وہ خانہ کعبہ ہے جو مکّہ مکرمہ میں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے یہ گھر عبادت اور عزت و احترام کا مرکز رہا ہے۔ مسلمان کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہیں اور اس کا طواف کرتے ہیں۔ خانہ کعبہ اللہ ﷻ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک عظیم نشانی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر آنے والے طوفان کی وجہ سے خانہ کعبہ کی دیواریں گر گئی تھیں۔ اللہ ﷻ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کی نشاندہی کر دی۔ چنانچہ ان ہی بنیادوں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی دیواریں بلند کیں۔

ابرہہ کا گرجا گھر

حبشہ کے بادشاہ نے اَبرہہ الاَشرَم کو یمن کا گورنر مقرر کیا۔ اَبرہہ نے یمن کے علاقہ "صَنعَاء" میں ایک نہایت خوب صورت اور بڑا گرجا گھر بنایا جس کو بنانے کا مقصد یہ تھا کہ لوگ خانہ کعبہ کے بجائے اس کے گرجا گھر میں عبادت کے لئے آیا کریں۔ یہ بات اہل مکّہ اور دیگر عرب قبائل کو بالکل پسند نہیں تھی۔ لہٰذا ان ہی لوگوں میں سے ایک شخص نے اَبرہہ کے گرجا گھر میں گندگی پھیلا دی۔ اَبرہہ کو بہت غصّہ آیا۔ اس نے سوچا کہ جب تک خانہ کعبہ موجود ہے لوگ اس کے گرجا گھر میں عبادت کے لئے نہیں آئیں گے۔

ہاتھی والوں کی فوج

اَبرہہ نے ایک بڑی فوج جمع کی اور چند لمبے چوڑے طاقتور ہاتھی بھی اپنے ساتھ لیئے اسی وجہ سے اس واقعہ کو "اصحاب الفیل" (ہاتھی والے) کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ اَبرہہ اپنے اس لشکر کو لے کر مکّہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس کا ارادہ (معاذاللہ) خانہ کعبہ کو ڈھانے کا تھا۔ مکّہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے اَبرہہ نے اہلِ مکّہ کے پاس پیغام بھجوایا کہ اس کا ارادہ صرف خانہ کعبہ کو ڈھانے کا ہے اور وہ اہل مکّہ سے جنگ نہیں کرنا چاہتا لیکن اگر انہوں نے اس کا راستہ روکنے کی کوشش کی تو وہ ان سب کو برباد کر دے گا۔

اہل مکہ کے اونٹ

مکّہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اَبرہہ کے سپاہیوں نے اہلِ مکّہ کے کئی اُونٹ اور مویشی پکڑ لیئے۔ ان میں دوسو (۲۰۰) اُونٹ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبد المطلب کے بھی تھے۔ حضرت عبد المطلب قریش کے سب سے بڑے سردار تھے۔ وہ اَبرہہ سے ملاقات کرنے اس کے پاس پہنچ گئے۔ اَبرہہ انہیں دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ وہ اُونچے قد، نہایت خوب صورت اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔ حضرت عبد المطلب نے اَبرہہ سے کہا کہ تم نے جو دوسو (۲۰۰) اُونٹ پکڑے ہیں، وہ واپس کر دو۔ اَبرہہ نے ان کی اس بات پر حیران ہوتے ہوئے کہا کہ میں تو سمجھا تھا آپ مجھ سے خانہ کعبہ کو نہ گرانے کی بات کریں گے جب کہ آپ نے صرف اُونٹوں کی بات کر کے مجھے مایوس کیا ہے۔ حضرت عبد المطلب نے جواب دیا کہ اُونٹ میرے ہیں اس لئے میں نے تم سے اپنے اُونٹوں کی بات کی ہے۔ خانہ کعبہ اللہ ﷻ کا گھر ہے اور وہ خود ہی

COPYRIGHTS RESERVED WITH THE NEW FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اپنے گھر کی حفاظت فرمائے گا۔ پھر اَبرہہ نے ان کے اُونٹ واپس کر دیئے۔

حضرت عبد المطلب کی دعا

اَبرہہ سے ملنے کے بعد واپس آکر حضرت عبد المطلب نے اہلِ مکّہ کو پہاڑوں پر چلے جانے اور شہر مکّہ کو خالی کر دینے کا حکم دیا۔ وہ خود خانہ کعبہ کے دروازہ کا کنڈا پکڑ کر اللہ ﷻ سے دعا کرنے لگے کہ "اے اللہ! اپنے گھر کی حفاظت فرما، اَبرہہ اور اس کے لشکر سے اپنے عزّت والے گھر کو بچالے"۔ دعا کے بعد حضرت عبد المطلب اپنے ساتھیوں کو لے کر آس پاس کے پہاڑوں پر چڑھ گئے۔

ہاتھی والوں کا خانہ کعبہ پر حملہ

اَبرہہ نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے ایک بڑا لشکر تیار کیا جس میں ہزاروں سپاہی اور کئی ہاتھی بھی تھے۔ وہ خود بھی ایک بڑے طاقتور ہاتھی پر سوار ہوا اور لشکر لے کر مکّہ کی طرف چلا۔ لشکر جب وادی مُحَسّر میں پہنچا تو ابرہہ کا ہاتھی زمین پر بیٹھ گیا اور آگے نہ بڑھا۔ ہاتھی کو اُٹھانے کی بہت کوششیں کی گئیں مگر وہ آگے نہ بڑھتا لیکن جب مکّہ کے علاوہ کسی اور طرف اس کا رُخ موڑا جاتا تو وہ تیزی سے بھاگنا شروع کر دیتا۔

ہاتھی والوں کا انجام

اسی دوران دیکھتے ہی دیکھتے فضا میں سمندر کی جانب سے پرندوں کا جُھنڈ بر آمد ہوا اور سارے لشکر پر چھا گیا۔ یہ چھوٹے چھوٹے پرندے تھے جنہوں نے اپنی چونچوں اور پنجوں میں کنکریاں اٹھا رکھی تھیں۔ ان پرندوں نے اللہ ﷻ کے حکم سے یہ کنکریاں اَبرہہ کے لشکر پر پھینکنا شروع کر دیں۔ جس کسی کو بھی کنکری لگتی وہ پگھل جاتا، اس کا گوشت جَھڑ جاتا اور بالآخر وہ مر جاتا۔ پورے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی اور سب کافر ہلاک ہو گئے۔ خود اَبرہہ کا بھی بُرا انجام ہوا۔ اس کی انگلیوں کے پور جھڑ گئے اور صنعاء پہنچتے پہنچتے اس کی حالت بگڑ گئی۔ پھر اس کا سینہ پھٹ گیا، دل باہر نکل آیا اور وہ مر گیا۔ باقی لوگوں کے بھی جسم کے اجزاء اس طرح بکھر گئے جیسے کھایا ہوا بھُوسہ ہو۔ اہلِ مکّہ نے سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا اور یاد رکھا۔ اس واقعہ کی وجہ سے اس سال کو "عام الفیل" (ہاتھیوں کا سال) بھی کہا جاتا ہے۔ اسی سال ساری کائنات کو توحید کے نور سے منور کرنے والے ہمارے پیارے نبی خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

اس قصہ سے حاصل ہونے والا سبق

اس سے ہمیں یہ سبق ملا کہ جس طرح اس واقعہ میں اللہ ﷻ نے خود اپنے گھر کی معجزانہ طریقہ سے حفاظت فرمائی وہ آئندہ بھی اپنے گھر کی حفاظت فرماتا رہے گا۔ جو لوگ اللہ ﷻ کے گھر اور دین کو معاذ اللہ مٹانے کی سازشیں کر رہے ہیں وہ کبھی اپنے بُرے مقصد میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ اللہ ﷻ انہیں ناکام اور تباہ کر دے گا۔ یوں دین کے دشمنوں کو اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرایا بھی گیا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں

وادیٔ مُحَسّر مِنیٰ کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے۔ اللہ ﷻ کے رسول خاتم النبیین ﷺ کا ایسی جگہوں سے تیزی سے گزرنے کا معمول تھا جہاں اللہ ﷻ کا عذاب نازل ہوا ہو۔ چنانچہ آپ خاتم النبیین ﷺ وادیٔ مُحَسّر سے بھی تیزی سے گزرتے تھے۔

COPYRIGHTS RESERVED WITH THE ILMI FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

آخری دس سورتوں کا سیرت النبی ﷺ سے تعلق

سورۃ الفیل	اس سورت میں جس واقعہ فیل کا ذکر ہے یہ اسی سال پیش آیا جس سال آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔
سورۃ قریش	اس سورت میں آپ ﷺ کے خاندان اور قبیلہ "قریش" کا ذکر ہے۔
سورۃ الماعون	اس سورت میں آپ ﷺ کے دشمنوں کا کردار بیان ہوا ہے۔
سورۃ الکوثر	اس سورت میں آپ ﷺ کی بلند شان اور آپ ﷺ پر اللہ ﷻ کے انعامات کا ذکر ہے۔
سورۃ الکافرون	اس سورت میں آپ ﷺ کی دعوتِ توحید، مشرکانہ دین سے لاتعلقی اور دینِ حق پر ثابت قدمی کا ذکر ہے۔
سورۃ النصر	اس سورت میں آپ ﷺ کی فتح اور دینِ حق کے غلبہ کا بیان ہے۔
سورۃ اللھب	اس سورت میں آپ ﷺ کے دشمنوں کا انجام بتایا گیا ہے۔
سورۃ الاخلاص	اس سورت میں آپ ﷺ کی دعوتِ حق یعنی توحید باری تعالیٰ کی طرف بلانے کا ذکر ہے۔
سورۃ الفلق	اس سورت میں آپ ﷺ کے ذریعہ بیرونی شرور سے بچنے کے لئے دُعاؤں کی تلقین یعنی اللہ ﷻ کی پناہ اور حفاظت میں آنے کا ذکر ہے۔
سورۃ الناس	اس سورت میں آپ ﷺ کے ذریعہ اندرونی شرور سے بچنے کے لئے دُعاؤں کی تلقین یعنی اللہ ﷻ کی پناہ اور حفاظت میں آنے کا ذکر ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK MOUNTED ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ الْفِیْل

سورۃ الفیل ۱۰۵، کل آیات:۵، کل رکوع:۱

شانِ نزول اور تعارف: قرآنِ حکیم کی بعض سورتیں اور بعض آیات خاص وجوہات اور حالات میں نازل ہوئی ہیں ان وجوہات اور حالات کو بیان کرنا اس سورت یا آیت کا شانِ نزول کہلاتا ہے۔ یہ سورت اَبرہہ کے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔ یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی پیدائش مبارک سے پچاس (۵۰) دن پہلے پیش آیا تھا۔ سورۃ الفیل میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے اَبرہہ اور اس کے لشکر کو ہلاک کر کے خانہ کعبہ اور قریش مکہ کی حفاظت فرمائی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اَبرہہ اور اس کے لشکر پر چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنہوں نے کنکریاں پھینک کر پورے لشکر کو ہلاک کر دیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ﴿۱﴾
(اے نبی ﷺ!) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا سلوک کِیا۔

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ﴿۳﴾
کیا اُس نے اُن کی چال کو بے کار نہیں کر دیا۔ اور اُس نے اُن پر جُھنڈ کے جُھنڈ پرندے بھیجے۔

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾ ع
جو اُن کو کھنگر کی پتّھریاں مارتے تھے۔ تو (اللہ نے) اُنہیں کھائے ہوئے بھُوسہ کی طرح کر دیا۔

فرمانِ نبوی ﷺ

"میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بے حساب جنت میں داخل ہوں گے، ان کے اوصاف میں ایک یہ بھی ہے کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر توکل کرنے والے ہوں گے۔"

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ ﷻ سب سے زیادہ قوّت اور طاقت والا ہے۔ وہی اپنے گھر اور دین کی خود حفاظت فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفیل، آیت:۱)

۲۔ اللہ ﷻ کے دین کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے۔ (سورۃ الفیل، آیت:۲)

۳۔ اللہ ﷻ اپنے دین کے دشمنوں کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ (سورۃ الفیل، آیات:۵،۲)

۴۔ اللہ ﷻ طاقت پر گھمنڈ کرنے والوں کو بظاہر کمزور مخلوق سے تباہ کر کے ان کا غرور خاک میں ملا دیتا ہے۔ (سورۃ الفیل، آیات:۳،۴)

۵۔ ہمیں دین کے دشمنوں کی طاقت سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں سب سے بڑھ کر اللہ ﷻ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہی حقیقتاً اور مستقلاً مدد فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الفیل، آیت:۵)

سمجھیں اور حل کریں

۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
اصحاب الفیل سے مراد	آپ ﷺ کی پیدائش کا سال ہے۔
اللہ ﷻ نے اصحاب الفیل پر	اصحاب الفیل کھائے ہوئے بھُوسہ کی مانند ہو گئے۔
پرندوں نے اصحاب الفیل پر	ہاتھیوں والے ہیں۔
پتّھروں کی بارش سے	پرندوں کے جُھنڈ کے جُھنڈ بھیجے۔
عام الفیل	مٹی کے پتّھر کی کنکریاں گرائیں۔

۲ درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

حضرت آدم علیہ السلام، یمن، گرجا گھر، قریش، نبی کریم ﷺ، ابرہہ، صنعاء، پچاس، عبادت، سردار

(۱) ہاتھی والوں کا واقعہ _____ کی پیدائش مبارک سے _____ دن پہلے پیش آیا۔

(۲) خانہ کعبہ پر _____ نے حملہ کیا جو _____ کا گورنر تھا۔

(۳) عیسائی گورنر اَبرہہ نے _____ میں ایک نہایت خوبصورت _____ بنایا۔

(۴) خانہ کعبہ _____ کے زمانے سے _____ اور عزت و احترام کا مرکز رہا ہے۔

(۵) حضرت عبدالمطلب _____ کے سب سے بڑے _____ تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE NF FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

عملی بات

اللہ ﷻ کے لشکروں کو ذاتِ باری تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس سے کیا کام لے لے۔ اگرچہ وہ لشکر ظاہری طور پر کمزور ہی نظر آتے ہوں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہر حال میں اپنے خالق اور مالک کے سامنے عاجزی اور فرماں برداری سے جھکے رہیں۔

۳ درج ذیل جملوں پر صحیح ✓ یا غلط ✗ کا نشان لگائیں:

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط
۱	گرجاگھر کی تعمیر پر اہلِ مکہ اور دیگر عرب قبائل بہت خوش تھے۔		
۲	عربوں میں سے ایک شخص نے ابرہہ کے گرجاگھر میں گندگی پھیلا دی۔		
۳	حضرت عبدالمطلب سے ملاقات پر ابرہہ ان کو دیکھ کر بہت غصہ ہوا۔		
۴	اَبرہہ نے ایک بڑی فوج جمع کی جس میں ہاتھی بھی تھے۔		
۵	اَبرہہ کا لشکر وادیٔ مُحسّر پہنچ کر آگے نہ بڑھ سکا۔		

۴ سورۃ الفیل سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیئے:

شاہینوں کا جھنڈ، وادیٔ مُحسّر سے آگے نہ بڑھنا، ہاتھی والوں کی ہلاکت، اونٹوں کا لشکر، یمن کا گورنر ابرہہ، گرجاگھر کی تعمیر، زلزلہ اور بارش، حضرت عبدالمطلب کی دعا، وادی طویٰ میں قیام، خانہ کعبہ کو گرانے کا ارادہ، چھوٹے چھوٹے پرندوں کی آمد، کنکریوں سے مارا جانا

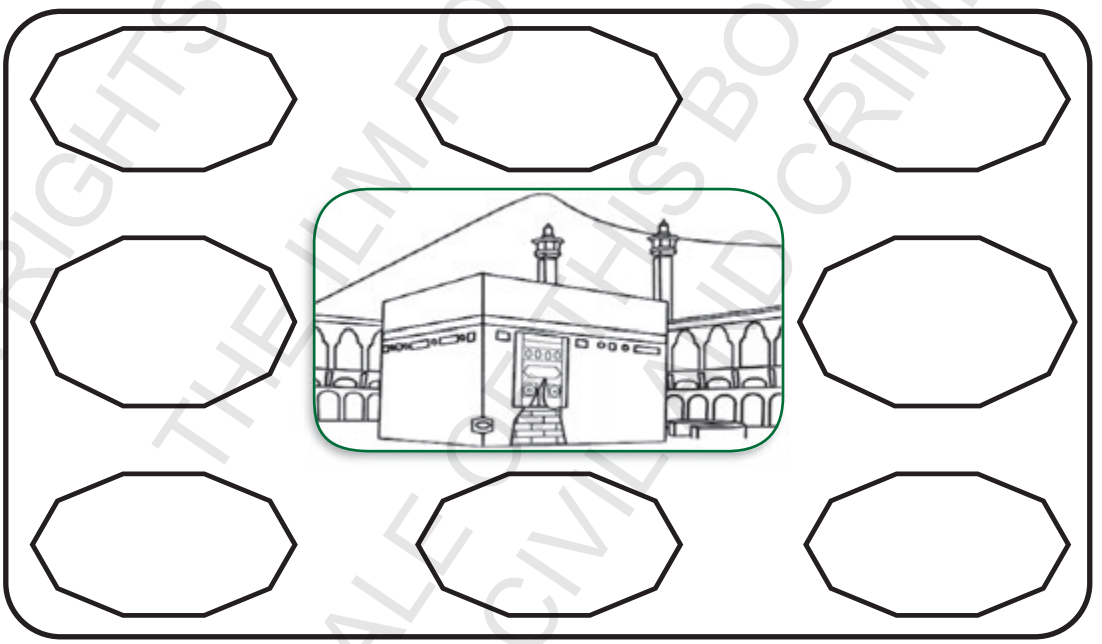

معلوم کیجیئے

ہاتھی والوں کی اصل چال، ابرہہ کے مقاصد اور ابابیل کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

۵ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیئے:

۱- ہاتھی والے مکّہ مکرّمہ کیوں آئے تھے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IEM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۲- ہاتھی کو اٹھانے کی کوشش پر کیا واقعہ پیش آتا تھا؟

_____

_____

۳- ہاتھی والوں کے قصّہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے کوئی ایک بات لکھیں؟

_____

۴- حضرت عبد المطلب نے خانہ کعبہ کا کنڈا پکڑ کر کیا دعا کی؟

_____

سوچیئے!!!

تمام مساجد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے گھر ہیں۔ اگر آپ کوئی ایسی بات دیکھیں جو مسجد کے آداب کے خلاف ہو تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- خانہ کعبہ کی قدیم اور جدید تصاویر جمع کر کے چارٹ پر لگائیں۔
- اپنے گھر والوں کی مدد سے خانہ کعبہ کے مختلف حصوں کے ناموں کی درست نمبر کے ذریعے نشاندہی کریں۔

☐ غلافِ کعبہ	☐ کعبہ کا دروازہ	☐ ملتزم	☐ رُکنِ شامی
☐ پانی کی نکاسی کی جگہ	☐ حجرِ اسود	☐ حطیم	☐ رُکنِ حجرِ اسود
☐ مقامِ ابراہیم علیہ السلام	☐ رُکنِ عراقی	☐ رُکنِ یمانی	☐ پتھروں سے بنائی گئی کعبہ کی بنیادیں

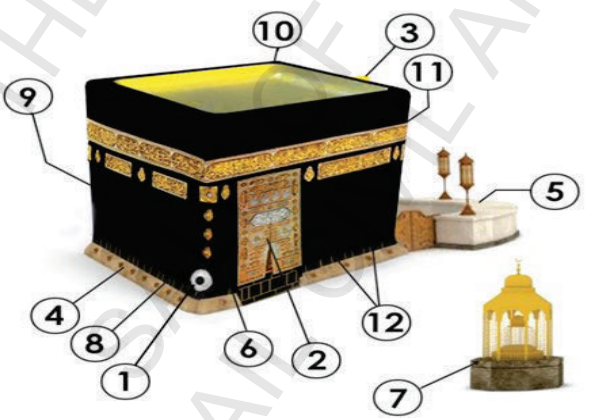

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. BEFORE THIS BOOK WOULD ENTAIN CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ قُرَیْش

سورۃ قریش ۱۰۶، کل آیات: ۴، کل رکوع: ۱

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت قریشِ مکہ اور ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احسانات کے بارے میں نازل ہوئی۔ قریش حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبیلہ کا نام ہے۔ قریش کے لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد تھے۔ اس تعلق اور بیت اللہ کے انتظامات سنبھالنے کی وجہ سے انہیں پورے عرب میں عزت اور امن حاصل تھا۔ ان کے تجارتی قافلے لُوٹ مار سے محفوظ رہتے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک بہت بڑے علاقہ کی تجارتی سرگرمیاں ان کے ہاتھ میں دے رکھی تھیں۔ یہ سردی کے موسم میں یمن کی طرف جاتے تھے جو ایک گرم علاقہ ہے اور گرمی کے موسم میں شام جاتے تھے جو ایک ٹھنڈا علاقہ ہے۔ ان عظیم نعمتوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں شکر کرنے، شرک سے بچنے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔

فرمانِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا ہے۔"

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ﴿۲﴾
چونکہ قریش کو رغبت دلائی۔ (یعنی) انہیں سردی اور گرمی کے (تجارتی) سفر سے مانوس کیا۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ
تو اُنہیں چاہیئے کہ وہ (اس نعمت پر شکر ادا کرتے ہوئے) اِس گھر (کعبہ) کے رب کی عبادت کریں۔ وہ جس نے اُنہیں بھوک میں کھانا کھلایا

وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ ع
اور خوف سے امن دیا۔

کیا آپ جانتے ہیں

عرب کے قبائل میں قریش سب سے معزز قبیلہ تھا جس کے سردار حضرت عبدالمطلب تھے۔ قریش کی ایک شاخ بنی ہاشم تھی۔ یہ خاندان بہت محترم سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبداللہ کے گھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے آخری رسول حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کو بیت اللہ کے انتظام اور حاجیوں کی خدمت کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ ﷻ ہی نے اپنے بندوں کو روزی کمانے کے طریقوں سے مانوس کر کے الفت دی۔ (سورۃ قریش، آیت:۱)

۲۔ گرمیوں اور سردیوں کا تجارتی سفر بھی اللہ ﷻ کا فضل ہے۔ (سورۃ قریش، آیت:۲)

۳۔ اللہ ﷻ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا بھی عبادت ہے۔ (سورۃ قریش، آیت:۳)

۴۔ اللہ ﷻ ہی ہمارا رب ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔ (سورۃ قریش، آیت:۳)

۵۔ اللہ ﷻ ہی ہمارا رازق اور محافظ ہے۔ (سورۃ قریش، آیت:۴)

سمجھیں اور حل کریں

۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
قریش کے لوگ	بنو ہاشم تھی۔
حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کا تعلق	تجارتی سفر کی الفت دی۔
قریش موسم گرما اور سرما میں	مکّہ مکرمہ میں آباد تھے۔
قبیلہ قریش کی ایک شاخ	تجارت کے لئے سفر کرتے تھے۔
اللہ ﷻ نے قریش کو	قبیلہ قریش سے تھا۔

۲ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) قریش کے لوگوں کو _____ کے انتظامات سنبھالنے کی وجہ سے عزت حاصل تھی۔

(۲) قریش کے لوگ _____ کی اولاد میں سے تھے۔

(۳) قریش کے قافلے _____ سے محفوظ رہتے تھے۔

(۴) قریش کے لوگ سردی کے موسم میں _____ جاتے تھے۔

(۵) قریش کے لوگ گرمی کے موسم میں _____ جاتے تھے۔

معلوم کیجئے

قریش کو سفر سے الفت دلانے، کھانا کھلانے اور امن دینے جانے کا خصوصی ذکر کرنے کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجئے:

۱۔ قریش پر اللہ ﷻ کے کوئی دو انعامات تحریر کریں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMF FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CRIMINAL ACTION

۲- عرب کے لوگ قبیلہ قریش کی کیوں عزت کرتے تھے؟

۳- اللہ ﷻ نے قریش کو کیا حکم دیا؟

سوچیے!!!

کسی دن آپ کا کوئی ہم جماعت کھانے پینے کے لئے کچھ لانا سکا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

عملی بات

ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ اللہ ﷻ کا فضل ہے اس لئے ہمیں ہمیشہ اللہ ﷻ کے احسانات کو یاد رکھنا چاہیئے اور اس کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے۔

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- قبیلہ قریش کے کسی پانچ خاندانوں کے نام کسی صاحب علم سے پوچھ کر لکھیں۔
- ہمیں سفر کے دوران جن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے ان میں رنگ بھریں۔

دعا کرنا	تکلیف دِہ چیز ڈالنا
راستے کے بیچ میں چلنا	اللہ ﷻ کا ذکر کرنا
لوگوں کو تنگ کرنا	راستے میں کنارے پر چلنا
دوسروں کی مدد کرنا	کچرا پھینکنا
شور مچانا	چھوٹوں کے ساتھ شفقت کرنا

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD BE A CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن

سورۃ الماعون ۱۰۷، کل آیات: ۷، کل رکوع: ۱

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت میں آخرت کا انکار کرنے والوں کا بُرا کردار بیان کیا گیا ہے۔ آخرت کے انکار کی وجہ سے انسان کے کردار میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسے لوگ یتیموں پر ظلم کرتے ہیں اور غریبوں کی خود بھی مدد نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی اس کی توجہ نہیں دلاتے۔ ایسے لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت سے غافل رہتے ہیں۔ اگر کوئی نیکی مثلاً نماز ادا کرتے بھی ہیں تو لوگوں کو دکھانے کے لئے۔ یہ لوگ اتنے خود غرض ہوتے ہیں کہ عام استعمال کی معمولی چیزیں لوگوں کے مانگنے پر بھی نہیں دیتے۔

فرمانِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

"وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو خود تو خوب پیٹ بھر کر کھائے لیکن اس کے ساتھ میں رہنے والا پڑوسی بھوکا رہے۔"

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ؕ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ﴿۲﴾
(اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم!) کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو بدلہ (کے دن) کو جھٹلاتا ہے۔ پھر (یہ) وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ﴿۵﴾
اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (دوسروں کو) ترغیب نہیں دیتا۔ تو (اُن) نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ وہ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ﴿۶﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ع﴿۷﴾
وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور استعمال کی معمولی چیزیں (مانگنے پر بھی) نہیں دیتے۔

کیا آپ جانتے ہیں

"ویل" کے معنی تباہی، بربادی اور ہلاکت کے ہیں۔ ویل جہنم کی ایک ہولناک اور گہری وادی کا نام بھی ہے جس میں طرح طرح کے عذاب ہوں گے۔ جس سے جہنم خود بھی پناہ مانگتی ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ آخرت پر ایمان جتنا کمزور ہو گا اتنا ہی انسان نیکیوں سے دور ہو گا۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۱ تا ۴)

۲۔ ہمیں اللہ ﷻ کی دی ہوئی نعمتوں میں دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۲، ۳، ۷)

۳۔ ہمیں غریبوں اور کمزوروں سے ہمدردی اور اُن کی مدد کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۲، ۳)

۴۔ ہمیں نماز کے حوالہ سے غفلت سے بچنا چاہیئے اور تمام نمازیں پورے آداب کے ساتھ وقت پر ادا کرنی چاہئیں۔ (سورۃ الماعون، آیات: ۴، ۵)

۵۔ دکھاوا کرنے سے نیکی ضائع ہو جاتی ہے۔ (سورۃ الماعون، آیت: ۶)

عملی بات

ہمیں وقت کی پابندی اور پورے آداب کے ساتھ تمام نمازوں کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ آداب میں طہارت کا خیال رکھنا، اچھی طرح وضو کرنا اور سکون اور اطمینان کے ساتھ نماز کے ارکان کو ادا کرنا بھی شامل ہے۔

سمجھیں اور حل کریں

۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) آخرت کے انکار کی وجہ سے انسان کے _____ میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۲) آخرت پر ایمان انسان کو _____ پر آمادہ کرتا ہے۔

(۳) نمازوں سے غافل رہنے والوں کے لئے _____ ہے۔

(۴) ہمیں اللہ ﷻ کی دی ہوئی _____ میں دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہیئے۔

(۵) دکھاوا کرنے سے نیکی _____ ہو جاتی ہے۔

۲ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیئے:

۱۔ اس سورت میں کن لوگوں کا بُرا کردار بیان کیا گیا ہے؟

_____

_____

۲۔ آخرت کو جھٹلانے والے کا یتیم اور مسکین سے کیا رویّہ ہوتا ہے؟

_____

_____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD BE A CRIMINAL AND CIVIL ACTION

۳- کیسے نمازیوں کے لئے ہلاکت کی بُری خبر سنائی گئی ہے؟

۴- آخرت کو جھٹلانے والے کس ارادہ سے نیکی کرتے ہیں؟

۵- آخرت کا یقین نہ ہونے سے انسان کے کردار پر کیا اثرات پڑتے ہیں کوئی تین باتیں لکھیں؟

معلوم کیجیے یتیم کو دھکے دینے، مسکین کو کھانا نہ کھلانے، نمازوں سے غفلت برتنے کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

۳ سورۃ الماعون سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

آخرت کا انکار، یتیموں سے محبت، دکھاوا، مسکین کو کھانا کھلانا، معمولی چیزیں نہ دینا، بُری صفات، خود غرض، عبادت سے غافل، یتیموں پر ظلم، باجماعت نماز پڑھنا، کردار میں خرابیاں

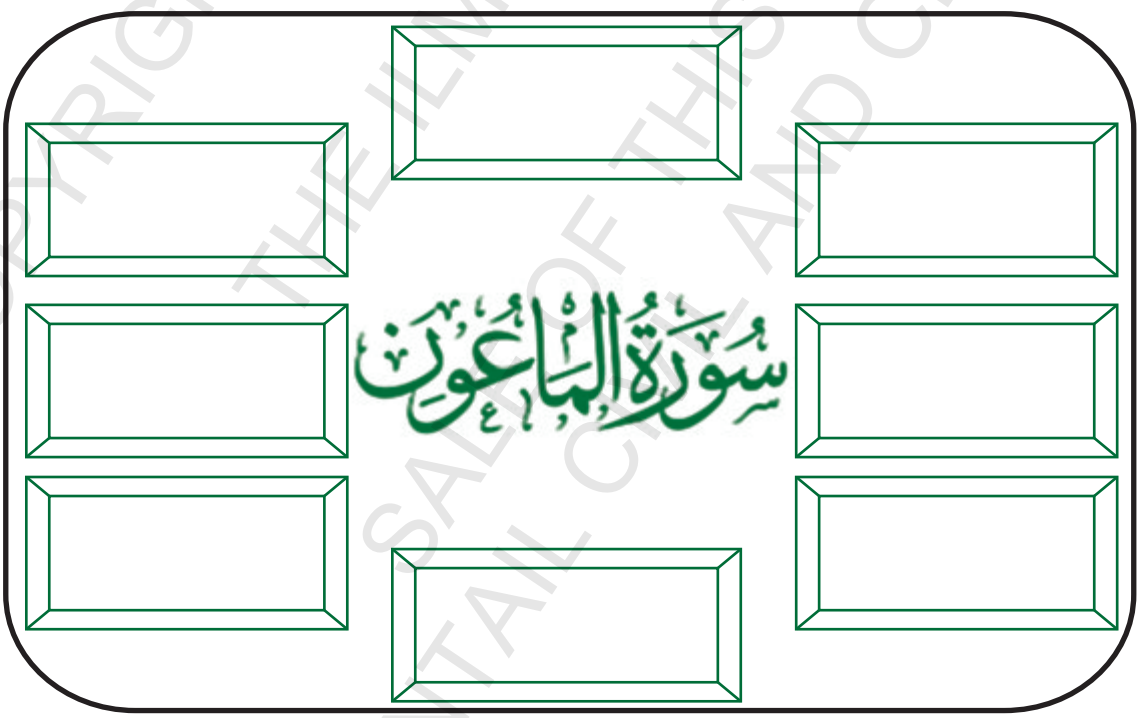

COPYRIGHT © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوچیے!!!

آپ نے اپنے کسی ساتھی کو جلدی جلدی نماز ادا کرتے دیکھا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟



گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- عام استعمال کی کوئی سی دس (۱۰) چیزوں کے نام لکھیں جو ہمیں ایک دوسرے کو مانگنے پر استعمال کے لئے دینی چاہئیں۔
- اپنے گھر والوں کی مدد سے اپنے محلہ کی مسجد میں ہونے والی تمام فرض نمازوں کے اوقات تحریر کریں اور اِن اوقات کی پابندی کرتے ہوئے نماز ادا کرنے کی کوشش کریں۔

نماز	جماعت کا وقت
فجر	
ظہر	
عصر	
مغرب	
عشاء	
جمعہ	

دستخط استاد مع تاریخ: _____

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ الْکَوْثَر

سورۃ الکوثر ۱۰۸، کل آیات: ۳، کل رکوع: ۱

شانِ نزول اور تعارف: اللہ ﷻ کے آخری رسول حضور نبی کریم ﷺ کے بیٹوں حضرت قاسم اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے انتقال پر کُفار نے خوشیاں منائیں اور آپ ﷺ کو بے نام و نشان ہونے کا طعنہ دیا۔ (معاذ اللہ) اس پر اللہ ﷻ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ اس سورت میں اللہ ﷻ نے اپنے پیارے حبیب رسول کریم ﷺ پر خاص فضل اور انعامات کا بیان فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کو کوثر یعنی "نہر کوثر" اور "خیر کثیر" یعنی نعمتوں کی کثرت، بے شمار فضائل اور برکات عطا فرمائے جانے کا ذکر ہے۔ اس سورت میں آپ ﷺ کے دشمنوں کے بے نام و نشان ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ ان عظیم نعمتوں پر آپ ﷺ کو اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنے کے لئے نماز پڑھنے اور قربانی کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ یہ قرآنِ حکیم کی سب سے چھوٹی سورت ہے جبکہ سورۃ البقرۃ سب سے بڑی سورت ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ

"بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر جاری ہو جس میں سے وہ روزانہ پانچ دفعہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کچھ بھی (میل کچیل) نہیں باقی رہے گا، آپ ﷺ نے فرمایا بالکل یہی مثال (پانچوں) نمازوں کی ہے، اللہ ﷻ ان کے ذریعہ سے خطاؤں کو دھوتا اور مٹاتا ہے۔"

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ

(اے نبی ﷺ!) بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمائی۔ تو آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں

وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣

اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل (اور بے نام و نشان) رہے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں

"کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، جس کا پانی موتیوں اور یاقوت کی کنکریوں پر بہتا ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔"

COPYRIGHTS © FOUNDATION FOR SAFE ONLINE ENTERTAINMENT. THIS BOOK WOULD NOT BE POSSIBLE WITHOUT THE GENEROUS SUPPORT OF

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ ﷻ نے سب سے زیادہ انعامات آپ خاتم النبیین ﷺ پر فرمائے۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۱)

۲۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے خصوصی فضائل میں سے ایک آپ خاتم النبیین ﷺ کو کوثر عطا فرمانا بھی ہے۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۱)

۳۔ ہمیں اللہ ﷻ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۲)

۴۔ نماز اور قربانی اللہ ﷻ کی شکر گزاری کا ذریعہ ہیں۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۲)

۵۔ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کے دشمن اور گستاخ دنیا و آخرت دونوں میں بے نام و نشان رہیں گے۔ (سورۃ الکوثر، آیت:۳)

سمجھیں اور حل کریں

۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) اللہ ﷻ نے سب سے زیادہ انعامات _____ پر فرمائے۔

(۲) کوثر سے مراد جنت کی نہر بھی ہے اور _____ بھی ہے۔

(۳) نماز اور قربانی اللہ ﷻ کی _____ کا ذریعہ ہیں۔

(۴) ہمیں اللہ ﷻ کی _____ پر اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

(۵) قرآن حکیم کی سب سے بڑی سورت _____ ہے۔

معلوم کیجیے

کوثر، قربانی کی حقیقت اور نماز کی اہمیت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

۲ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
رسول خاتم النبیین ﷺ کے بیٹوں کے انتقال پر	آپ خاتم النبیین ﷺ کو نماز اور قربانی کا حکم دیا گیا ہے۔
کفار نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو	سب سے چھوٹی سورت ہے۔
سورۃ الکوثر میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ پر	کفار نے خوشیاں منائیں۔ (معاذ اللہ)
سورۃ الکوثر میں	اللہ ﷻ کے فضل و انعامات کا بیان ہے۔
سورۃ الکوثر قرآن حکیم کی	بے نام و نشان ہونے کا طعنہ دیا۔

عملی بات

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے دور کے گستاخ اس طرح ذلیل و خوار اور تباہ و برباد ہوئے کہ ان کا نام و نشان بالکل مٹ گیا۔ واضح رہے کہ ہر دور کے گستاخوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہو گا۔ جو بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کی شان میں گستاخی یا آپ خاتم النبیین ﷺ کی مخالفت کرے گا اس کے لئے خیر سے محرومی مقدر ہے اور وہ ذلیل و رسوا ہو کر رہے گا۔

COPYRIGHT © RESERVED BY THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حدیث شریف میں نماز کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

۲- خیر کثیر سے کیا مراد ہے؟

۳- سورۃ الکوثر میں آپ ﷺ کے دشمنوں کے بارے میں کیا خبر دی گئی ہے؟

سوچیے!!!

کبھی آپ کے دوست قربانی کے جانوروں کو تنگ کر رہے ہوں تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- سیرت النبی ﷺ کی کتاب سے آپ ﷺ کے کوئی پانچ معجزات تلاش کر کے لکھیں۔
- کسی صاحب علم سے اللہ ﷻ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کے کوئی پانچ طریقے لکھیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE MOUDATTIN SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ الْکَافِرُوْن

سورۃ الکافرون ۱۰۹، کل آیات:۶، کل رکوع:۱

شانِ نزول اور تعارف: کفارِ مکّہ جب نبی کریم ﷺ کو زبانی اور جسمانی تشدد کے باوجود توحید کی دعوت سے نہ روک سکے تو انہوں نے سودے بازی کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک سال ہم آپ کے معبود یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور ایک سال آپ ہمارے بُتوں کی عبادت کریں (معاذاللہ)۔ اس بات کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔ اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ کفار کو توحید یعنی "ایک اللہ کی عبادت" کی دعوت دی گئی ہے نیز بُت پرستی اور شرک کا صاف انکار کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے جب یہ سورت کفار کو سنائی تو وہ اس بات سے مایوس ہو گئے کہ آپ ﷺ کبھی ان کی بات مانیں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں

رسول اللہ ﷺ کا فجر کی سنتوں، مغرب کی سنتوں اور طواف کے بعد کی دو رکعت میں سے پہلی رکعت، وتر کی دوسری رکعت اور رات کو سونے سے قبل سورۃ الکافرون کی تلاوت کا معمول تھا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے کہ اے کافرو! میں عبادت نہیں کرتا جن (بُتوں) کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو

مَآ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾

جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) میں عبادت کرنے والا نہیں اُن (بُتوں کی) جن کی تم نے عبادت کی۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿۶﴾ ع

اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

عملی بات

ہمیں ہر اس عمل سے بچنا چاہیئے جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہو۔ ساتھ ساتھ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ دین کی تعلیمات اور احکامات میں باطل اور ناحق باتوں کو بالکل شامل نہ ہونے دیا جائے۔

فرمانِ نبوی ﷺ

"جس آدمی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کی لذت پائے گا۔ پہلی یہ کہ اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ ہو۔ دوسری یہ کہ کسی بندہ سے اس کی محبت محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ (کی رضا) کے لئے ہو۔ تیسری یہ کہ جب اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کفر سے نکال کر ایمان سے نوازا ہے تو اب وہ اسلام سے پھر جانے کو اتنا ہی بُرا جانے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو۔"

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IIM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ ہمیں دین کی دعوت بالکل واضح طور پر پیش کرنی چاہیئے۔(سورۃ الکافرون، آیت:۱)

۲۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت سے انکار کرنا کفر ہے۔(سورۃ الکافرون، آیات: ۱، ۳، ۵)

۳۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہیں کیا جاسکتا۔(سورۃ الکافرون، آیات:۲،۴)

۴۔ دین کے معاملہ میں حق و باطل کی دوستی ممکن نہیں ہے۔(سورۃ الکافرون، آیت:۶)

۵۔ لغوی اعتبار سے دین کا معنی و مفہوم ہے "قانون اور طریقہ" اور اصطلاحی اعتبار سے دین کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا مخلوق کے لئے عطا کردہ قانون اور طریقۂ زندگی۔(سورۃ الکافرون، آیت:۶)

سمجھیں اور حل کریں

۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) ہمیں _____ کی دعوت بالکل واضح طور پر پیش کرنی چاہیئے۔

(۲) کفار مکہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو _____ کی دعوت سے نہ روک سکے۔

(۳) دین کے لغوی معنی ہیں _____۔

(۴) دین کے معاملہ میں حق و باطل کی _____ ممکن نہیں ہے۔

(۵) حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز وتر کی دوسری رکعت میں _____ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۲ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
تمہارے لئے تمہارا دین اور	بتوں کی عبادت کرتے تھے۔
اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ کسی اور کی عبادت کرنے کو	شرک کو قبول نہیں کرنا چاہیئے۔
کفارِ مکہ	بت پرستی اور شرک کا صاف انکار کیا گیا ہے۔
سورۃ الکافرون میں	شرک کہتے ہیں۔
ہمیں کسی قیمت پر	میرے لئے میرا دین۔

معلوم کیجئے

کافر کسے کہتے ہیں؟ کُفار سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں فرمایا کہ "اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں۔" اور "تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے" سے کیا مراد ہے؟ ان سوالوں کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

سوچیئے!!!

آپ اپنے سارے کام بہت اچھے طریقہ سے کرتے ہیں۔ سب لوگ آپ سے خوش بھی ہیں۔ لیکن آپ کا کوئی ہم جماعت کبھی آپ کو کسی اچھے کام کو چھوڑ کر کوئی بُرا کام کرنے کو کہتا ہے جس سے لوگ ناراض ہوسکتے ہیں تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- اس سورت میں جو آیت دہرائی گئی ہے اس کا ترجمہ لکھیں۔

۲- اس سورت میں سردارانِ قریش نے اللہ ﷻ کے رسول ﷺ سے کیا مطالبہ کیا؟

۳- اس سورت میں حضور نبی کریم ﷺ نے کس کی عبادت کرنے سے انکار فرمایا؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- کسی صاحب علم سے معلوم کر کے غیر مسلموں کو دین کی دعوت دینے کے کوئی دو طریقے لکھیں۔
- اللہ ﷻ کی عبادت کو ظاہر کرنے والے کوئی آٹھ (۸) اعمال نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیں۔

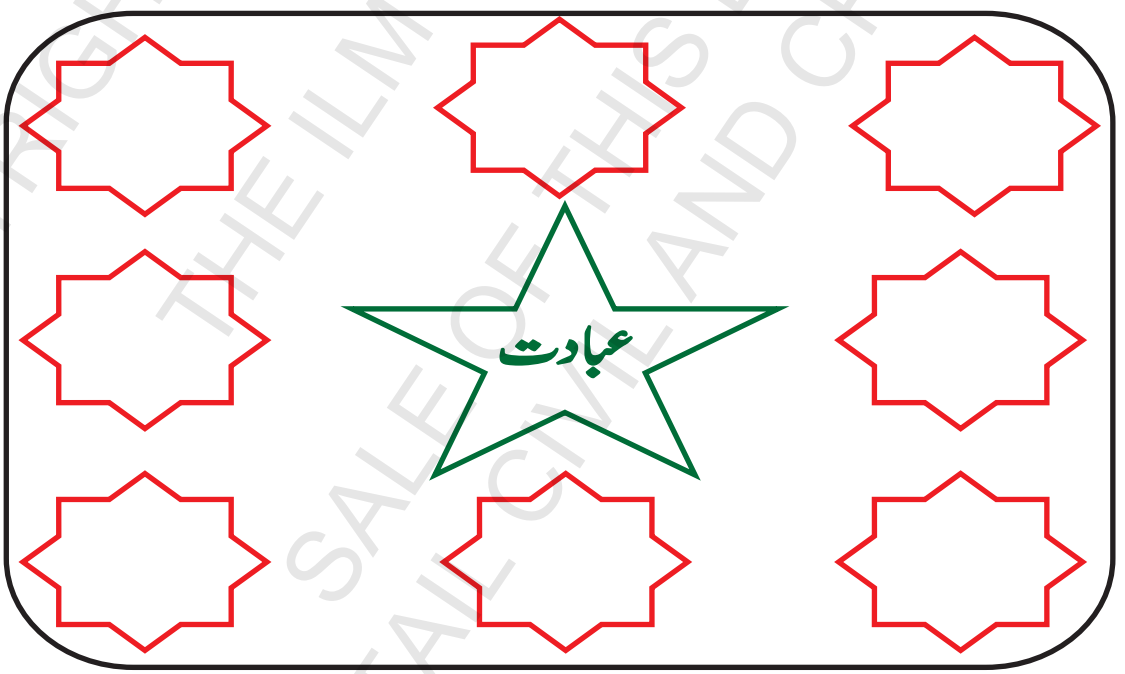

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ النَّصْر

سورۃ النصر ۱۱۰، کل آیات: ۳، کل رکوع: ۱

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے آخری دور میں نازل ہوئی۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اہل ایمان کو فتح مکہ کے ساتھ ساتھ اور بھی فتوحات حاصل ہوں گی۔ اللہ ﷻ کا دین غالب ہو گا۔ لوگ بڑی تعداد میں اللہ ﷻ کے دین میں داخل ہوں گے۔ اس سورت میں رسول اللہ ﷺ کے عظیم مشن یعنی دین اسلام کے غالب ہو جانے کا ذکر ہے۔ آخر میں آپ ﷺ کو اللہ ﷻ کی تسبیح اور حمد و ثنا کرنے اور استغفار کرنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "کہ حضور ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں کثرت سے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ "اے ہمارے رب تیری ذات پاک ہے، اور تیری حمد کے ساتھ ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، اے اللہ تو مجھے بخش دے" پڑھتے تھے"۔

فرمانِ نبوی ﷺ

"ہر تَسْبِیْح (سُبْحَانَ اللہ کہنا) صدقہ ہے
ہر تَکْبِیْر (اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا) صدقہ ہے
ہر تَحْمِیْد (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا) صدقہ ہے
ہر تَہْلِیْل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا) صدقہ ہے۔"

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اِذَا	جَآءَ	نَصْرُ اللّٰهِ	وَالْفَتْحُ ۝١	وَرَاَيْتَ النَّاسَ
(اے نبی ﷺ!) جب	اللہ کی	مدد اور	فتح آجائے۔	اور آپ لوگوں کو دیکھیں
يَدْخُلُوْنَ	فِيْ	دِيْنِ اللّٰهِ	اَفْوَاجًا ۝٢	فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
کہ وہ فوج در فوج اللہ کے	دین میں	داخل ہو رہے ہیں۔	تو آپ اپنے رب کی	حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے
وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ	اِنَّهٗ	كَانَ	تَوَّابًا ۝٣	
اور اُس سے مغفرت طلب کریں	بے شک وہ	بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا ہے۔		

کیا آپ جانتے ہیں

فتح مکّہ کا واقعہ رمضان المبارک سن ۸ ہجری (بمطابق جنوری ۶۳۰ء) کا ہے۔ جب آپ ﷺ دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ پہنچے۔ اللہ ﷻ نے مسلمانوں کو بغیر کسی بڑی جنگ کے عظیم فتح عطا فرمائی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیارے رسول خاتم النبیین احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد فرمائی اسی طرح وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی بھی ضرور مدد فرمائے گا۔ (سورۃ النصر، آیت:۱)

۲۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دین کی محنت کرنے والوں کو دنیا میں بھی فتح عطا فرماتا ہے۔(سورۃ النصر، آیت:۲)

۳۔ دین کا غلبہ لوگوں کے لئے دین کو قبول کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔(سورۃ النصر، آیت:۲)

۴۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے وہ ان کی توبہ کو بہت زیادہ قبول فرمانے والا ہے۔(سورۃ النصر، آیت:۳)

۵۔ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح، حمد اور استغفار کا کثرت سے اہتمام کرنا چاہیئے۔(سورۃ النصر، آیت:۳)

عملی بات

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ انسان کو اس کے مقصد میں کامیاب فرمائے تو اسے چاہیئے کہ کامیابی پر اِترانے کے بجائے اسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فضل سمجھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر بھی ادا کرے اور اپنے گناہوں پر بخشش کا سوال بھی کرتا رہے۔

سمجھیں اور حل کریں

۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
سورۃ النصر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد	دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ پہنچے۔
سورۃ النصر میں دیگر فتوحات کے ساتھ	اور اس سے مغفرت مانگنے کا حکم دیا گیا ہے۔
فتح مکّہ کے بعد لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے	اور فتح کی خوشخبری دی گئی ہے۔
سورۃ النصر میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح کرنے	خاص طور پر فتح مکّہ کا ذکر ہے۔
فتح مکہ کے موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	دین میں فوج در فوج داخل ہوئے۔

۲ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) اللہ سبحانہ وتعالیٰ دین کی اشاعت کے لئے کوشش کرنے والوں کو _____ میں بھی فتح عطا فرماتا ہے۔

(۲) اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ بہت زیادہ _____ فرمانے والا ہے۔

(۳) فتح مکّہ کا واقعہ _____ ہجری کا ہے۔

(۴) دین کا _____ لوگوں کے لئے دین کو قبول کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

(۵) سورۃ النصر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کے _____ میں نازل ہوئی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

معلوم کیجیے دینُ اللہ، حمد، تسبیح، استغفار، توبہ کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- جب اللہ ﷻ انسان کو کسی مقصد میں کامیاب فرمائے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

۲- سورۃ النصر سے متعلق کوئی تین باتیں تحریر کریں۔

۳- رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدوں میں کثرت سے کیا پڑھتے تھے؟

سوچیے!!!

اگر کسی کوئز پروگرام میں آپ نے سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے کامیابی حاصل کر لی تو ایسی صورت میں مقابلہ میں شریک دیگر طلبہ کے ساتھ آپ کا رویہ کیسا ہو گا؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- شہر مکّہ مکرّمہ کی چند جدید اور قدیم تصاویر جمع کر کے چارٹ پر لگائیں۔
- گھر والوں کی مدد سے فتح مکہ کا واقعہ سیرت النبی ﷺ کی کسی کتاب سے پڑھ کر اپنے دوستوں کو سنائیں۔

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ اللَّھَب

سورۃ اللھب ۱۱۱، کل آیات:۵، کل رکوع:۱

شانِ نزول اور تعارف: اس سورت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حبیب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کا انجام بیان ہوا ہے۔ انہیں دنیا و آخرت میں ناکامی کی خبر دی گئی ہے۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے علانیہ اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفا کے پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دَور کے طریقہ کے مطابق لوگوں کو پکار کر جمع فرمایا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے لوگو! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک فوج ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتی ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کرو گے؟" لوگوں نے جواب دیا کہ بے شک ہم آپ کی بات کا یقین کریں گے کیوں کہ آپ سچے ہیں۔ تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "لوگو! ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرو، میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رسول ہوں اور تمہیں آخرت کے انجام سے ڈرانے آیا ہوں"۔ اس پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سگا چچا ابو لہب ناراض ہو کر بولا کہ تمہارے لئے ہلاکت ہو (معاذ اللہ) کیا تم نے ہمیں اس لئے یہاں جمع کیا تھا؟

ابو لہب کی طرف سے رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کرنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس سورت کو نازل فرمایا۔ جس میں ابو لہب اور اس کی بیوی اُمِّ جمیل کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اُمِّ جمیل آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ میں کانٹے بچھاتی اور چغلی کھا کر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیفیں پہنچایا کرتی تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابو لہب اور اس کی بیوی دونوں کو دنیا اور آخرت میں شدید عذاب کی عبرتناک خبر سنائی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾
ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو جائے۔ نہ اُس کا مال اس کے کچھ کام آیا اور (نہ وہ) جو اُس نے کمایا۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ﴿۳﴾ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۚ﴿۴﴾
وہ جلد شعلوں والی آگ میں جلے گا۔ اور اُس کی بیوی (بھی آگ میں ہوگی) لکڑیاں (ایندھن) اُٹھائے پھرتی رہنے والی۔

فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۧ﴿۵﴾
اُس کی گردن میں کھجور کی چھال کی بَٹی ہوئی رسّی ہوگی۔

عملی بات

دنیاوی مال و دولت، عزت، شان و شوکت کو نجات کا ذریعہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایمان اور نیک اعمال ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے نجات کا ذریعہ بنیں گے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن دنیا اور آخرت میں تباہ اور برباد ہونے والے ہیں۔(سورۃ اللھب، آیت:۱)

۲۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخوں کو خود جواب اور عبرتناک سزا دیتا ہے۔(سورۃ اللھب، آیت:۱)

۳۔ ایمان والوں ہی کو ان کے نیک اعمال اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا مال آخرت میں کام آئے گا۔(سورۃ اللھب، آیت:۲)

۴۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے لئے جہنم کی آگ کا عذاب ہے۔(سورۃ اللھب، آیات:۳،۴)

۵۔ دین اسلام کو قبول نہ کرنے والوں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والوں کے لئے بہت ہی بُرا انجام ہے۔(سورۃ اللھب، آیات:۳تا۵)

۶۔ آخرت میں انسان کا انجام اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہو گا۔(سورۃ اللھب، آیات: ۳تا۵)

سمجھیں اور حل کریں

۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) سورۃ اللھب میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ☐ کا انجام بیان ہوا ہے۔

(۲) آخرت میں انسان کا انجام اُس کے ☐ کے مطابق ہو گا۔

(۳) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کی دعوت دینے کے لئے ☐ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔

(۴) انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے لئے ☐ کا عذاب ہے۔

(۵) اُمِّ جمیل آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستہ میں ☐ بچھاتی تھی۔

معلوم کیجئے ابو لہب کے معنی، ابو لہب کی کمائی، لکڑیاں اُٹھانے والی اور بٹی ہوئی رسی کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

۲ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجئے:

۱- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورۃ اللھب کیوں نازل فرمائی؟

_____

_____

۲- ابو لہب پر لعنت کا سلسلہ کس طرح جاری ہے؟

_____

_____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۳- اہلِ مکہ سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خطاب کی کوئی دو باتیں تحریر کریں؟

۴- اپنے اساتذہ کرام سے ابولہب اور اُمّ جمیل کے بارے میں معلوم کر کے دونوں کے عبرت ناک انجام پر ایک مضمون تحریر کریں۔

فرمانِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

"دوزخ والوں میں سب سے ہلکا عذاب اس آدمی کو ہو گا جسے آگ کی دو جوتیاں تسموں سمیت پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔ جس طرح ہانڈی میں پانی جوش سے کھولتا ہے وہ سمجھ رہا ہو گا کہ اسے سب سے سخت عذاب دیا گیا ہے حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب دیا گیا ہو گا۔"

کیا آپ جانتے ہیں

قرآن حکیم کی یہ پیشن گوئی کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو غلبہ حاصل ہو گا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا دشمن بے نام و نشان رہے گا حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ آج دنیا میں ابولہب کا نام لینے والا کوئی نہیں۔ البتہ اس پر لعنت کا سلسلہ جاری ہے۔ مسلمان جب بھی اپنی نمازوں میں سورۃ اللّھب کی تلاوت کرتے ہیں تو اس دشمن اور گستاخِ رسول پر لعنت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

سوچیے!!!

کوئی آپ کو کبھی اسکول یا محلہ میں تنگ کرتا ہے مثلاً کچرا پھینکتا ہے یا دھکے دیتا ہے تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- کسی صاحبِ علم سے معلوم کر کے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے تین دشمنوں کے نام اور ان کا انجام لکھیں۔
- اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیفوں پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کیا رویّہ ہوتا تھا۔ کوئی پانچ باتیں معلوم کر کے تحریر کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMF FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص

سورۃ الاخلاص ۱۱۲، کل آیات: ۴، کل رکوع: ۱

شانِ نزول اور تعارف: یہ سورت رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ ﷻ کا بیٹا بنایا اور مکّہ کے مشرکین نے فرشتوں کو اللہ ﷻ کی بیٹیاں قرار دیا۔ مکّہ والے آپ ﷺ سے اللہ ﷻ کے خاندان کے بارے میں پوچھتے تھے ان سب غلط باتوں کا اس سورت میں جواب دیا گیا ہے۔ بعد میں عرب کے دیگر لوگ بھی نبی کریم ﷺ سے اسی طرح کے سوال کرتے، کبھی مدینہ طیبہ کے یہود نے اللہ ﷻ کی صفات کے بارے میں سوال پوچھا کہ اللہ ﷻ کیا ہے؟ اس کی جنس کیا ہے؟ کیا وہ سونا، چاندی یا پیتل سے بنا ہوا ہے؟ کیا وہ کچھ کھاتا اور پیتا ہے؟ اللہ ﷻ کو دنیا کی وراثت کس سے ملی اور اللہ ﷻ کے بعد دنیا کا وارث کون ہو گا؟ کبھی نصاریٰ اللہ ﷻ کے تعارف کے بارے میں سوال کرتے۔ چنانچہ ان سب سوالوں کے جواب میں آپ ﷺ نے ان کو سورۃ الاخلاص پڑھ کر سنائی۔

اس سورت میں توحید کا بیان یعنی اللہ ﷻ کا تعارف کرایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ ﷻ ایک ہے اس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی کسی بھی اعتبار سے اس جیسا ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ

"حضور ﷺ نے سورۃ الاخلاص کو ایک تہائی قرآن کے برابر قرار دیا ہے"۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳

(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اور نہ کوئی اُس کے برابر ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں

آپ ﷺ کا فجر کی سنتوں، مغرب کی سنتوں اور طواف کے بعد کی دو رکعت میں سے دوسری، وتر کی تیسری رکعت، اور رات کو سونے سے قبل سورۃ الاخلاص کی تلاوت کا معمول تھا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMAM FOUNDATION. ENTAILED UNDER SALE OF THIS BOOK NOT ALLOWED ON AMAZON

علم و عمل کی باتیں

۱۔ ہمیں صرف اللہ ﷻ ہی کی عبادت کرنی چاہیئے کیونکہ وہی سچا معبود ہے۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۱)

۲۔ اللہ ﷻ نے اپنی توحید کا اعلان اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی زبان مبارک سے کرایا۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۱)

۳۔ اللہ ﷻ کو ہماری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں۔اس کی عبادت کا فائدہ ہمیں ہی ہو گا۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۲)

۴۔ سب مخلوق اللہ ﷻ کی محتاج ہے اور وہ کسی کا بھی محتاج نہیں۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۲)

۵۔ اولاد کی ضرورت تو انسانوں کو ہوتی ہے۔ اللہ ﷻ کو ایسی کوئی ضرورت نہیں ہے۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۳)

۶۔ کوئی کسی بھی اعتبار سے اللہ ﷻ کے برابر نہیں ہے۔(سورۃ الاخلاص، آیت:۴)

سمجھیں اور حل کریں

۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
آپ خاتم النبیین ﷺ نے سورۃ الاخلاص کو	اللہ ﷻ کے برابر نہیں ہے۔
سورۃ الاخلاص میں	فائدہ ہمیں ہی ہو گا۔
اللہ ﷻ کی عبادت کا	اللہ ﷻ کی صفات کے بارے میں سوال پوچھا۔
کوئی کسی بھی اعتبار سے	ایک تہائی قرآن قرار دیا۔
مدینہ طیبہ کے یہود نے آپ خاتم النبیین ﷺ سے	توحید کا بیان ہے۔

۲ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) صمد کے معنی _____ ہیں۔

(۲) یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے _____ کو اللہ ﷻ کا بیٹا قرار دیا۔

(۳) اولاد کی ضرورت تو _____ کو ہوتی ہے۔

(۴) مکّہ کے مشرکین نے _____ کو اللہ ﷻ کی بیٹیاں قرار دیا۔

(۵) سب _____ اللہ ﷻ کی محتاج ہے۔

عملی بات

کائنات میں کوئی بھی کسی بھی لحاظ سے اللہ ﷻ کے برابر نہیں ہے۔اللہ ﷻ ہی کا حق ہے کہ اسی کی عبادت کی جائے اور لوگ پوری زندگی حضور نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے اللہ ﷻ کے احکامات پر عمل کریں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMTIAZ FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

معلوم کیجیے صمد (بے نیاز) کی وضاحت اور اس سورت کو ایک تہائی قرار دینے کی وجہ اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- ہم پر اللہ ﷻ کا کیا حق ہے؟

۲- مدینہ کے یہود اللہ ﷻ کی صفات کے بارے میں جو سوالات کیا کرتے تھے ان میں سے کوئی تین لکھیں؟

۳- حضور ﷺ کا سورۃ الاخلاص کی تلاوت کا معمول کیا تھا؟

سوچیے!!!

اگر کوئی غیر مسلم آپ سے اللہ ﷻ کے تعارف کے بارے میں سوال کرے تو ایسی صورت میں آپ اسے کیا بتائیں گے؟

گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- اپنے گھر والوں کی مدد سے لفظ "قُلْ" سے شروع ہونے والی پانچ سورتوں کے نام بتائیں۔
- کسی صاحبِ علم سے سورۃ الاخلاص کے کوئی تین نام معلوم کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IEM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ الْفَلَق اور سُوْرَۃُ النَّاس

تعارف: قرآنِ حکیم کے آخر میں دو سورتیں ہیں جنہیں "مُعَوَّذَتَیْن" یعنی دو پناہ دینے والی سورتیں کہا جاتا ہے۔ یہ سورتیں جادو، شیطان، جنّات اور ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے بہت اہم ہیں۔ ان سورتوں کے ذریعے ہم اللہ ﷻ کی پناہ حاصل کرتے ہیں۔ سورۃ الفلق میں ہمارے باہر کی بُرائیوں جیسے اندھیری رات، جادو، حسد وغیرہ کی بُرائی اور نقصان سے اللہ ﷻ کی پناہ حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ سورۃ الناس میں ہمارے اندر کی بُرائیوں جیسے شیطان اور اس کے وسوسے کی بُرائی اور نقصان سے اللہ ﷻ کی پناہ حاصل کرنے کی دعائیں سکھائی گئی ہیں۔

نبی کریم ﷺ یہ دونوں سورتیں ہر فرض نماز کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ مزید برآں آپ ﷺ طبیعت کی ناسازی کے موقع پر بھی دونوں سورتوں کو پڑھ کر اپنے اوپر دَم کیا کرتے تھے۔

فرمانِ نبوی ﷺ

"حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے کہ آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے"۔

سُوْرَۃُ الْفَلَق

سورۃ الفلق ۱۱۳، کل آیات: ۵، کل رکوع: ۱

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾

(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر اُس چیز کے شر سے جو اُس (اللہ) نے پیدا فرمائی۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾

اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ النَّاس

سورۃ الناس ۱۱۴، کل آیات:۶، کل رکوع:۱

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

(اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجیے میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾

وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے۔ وہ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

(چاہے وہ) جنّوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

کیا آپ جانتے ہیں

قرآنِ حکیم کا آغاز بھی دعا یعنی سورۃ الفاتحہ سے ہوا ہے اور اختتام پر بھی ان دونوں سورتوں میں دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کے حصول اور ہر شر سے بچنے کے لئے بھی اللہ ﷻ سے مستقل دعا مانگنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

عملی بات

ان سورتوں کی برکتوں سے فیض اور شفا حاصل کرنے، نظر اور جادو ٹونوں سے بچنے کے لئے ہمیں آپ ﷺ کے مسنون طریقہ کو اختیار کرنا چاہیئے۔ ”اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور مُعَوَّذَتَيْن پڑھ کر پھونکتے پھر ان کو اپنے چہرے اور جسم پر جہاں تک ہاتھ پہنچ جاتا پھیر لیتے“۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ ﷻ سب سے بڑا محافظ ہے۔ (سورۃ الفلق، آیت:۱، سورۃ الناس، آیت:۱)

۲۔ ہمیں ہر چیز کی بُرائی سے بچنے کے لئے اللہ ﷻ کی پناہ اختیار کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الفلق، آیات:۱، ۲)

۳۔ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ ﷻ کی پناہ میں آنا چاہیئے۔ (سورۃ الناس، آیات:۱ تا ۳)

۴۔ اللہ ﷻ ہر چیز کا خالق ہے، وہی ہے جو ہر شے کی خوبی اور نقصان سے خوب واقف ہے۔ (سورۃ الفلق، آیت:۲)

۵۔ جادو حرام ہے۔ جادو کرنا یا کروانا اللہ ﷻ کو پسند نہیں ہے۔ (سورۃ الفلق، آیت:۴)

۶۔ شیطان ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے۔ (سورۃ الناس، آیت:۴)

۷۔ ہمیں حسد کرنے والوں کی بُرائی سے بچنے کی دُعا کرتے رہنا چاہیئے۔ (سورۃ الفلق، آیت:۵)

۸۔ ہمیں حسد نہیں کرنا چاہیئے۔ (سورۃ الفلق، آیت:۵)

۹۔ شیطان لوگوں کے دلوں میں بُرائی کا خیال ڈالتا رہتا ہے۔ (سورۃ الناس، آیت:۵)

۱۰۔ بُرے انسان اور بُرے جنات شیطان کے دوست بن جاتے ہیں۔ (سورۃ الناس، آیت:۶)

سمجھیں اور حل کریں

۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) ہمارے اندر کے شرور سے پناہ مانگنے کا طریقہ _____ میں سکھایا گیا ہے۔

(۲) ہمارے باہر کے شرور سے پناہ مانگنے کا طریقہ _____ میں سکھایا گیا ہے۔

(۳) اللہ ﷻ ہر شے کی خوبی اور _____ سے خوب واقف ہے۔

(۴) اللہ ﷻ ہر چیز کا _____ ہے۔

(۵) ہمیں حسد کرنے والوں کی بُرائی سے بچنے کی _____ کرتے رہنا چاہیئے۔

۲ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو	حرام ہے۔
جادو	شیطان کے دوست بن جاتے ہیں۔
اللہ ﷻ سب سے بڑا	حضور ﷺ نے "مُعَوَّذَتَیْن" کا نام دیا ہے۔
بُرے انسان اور بُرے جنات	بُرائی کا خیال ڈالتا رہتا ہے۔
شیطان لوگوں کے دلوں میں	بڑا محافظ ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IEP FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۳ سورۃ الفلق سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیئے:

نمازوں کا حکم، رب کی پناہ میں آنا، اندھیروں سے نکالنے والا، یتیموں کے ساتھ سلوک، روشنی میں لانے والا رب، باہر کی بُرائی سے پناہ مانگنا، فتح کی خبر، جادو کی مذمت، حسد کرنے والوں کی بُرائی سے پناہ مانگنا

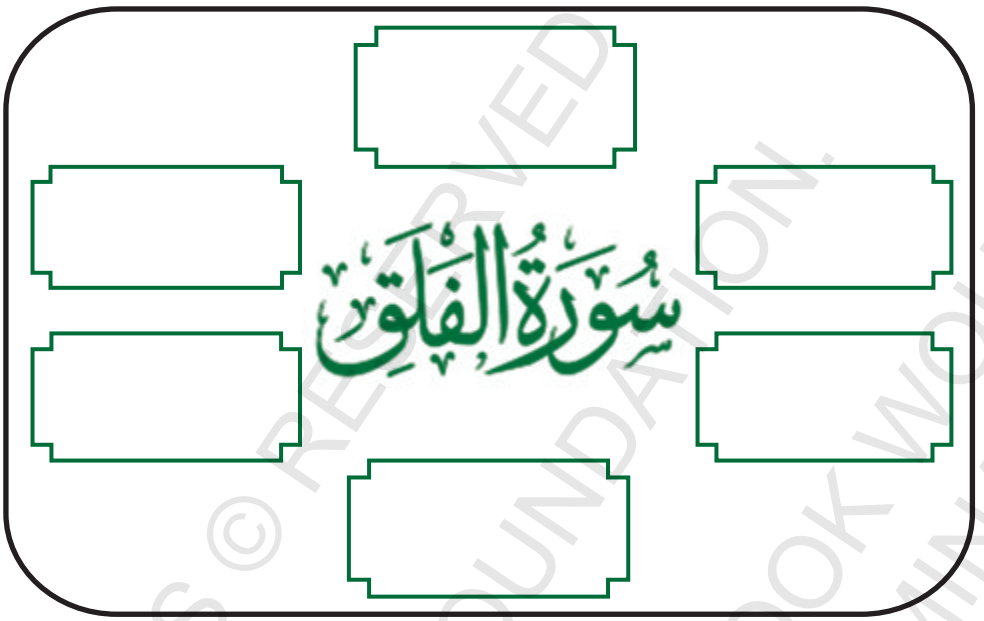

۴ سورۃ الناس سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیئے:

قربانی کا حکم، لوگوں کا معبود اور بادشاہ، شیطان کی وسوسہ اندازی، آخرت کو جھٹلانے والا، شیطان بار بار حملے کرنے والا، رب کی پناہ، اندر کی بُرائی سے پناہ مانگنا، اندھیروں سے پناہ، انسانوں اور جنات میں سے شیطان کے دوست

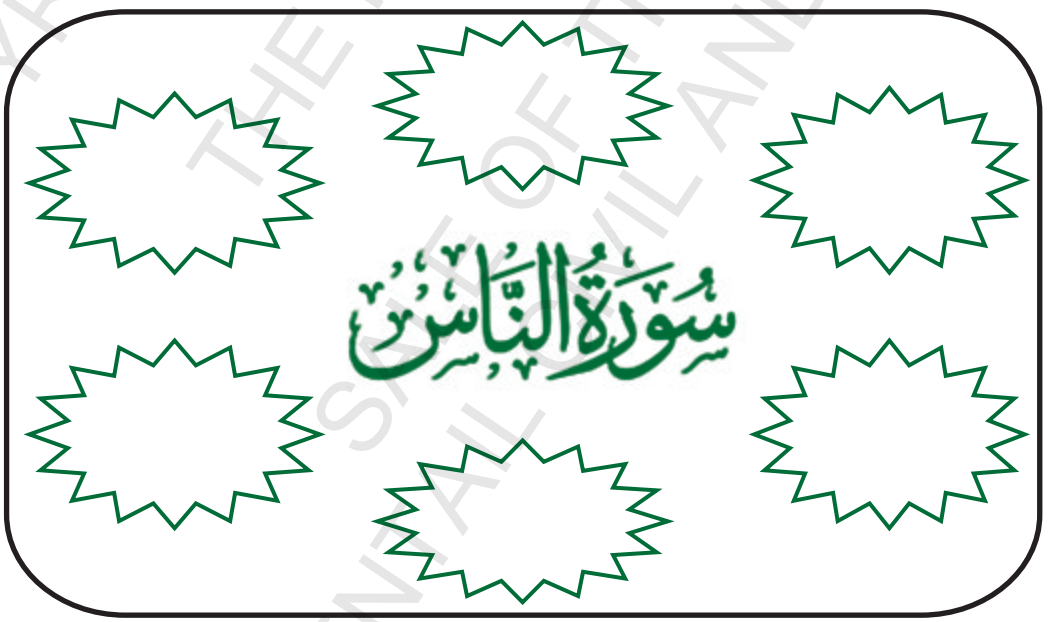

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE NIF FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۵ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- نظر اور جادو ٹونے سے بچنے کے لئے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کیا طریقہ سکھایا ہے؟

۲- باہر کی بُرائیوں سے کیا مراد ہے؟

۳- اندر کی بُرائیوں سے کیا مراد ہے؟

۴- حسد کے بارے میں حدیث شریف میں کیا بتایا گیا ہے؟

۵- قرآنِ حکیم کے آغاز اور اختتام پر موجود سورتوں میں دعائیں سکھائی گئی ہیں، اس سے کیا معلوم ہوا؟

۶- رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مُعَوَّذَتَیْن کب کب تلاوت فرماتے تھے؟

معلوم کیجیے

پیچھے ہٹ جانے والے، حسد، گرہوں پر پھونکیں مارنے اور رات کی بُرائی کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوچیے!!!

اگر آپ کے کسی ہم جماعت کو امتحانات میں آپ سے زیادہ نمبر حاصل ہو جائیں تو ایسی صورت میں آپ کا رویہ کیسا ہو گا؟



گھریلو سرگرمی

- اس سورت کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اپنے گھر والوں کو سنائیں۔
- کسی صاحبِ علم سے حسد اور رَشک کا فرق معلوم کریں۔
- اپنے گھر والوں کی مدد سے سورۃ الفیل تا سورۃ الناس میں آنے والے ناموں کو درج ذیل کالموں میں تقسیم کریں۔

سورت کا نام	اللہ ﷻ کا نام	چیزوں کے نام	موسم کے نام	شخصیات کے نام	جانوروں کے نام

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت آدم علیہ السلام

تعارف اور مقام و مرتبہ

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے منتخب نبی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مٹی سے تخلیق فرمایا۔ پھر آپ علیہ السلام کے جسم میں اپنی طرف سے (خاص) روح پھونکی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے لئے آپ علیہ السلام کی بیوی حضرت حوّا علیہا السلام کو پیدا فرمایا۔ اس طرح آپ علیہ السلام کے ذریعہ نسل انسانی کا آغاز ہوا۔ یوں حضرت آدم علیہ السلام "ابوالبشر" یعنی تمام انسانوں کے باپ اور اماں حوّا علیہا السلام تمام انسانوں کی ماں کہلائیں۔ آپ علیہ السلام کا لقب "صفی اللہ" بھی ہے جس کا معنی ہے "اللہ کا خاص بَرگُزِیدہ"۔

فرشتوں کا مکالمہ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کے سامنے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا ذکر فرمایا کہ میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں۔ فرشتوں نے عرض کیا "کیا تُو ایسی مخلوق بنائے گا؟ جو زمین میں فساد مچائے گی اور خون بہائے گی۔" فرشتوں نے یہ بات اس لئے کی کہ انسانوں سے پہلے جِنّات کو پیدا کیا گیا تھا لیکن انہوں نے زمین میں خوب فساد مچایا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا "جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔" اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام یعنی ان کی حقیقتوں کا علم سکھا دیا۔ پھر اُن چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ فرشتے اُن چیزوں کے نام نہ بتا سکے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان سب چیزوں کے نام بتا دیئے کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم کے لحاظ سے فرشتوں پر فضیلت عطا فرمائی تھی۔ یہ واقعہ سورۃ البقرہ ۲، آیات: ۳۰ تا ۳۹ میں بیان ہوا ہے۔

شیطان کا تکبر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ تمام فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے سجدہ نہ کیا۔ شیطان جِنّات میں سے تھا لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کی عبادت گزاری کی وجہ سے اسے فرشتوں میں شامل کر دیا تھا مگر شیطان نے تکبر کیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شیطان سے پوچھا کہ تُو نے میرے حکم کی نافرمانی کیوں کی؟ شیطان نے کہا میں آدم سے بہتر ہوں۔ تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اس لئے میں اسے سجدہ نہیں کروں گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا تجھے ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ تو یہاں رہ کر تکبر کرے۔ اس لئے تُو یہاں سے ذلیل اور رُسوا ہو کر نکل جا۔ شیطان نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے قیامت کے دن تک کی مہلت مانگی تاکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بندوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سیدھے راستہ سے ہٹا سکے۔ چنانچہ بندوں کی آزمائش کے لئے اُسے یہ مہلت دے دی گئی۔ مگر وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے چُنے ہوئے بندوں کو سیدھے راستہ سے نہیں ہٹا سکے گا۔

فرمان نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"حیا اور ایمان ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اگر ایک چلا جائے تو دوسرا بھی چلا جاتا ہے"۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوّا علیہا السلام کی آزمائش

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے لئے حضرت حوّا علیہا السلام کو پیدا فرمایا اور اُن دونوں کو جنّت میں رکھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُنہیں اجازت دی کہ جنّت میں جہاں سے چاہیں کھائیں پیئں لیکن ایک درخت کے پاس جانے سے منع فرمادیا۔ شیطان نے ان دونوں سے کہا کہ "کیا میں آپ کو ایسے درخت کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جس کا پھل کھانے سے آپ دونوں فرشتے بن جاؤ اور آپ کو ایسی زندگی اور بادشاہت مل جائے جو کبھی ختم نہ ہو۔ وہ قسمیں اُٹھانے لگا کہ" میں تو صرف آپ دونوں کی بھلائی چاہتا ہوں۔" اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کا اس لغزش کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ لیکن شیطان کے وسوسہ پر ان دونوں نے بھول کر اس درخت کا پھل کھالیا۔ وہ پھل کھاتے ہی ان کے جنتی لباس نہ رہے اور وہ جنّت کے پتّوں سے اپنے جسموں کو چھپانے لگے۔

حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوّا علیہا السلام کی توبہ اور دعا

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کو فوراً اپنی اس بھول کا شدت سے احساس ہوا۔ پھر دونوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی مانگی کہ "اے ہمارے رب! ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔" اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان دونوں پر رحم فرمایا اور ان کی توبہ قبول فرمالی۔

حضرت آدم علیہ السلام کا اعزاز

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اپنا نائب یعنی "خلیفۃ اللہ" ہونے کا اعزاز بخشا اور نبی بنایا۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کو زمین پر بھیج دیا۔ پھر ان دونوں کے ذریعہ بہت سے انسان پیدا فرمائے جن کی ہدایت کے لئے نبوت اور رسالت کا سلسلہ جاری فرمایا گیا۔ اس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو "پہلے نبی" اور امام الانبیاء حضرت سیدنا محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "آخری نبی" ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لئے رہنمائی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سارے انسانوں کو ہدایت فرمائی کہ شیطان تمہارا دشمن ہے تم اُس سے ہوشیار رہنا۔ وہ تمہیں بہکائے گا۔ تم میری پناہ اختیار کرنا اور میری بھیجی ہوئی ہدایت کی پیروی کرنا۔ اس صورت میں تمہیں کوئی خوف اور غم نہ ہو گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سیدھے راستہ پر چلنے والوں کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔ لیکن جو لوگ شیطان کے بہکاوے میں آکر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت پر عمل نہیں کریں گے تو شیطان کے ساتھ وہ بھی جہنّم میں ڈالے جائیں گے۔

اس قصّہ سے حاصل ہونے والا سبق

ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ شیطان ہمارا دشمن ہے جو وسوسے ڈال کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ ہمیں شیطان کے شر سے بچنے کے لئے "تَعَوُّذ" یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو نادم ہوتے ہوئے فوراً اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیئے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ معافی مانگنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور ان کی غلطیوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ غرور اور تکبر کرنے والا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے دُور ہو جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تکبر کرنے والے سے اپنی عطا فرمائی ہوئی خوبی اور نعمت واپس لے لیتا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔"

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IIM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت آدم علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۱ تا ۱۷

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ

اور یقیناً ہم نے تمہیں پیدا فرمایا پھر ہم نے تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا تم سب آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ

تو ابلیس کے سوا اُن سب نے سجدہ کیا وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ ہوا۔ (اللہ نے) فرمایا کس چیز نے تجھے منع کیا کہ تُو سجدہ نہ کرے

اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

جب کہ میں نے تجھے حکم دیا (ابلیس نے) کہا میں اُس سے بہتر ہوں تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تُو نے اُسے مٹی سے پیدا کیا۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا

(اللہ نے) فرمایا پھر تُو یہاں سے اُتر جا کیوں کہ تجھے یہ حق نہیں کہ تُو یہاں (رہ کر) تکبر کرے

فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

لہٰذا تُو نکل جا بے شک تُو ذلیلوں میں سے ہے۔ (ابلیس نے) کہا تُو مجھے (زندہ رہنے کی) مہلت دے اُس دن تک کے لئے

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾

جس دن (لوگ قبروں سے) اُٹھائے جائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا بے شک تُو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾

(ابلیس نے) کہا تو (مجھے قسم ہے) جیسا کہ تُو نے مجھے گمراہ کر دیا میں (بھی) اُن کی تاک میں ضرور بیٹھوں گا تیرے سیدھے راستے پر۔

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ

پھر میں ضرور اُن کے پاس آؤں گا اُن کے سامنے سے اور اُن کے پیچھے سے اور اُن کے دائیں سے اور اُن کے بائیں سے

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

اور تُو اُن کی اکثریت کو شکر کرنے والا نہیں پائے گا۔

COPYRIGHT SOCIETY RESERVED
THE INFORMATION CONTAINED
IS SAFE AND SOUND
ENTIRE BOOK IS PROTECTED
AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت آدم علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۱۸ تا ۲۲

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ

(اللہ نے) فرمایا تُو یہاں سے ذلیل (اور) رُسوا ہو کر نکل جا یقیناً اِن میں سے جو تیری پیروی کرے گا (تو وہ تیرا ساتھی ہو گا)

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا

(اور) میں تم سب سے ضرور جہنّم کو بھر دوں گا۔ اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنّت میں رہو پھر تم دونوں کھاؤ جہاں سے تم دونوں چاہو

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ

اور تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم دونوں نقصان کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے اُن دونوں (کے دلوں) میں وسوسہ ڈالا

لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ

تاکہ وہ اُن دونوں پر ظاہر کر دے اُن کے شرم کے مقامات جو اُن سے چُھپائے گئے تھے اور (ابلیس نے) کہا

مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ

(اے آدم وحوّا) تمہارے رب نے تم دونوں کو صرف اس لئے اِس درخت سے روکا کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ بن جاؤ

اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۙ﴿۲۱﴾

یا تم دونوں ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ اور اس نے اُن دونوں سے قسم کھائی یقیناً میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ

تو اُس نے اُن دونوں کو دھوکہ سے (پھل کھانے پر) مائل کر لیا پھر جب اُن دونوں نے اُس درخت (کے پھل) کو چکھا

بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ

تو اُن دونوں پر اُن کے شرم کے مقامات ظاہر ہو گئے اور دونوں جوڑ کر رکھنے لگے اپنے اُوپر جنّت کے پتے اور ان دونوں کو اُن کے رب نے ندا فرمائی

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾

کیا میں نے تم دونوں کو اِس درخت سے نہیں روکا تھا؟ اور میں نے تم دونوں سے (نہیں) فرمایا تھا کہ بے شک شیطان تم دونوں کا کُھلا دشمن ہے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IIM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت آدم علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۲۳ تا ۲۷

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

اُن دونوں نے دعا کی اے ہمارے رب! ہم نے اپنا نقصان کیا اور اگر تُو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم ضرور ہو جائیں گے

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔ (اللہ نے) فرمایا تم سب اُتر جاؤ تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہیں اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے

وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ

اور ایک مقررہ وقت تک کے لئے (زندگی کا) سامان ہے۔ (اللہ نے) فرمایا اِس (زمین) میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مَرو گے

وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ

اور اسی سے تم (روزِ قیامت) نکالے جاؤ گے۔ اے آدم کی اولاد! یقیناً ہم نے تم پر (ایسا) لباس اُتارا جو تمہارے شرم کے مقامات چُھپاتا ہے

وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور زینت کا ذریعہ ہے اور پرہیز گاری کا لباس ہی سب سے بہتر ہے یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

اے آدم کی اولاد! (کہیں) شیطان تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دے جیسے اُس نے تمہارے والدین (آدم علیہ السلام اور حوّا علیہا السلام) کو جنّت سے نکالا

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ

اُس نے ان دونوں سے اُن کے لباس اُتروا دیئے تاکہ اُن کے شرم کے مقامات ظاہر کر دے بے شک وہ اور اس کا قبیلہ (وہاں سے) تمہیں دیکھتا ہے

مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

جہاں سے تم اُنہیں نہیں دیکھتے بے شک ہم نے شیطانوں کو دوست بنا دیا اُن لوگوں کا جو ایمان نہیں لاتے۔

عملی بات

شیطان کو قیامت تک مہلت دینے کا ایک مقصد یہ ہے کہ بندوں کا امتحان لیا جائے کہ کیا وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری کرتے ہیں یا سرکش شیطان کے پیچھے چلتے ہیں؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IIM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ ﷻ نے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرا کر بقیہ مخلوقات پر انسان کی فضیلت کا اظہار فرمایا۔
(سورۃ الاعراف، آیت:۱۱)

۲۔ نافرمانی اور تکبر اللہ ﷻ کو ہرگز پسند نہیں ہے۔ ہمیں اللہ ﷻ کی فرماں برداری کرنی چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیات:۱۲،۱۳)

۳۔ اپنی غلطی کو تسلیم نہ کرنا اور دوسروں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرانا شیطان کی عادت ہے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۱۶)

۴۔ شیطان ہمارا سخت دشمن ہے جو ہم پر مختلف انداز سے حملے کرتا رہتا ہے۔ ہمیں اس سے ہر وقت خبردار رہنا چاہیئے۔
(سورۃ الاعراف، آیات:۲۷،۲۲،۱۷)

۵۔ شیطان کی پیروی کرنے والوں کو اللہ ﷻ شیطان کے ساتھ ہی آگ میں ڈالے گا۔(سورۃ الاعراف، آیت:۱۸)

۶۔ شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لئے اس کے دل میں مختلف وسوسے ڈالتا رہتا ہے اور جھوٹی قسمیں کھاتا ہے۔ لہٰذا جھوٹی قسمیں کھانا شیطانی طریقہ ہے۔ اس سے ہمیں بچنا چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیات:۲۰،۲۱)

۷۔ شرم و حیا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ ہمیں ہمیشہ اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۲۲)

۸۔ اگر کوئی بھول ہو جائے تو مایوس نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ اپنی غلطی کو تسلیم کر کے فوراً اللہ ﷻ سے معافی مانگنی چاہیئے۔
(سورۃ الاعراف، آیت:۲۳)

۹۔ دنیا میں انسان کو امتحان کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ہمیں فکر کرنی چاہیئے کہ ہم اس امتحان کے لئے کتنی تیاری کر رہے ہیں؟
(سورۃ الاعراف، آیات:۲۴،۲۵)

۱۰۔ لباس حیا کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ ہے اور اس میں تقویٰ کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ہمیں لباس کے بارے میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۲۶)

کیا آپ جانتے ہیں

قرآنِ حکیم میں شیطان کو ابلیس (مایوس ہونے والا) بھی کہا گیا ہے جب کہ اس کا اصل نام عزازیل ہے۔ وہ رجیم یعنی مردود اس لئے ہوا کہ اس نے اللہ ﷻ کی نافرمانی اور تکبر کرتے ہوئے، نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے آپ کو افضل جانا، چنانچہ اللہ ﷻ نے اُسے اپنی بارگاہ سے ذلیل اور رسوا کر کے نکال دیا۔

COPYRIGHTS ©RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سمجھیں اور حل کریں

۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) حضرت آدم علیہ السلام پہلے [ ] اور [ ] تھے۔

(۲) ابلیس کا معنی [ ] ہے جبکہ اس کا اصل نام [ ] ہے۔

(۳) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو [ ] سے بنایا ہے اور ان کو [ ] لقب دیا گیا۔

(۴) شیطان نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے [ ] کے دن تک کی [ ] مانگی۔

(۵) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے [ ] اور [ ] کو پیدا فرمانے کے بعد جنت میں رکھا۔

۲ نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے:

- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کو معاف فرما کر زمین پر بھیجا۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام دونوں کو جنت میں رکھا۔
- شیطان کے سوا سب نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شیطان سے فرمایا کہ تُو ذلیل ورسوا ہو کر یہاں سے نکل جا۔
- شیطان نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی اور حضرت آدم علیہ السلام کی گستاخی کرتے ہوئے تکبر کیا اس لئے وہ مردود ہوا اور ہمیشہ کے لئے ملعون ٹھہرا۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کو تخلیق فرما کر آپ علیہ السلام کے جسم میں اپنی طرف سے خاص روح پھونکی۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اپنا نائب یعنی "خلیفۃ اللہ" ہونے کا اعزاز بخشا اور نبی بنایا۔
- حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام نے فوراً اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے معافی مانگی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۳ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)

- حضرت آدم علیہ السلام پہلے
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر قوم میں
- شیطان
- شیطان اس لئے مردود ہوا کہ
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو

کالم (ب)

- تمام چیزوں کے نام سکھائے۔
- جن تھا۔
- انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا۔
- نبی تھے۔
- اس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی اور تکبر کرتے ہوئے، نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے آپ کو افضل جانا۔

۴ آیئے ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	اعمال	جی ہاں	کافی حد تک	کسی حد تک	ارادہ ہے
۱	کیا ہم شرم وحیا کا خیال رکھتے ہیں؟				
۲	کیا ہم شیطان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں؟				
۳	کیا ہم غلطی کرنے پر فوراً توبہ کرتے ہیں؟				
۴	کیا ہم اپنے والدین اور اساتذہ کا کہنا مانتے ہیں؟				
۵	کیا ہم تکبر سے بچتے ہیں؟				
۶	کیا ہم ایسے لوگوں کو دوست بناتے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرماں بردار ہیں؟				
۷	کیا ہم دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھتے ہیں؟				
۸	کیا ہم انبیاء کرام علیہم السلام کا احترام اور اعمال صالحہ جنت کے حصول کے لئے کرتے ہیں؟				
۹	کیا ہم شیطانی وسوسوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟				
۱۰	کیا ہم شیطان سے بچنے کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں؟				
۱۱	کیا ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام اور مقدس ہستیوں کا احترام کرتے ہیں؟				
۱۲	کیا ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں؟				

معلوم کیجیے بعض بعض کے دشمن، تکبر، شکر، قسم اور وسوسہ کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL STRICT LEGAL ACTION

۵ درج ذیل جملوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کس کا قول ہے:

نمبر شمار	جملے	اللہ سبحانہ وتعالیٰ	حضرت آدم علیہ السلام	شیطان
۱	یقیناً ہم نے ہی تمھیں پیدا فرمایا اور ہم نے ہی تمہاری صورتیں بنائیں۔			
۲	اے ہمارے رب! ہم نے اپنا نقصان کیا اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔			
۳	یقیناً شیطان تم دونوں کا کھلا دشمن ہے۔			
۴	مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔			
۵	تم اِس درخت کے قریب مت جانا ورنہ نقصان کاروں میں سے ہو جاؤ گے۔			

سوچیے!!!

اگر آپ اپنے گھر والوں اور اساتذہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کر بیٹھیں تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی

- حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا علیہا السلام کی دُعا (جو سورۃ الاعراف ۷، آیت:۲۳ میں آئی ہے) ترجمہ کے ساتھ یاد کریں اور ایک چارٹ پر خوب صورتی کے ساتھ لکھ کر گھر میں کسی نمایاں مقام پر لگائیں۔
- حضرت آدم علیہ السلام کا قصّہ سورۃ البقرہ کی آیات ۳۰ تا ۳۹ میں بھی بیان ہوا ہے اسے ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اور اس کی روشنی میں حضرت آدم علیہ السلام کی دو بڑی فضیلتیں تحریر کریں۔
- اپنا کوئی ایک واقعہ اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں کو سنائیں جب آپ نے شیطان کے بہکانے پر بھی کوئی نیک کام نہ چھوڑا ہو۔

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

تعارف

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے ہر دور میں رسول اور نبی (علیہم السلام) بھیجے جن پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ان ہی رسولوں میں سے ایک حضرت نوح علیہ السلام بھی ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے "پہلے رسول" ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے بعد بہت عرصہ تک ان کی اولاد عقیدۂ توحید پر قائم رہی۔ پھر آہستہ آہستہ ان لوگوں میں بگاڑ پیدا ہونے لگا اور وہ شرک میں مبتلا ہو گئے۔ چنانچہ جب زمین پر بت پرستی عام ہو گئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے مقرب بندہ اور اپنے رسول حضرت نوح علیہ السلام کو اس مشرک قوم کی طرف بھیجا۔ یہ قوم عراق کے علاقے میں آباد تھی۔

دنیا میں بت پرستی کا آغاز

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے اس نے روز اوّل سے ہی انسان کو بہکانے اور گمراہ کرنے کی قسم اٹھا رکھی ہے اس نے لوگوں کے ذہن میں مختلف خیالات اور وسوسے پیدا کیئے کہ یہ ستارے، چاند، سورج، آگ، درخت اور انسان وغیرہ تمہیں نفع پہنچاتے ہیں تمہارے خدا تو یہ ہو سکتے ہیں اور تمہاری عبادت کے یہی مستحق ہیں تم ان کی عبادت کرو اور انہیں راضی کرو۔ یہ تمہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے بھی بچا لیں گے۔ اس طرح لوگوں میں بت پرستی کا تصور پیدا ہوا اور انہوں نے انسانوں سمیت مظاہر قدرت اور مختلف اشیاء کے مجسمے بنائے اور ان کی پوجا پاٹ شروع کر دی۔ یہ اصل میں ان کی اپنی خیالی تصاویر تھیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں توحید کا نظریہ ناپید ہو چکا تھا اور آپ علیہ السلام کی قوم میں بت پرستی عروج پر تھی انہوں نے اپنے پانچ مشہور بت بنا رکھے تھے جن کے قرآن حکیم میں یہ نام آئے ہیں وَدّ، سُوَاع، یَغُوْث، یَعُوْق اور نَسْر۔

شرک کی تعریف

شرک کا مطلب ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک کرنا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ جیسی مستقل صفات کسی میں ماننا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شرک کو بہت بڑا ظلم قرار دیا ہے۔

دعوتِ توحید

حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو (۹۵۰) سال تک اپنی قوم کو ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی۔ اُنہوں نے اپنی قوم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے اور بُتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا۔ آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کے افراد کو اکیلے اکیلے بھی سمجھایا اور سب کے سامنے بھی، دن میں بھی سمجھایا اور رات میں بھی لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ قوم نے آپ علیہ السلام کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں اور مذاق اُڑایا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قوم کا ردِ عمل

قوم کے چند غریب لوگوں کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام پر کوئی بھی ایمان نہ لایا۔ قوم کے سرداروں نے کہا کہ اے نوح! تمہیں ماننے والے تو ہم میں سے غریب لوگ ہیں تم ان کو اپنے پاس سے دُور کر دو۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ان ایمان والوں کو دُور کرنے سے انکار کر دیا۔ قوم نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا کہ ہم تمہارے کہنے پر اپنے بُتوں کو نہیں چھوڑ سکتے، اب تم جس عذاب سے ہمیں ڈراتے ہو اُسے لے آؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ان کے بار بار انکار کرنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کی کہ "اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا باقی نہ چھوڑ۔ بے شک اگر تُو نے انہیں چھوڑ دیا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے۔"

کشتی بنانے کا حکم

جب قوم کی مسلسل نافرمانی اور ان کے عذاب طلب کرنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کافر قوم کو انجام تک پہنچانے کا ارادہ فرمالیا تو حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی گئی کہ آپ علیہ السلام کی قوم میں سے مزید لوگ ایمان نہیں لائیں گے۔ پھر آپ علیہ السلام کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ کشتی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم اور ہدایت کے مطابق لکڑی کے تختوں اور کیلوں سے بنانا شروع کر دی۔ جب آپ علیہ السلام یہ کشتی بنا رہے تھے تو کافر قوم ان کا مذاق اڑا رہی تھی۔ اُن کا خیال تھا کہ ہر طرف خشکی ہی خشکی ہے، یہ کشتی کہاں چلے گی۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام نے اُن کی باتوں کی پروا کیئے بغیر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر عمل جاری رکھتے ہوئے کشتی بنالی۔

کافروں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب

جب کافروں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کا وقت آیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی میں اپنے گھر والوں، ایمان والوں اور جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو سوار کرنے کا حکم فرمایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے زمین سے پانی نکلنے لگا اور آسمان سے پانی برسنے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے پانی طوفان بن گیا اور پہاڑ جیسی اونچی موجیں اٹھنے لگیں۔

یام کا انجام

حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے حضرت حام، حضرت سام اور حضرت یافث ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے جب کہ ایک بیٹا "یام" کشتی سے باہر تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے یام کو آواز دی کہ "اے میرے بیٹے! کشتی میں سوار ہو جا۔" اُس نے کہا میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا وہ مجھے بچالے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ "آج اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔" اچانک ایک موج آئی اور ان کا بیٹا بھی دیگر کافروں کی طرح غرق ہو گیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ کشتی میں سوار سب اہل ایمان کو محفوظ رکھا۔

طوفان کا اختتام

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے زمین کو اپنا پانی نگلنے کا حکم دیا اور آسمان کو پانی برسانے سے روکا۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے طوفان تھم گیا اور طوفان کا پانی خشک کر دیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی "اَرارات" کے پہاڑی سلسلہ کے ایک پہاڑ "جُودی" پر جا کر رک گئی۔ ارارات ترکی اور آرمینیا کی سرحد کے قریب ہے۔ یہ علاقہ آرمینیا کی سطح مرتفع سے شروع ہو کر جنوب میں کردستان تک ہے۔ یہ پہاڑ آج بھی "جودی" ہی کے نام سے مشہور ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD BE A CRIMINAL ACTION

نسل انسانی کا تسلسل

کشتی میں بچ جانے والے لوگوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری میں زندگی گزارنے لگے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ان کے ایمان لانے والے تینوں بیٹوں یعنی حضرت حام، حضرت سام اور حضرت یافث سے انسانوں کی نسل چلی اسی لئے حضرت نوح علیہ السلام کو "آدمِ ثانی" بھی کہا جاتا ہے۔

فرمانِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

"جس میں امانت داری نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں"۔

اس قصّہ سے حاصل ہونے والا سبق

شرک ایک بڑا گناہ ہے جس سے ہمیں خود بھی ضرور بچنا چاہیئے اور دوسروں کو بھی بچنے کی دعوت دینی چاہیئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسولوں علیہم السلام کی اطاعت کرنے والے ہی دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کا مقام

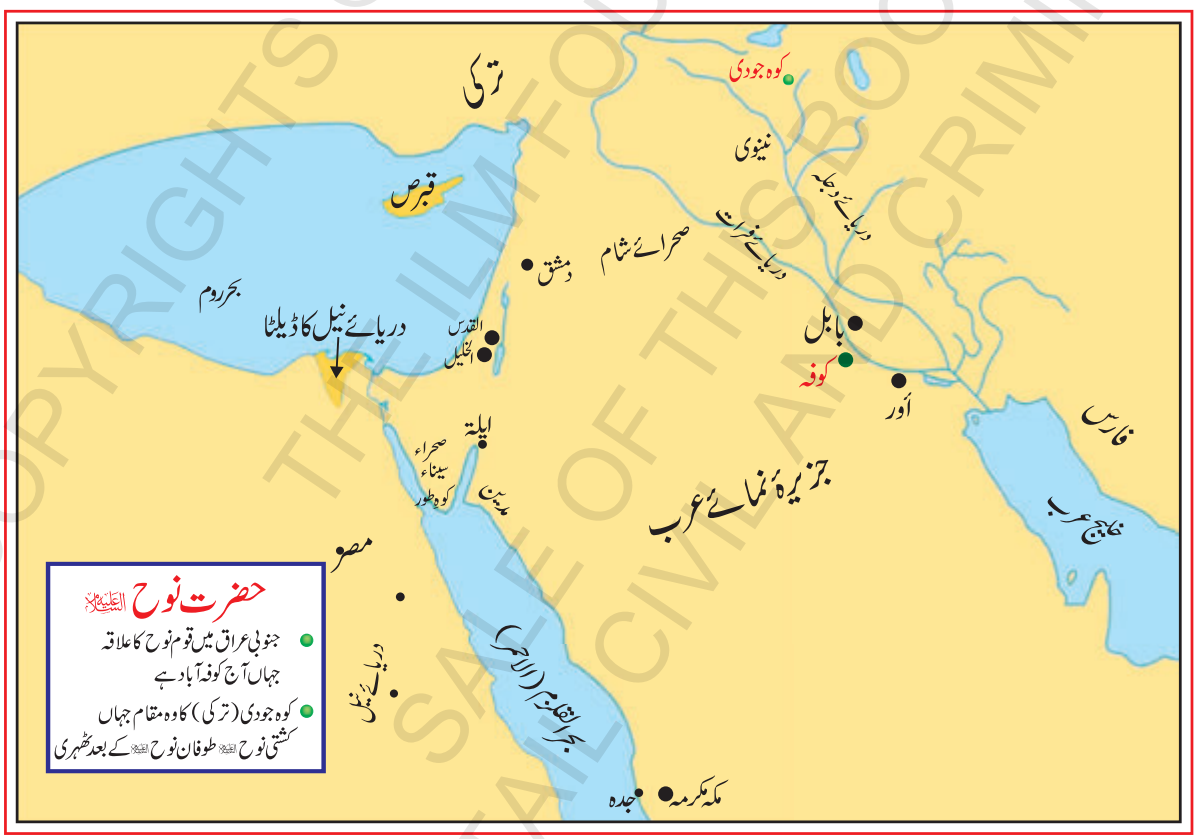

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۵۹ تا ۶۴

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو اُنہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾

تمہارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بے شک میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

ان کی قوم کے سرداروں نے کہا یقیناً ہم تمہیں واضح گمراہی میں دیکھتے ہیں۔ (نوح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم!

لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ

مجھ میں کوئی گمراہی نہیں ہے لیکن میں ایک رسول ہوں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے۔ میں تم تک اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں

وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ

اور میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ کیا تم نے تعجب کیا

اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ

کہ تمہارے پاس ایک نصیحت آئی تمہارے رب کی طرف سے تم میں سے ایک مرد پر تاکہ وہ تمہیں ڈرائے

وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ

اور تاکہ تم (اللہ کی نافرمانی سے) بچو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ پھر لوگوں نے ان کو جھٹلایا تو ان کو ہم نے نجات دی

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

اور جو ان کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو بھی اور ہم نے ان لوگوں کو ڈبو دیا جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا بے شک وہ اَندھی قوم تھی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۲۵ تا ۲۹

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۫ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۲۵﴾

اور یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو بھیجا اُن کی قوم کی طرف (انہوں نے فرمایا) بے شک میں تمہارے لئے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۶﴾

کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو بے شک میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک دردناک دن کے عذاب سے۔

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ

تو ان کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا کہنے لگے ہم تمہیں اپنے ہی جیسا بشر سمجھتے ہیں اور ہم تمہاری پیروی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں

اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ

ان ہی لوگوں کو جو ہم میں سے حقیر ہیں (جو) بے سوچے سمجھے (پیروی کرتے ہیں) اور ہم تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں دیکھتے

بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ

بلکہ ہم تم سب کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ (نوح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! بھلا تم غور کرو اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں

وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا

اور اُس نے مجھے اپنے پاس سے ایک رحمت (نبوت) عطا فرمائی ہو پھر وہ تم پر پوشیدہ رکھی گئی ہو تو کیا ہم تم سے اُسے زبردستی منوائیں

وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

جب کہ تم اُسے ناپسند کرتے ہو۔ اور اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کسی مال کا سوال نہیں کرتا میرا اَجر صرف اللہ کے ذمّہ (کرم پر) ہے

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

اور نہ میں اُنہیں دور کرنے والا ہوں جو ایمان لائے بے شک وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE LIMEFOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۳۰ تا ۳۵

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور اے میری قوم! اللہ کے مقابلہ میں کون میری مدد کرے گا؟ اگر میں اِن (اہل ایمان) کو دور کر دوں تو تم نصیحت کیوں نہیں لیتے؟

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ

اور میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں (خود سے) غیب جانتا ہوں اور نہ میں کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں

وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ

اور نہ میں اُن لوگوں کے لئے کہتا ہوں جو تمہاری نگاہوں میں کم تر ہیں کہ اللہ ہرگز اُنہیں کوئی بھلائی نہیں عطا فرمائے گا

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ اُن کے دلوں میں ہے (اگر ایسا کہوں تو) یقیناً میں اس صورت میں نقصان کاروں میں سے ہو جاؤں گا۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

انہوں نے کہا اے نوح! یقیناً تم نے ہم سے بحث کی اور خوب بحث کی تو ہم پر (وہ عذاب) لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ

اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (نوح علیہ السلام نے) فرمایا اُس (عذاب) کو بس اللہ ہی تم پر لائے گا اگر اُس نے چاہا

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ

اور تم (اللہ کو) عاجز کرنے والے نہیں۔ اور تمہیں میری نصیحت فائدہ نہ دے گی اگرچہ میں کتنا ہی چاہوں کہ میں تمہیں نصیحت کروں

اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؕ ﴿۳۴﴾

جب کہ اللہ نے ارادہ فرمالیا ہو کہ وہ تمہیں (تمہاری ضد کی وجہ سے) گمراہ کر دے وہ تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف تم واپس جاؤ گے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

کیا وہ (مشرکین) کہتے ہیں کہ اِس (قرآن) کو (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) گھڑ لیا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے کہ (بالفرض) اگر میں نے اُسے گھڑا ہوتا

فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

تو میرا جُرم مجھ ہی پر ہوتا اور میں بَری ہوں اُس سے جو تم جُرم کرتے ہو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILLIA FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۳۶ تا ۴۰

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ

اور نوح (علیہ السلام) کی طرف وحی فرمائی گئی کہ آپ کی قوم میں سے (مزید لوگ) ہرگز ایمان نہیں لائیں گے مگر وہی جو ایمان لا چکے

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۚۖ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا

تو غم نہ کرو اس پر جو وہ (کفر) کر رہے ہیں۔ اور کشتی بناؤ ہماری نگہبانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق

وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ قف

اور مجھ سے بات نہ کرو اُن لوگوں کے بارے میں جنہوں نے ظلم کیا بے شک وہ ڈوبنے والے ہیں۔ اور (نوح علیہ السلام) کشتی بناتے تھے

وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا

اور جب بھی اُن کے پاس سے گزرتے تھے اُن کی قوم کے سردار تو وہ اُن کا مذاق اُڑاتے تھے (نوح علیہ السلام نے) فرمایا اگر تم ہمارا مذاق اُڑاتے ہو

فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؕ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ

تو بے شک ہم تمہارے مذاق کا جواب دیں گے جیسے تم مذاق اُڑاتے ہو۔ پھر تم عنقریب جان لوگے کس پر عذاب آتا ہے جو اُسے رسوا کرے گا

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا

اور کس پر قائم رہنے والا عذاب اُترتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ گیا اور تنّور نے جوش مارا (تو) ہم نے کہا اس (کشتی) میں سوار کر لیں

مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

ہر قسم کے (نر اور مادہ) جوڑے اور اپنے گھر والوں کو (بھی) سوائے اُس کے جس کے بارے میں پہلے حکم طے ہو چکا ہے

وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾

اور اُن کو (بھی سوار کر لیں) جو ایمان لائے اور اُن کے ساتھ بہت کم (لوگ) ایمان لائے تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت نوح علیہ السّلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۴۱ تا ۴۴

وَقَالَ	ارْكَبُوْا	فِيْهَا	بِسْمِ	اللّٰهِ	مَجْرٖىهَا

وَمُرْسٰىهَا ؕ

اور (نوح علیہ السلام نے) فرمایا تم سب اِس (کشتی) میں سوار ہو جاؤ اللہ کے نام کے ساتھ اِس (کشتی) کا چلنا ہے اور اِس کا ٹھہرنا ہے

اِنَّ	رَبِّيْ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾	وَهِيَ	تَجْرِيْ	بِهِمْ	فِيْ	مَوْجٍ

كَالْجِبَالِ ۫

یقیناً میرا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ اور وہ کشتی اُن کے ساتھ چلتی تھی ایسی موجوں میں جو پہاڑ جیسی تھیں

وَنَادٰى	نُوْحُ	ابْنَهٗ	وَكَانَ	فِيْ	مَعْزِلٍ	يّٰبُنَيَّ	ارْكَبْ	مَّعَنَا

وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾

اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ (ان سے) الگ تھا کہ اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ۔

قَالَ	سَاٰوِيْٓ	اِلٰى	جَبَلٍ	يَّعْصِمُنِيْ	مِنَ	الْمَآءِ ؕ	قَالَ

لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ

(بیٹے نے) کہا میں کسی پہاڑ کی طرف پناہ لے لوں گا وہ مجھے پانی سے بچا لے گا (نوح علیہ السلام نے) فرمایا آج کوئی بچانے والا نہیں

مِنْ	اَمْرِ	اللّٰهِ	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ ۚ	وَحَالَ	بَيْنَهُمَا	الْمَوْجُ

فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾

اللہ کے حکم (عذاب) سے مگر جس پر وہ رحم فرمائے اور اُن دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی تو وہ ڈوبنے والوں میں سے ہوگیا۔

وَقِيْلَ	يٰٓاَرْضُ	ابْلَعِيْ	مَآءَكِ	وَيٰسَمَآءُ	اَقْلِعِيْ	وَغِيْضَ	الْمَآءُ	وَقُضِيَ

الْاَمْرُ

اور کہا گیا اے زمین! تو اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تو (برسنے سے) رُک جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور کام مکمل کر دیا گیا

وَاسْتَوَتْ	عَلَى	الْجُوْدِيِّ	وَقِيْلَ	بُعْدًا	لِّلْقَوْمِ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

اور وہ (کشتی) جُودی (پہاڑ) پر جا ٹھہری اور کہا گیا ظالم قوم کے لئے (رحمت سے) دوری ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں

ہر رسول نبی ہوتے ہیں لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتے۔ رسول عموماً وہ خاص بندے ہوتے ہیں جن کو اللہ ﷻ نے نئی کتاب یا شریعت یعنی احکامات عطا فرمائے۔

COPYRIGHTS © PRESERVED WITH THE FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK IS STRICTLY PROHIBITED. ENTAILS CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۴۵ تا ۴۹

وَ نَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ

اور نوح (علیہ السلام) نے اپنے رب کو پکارا تو اُنہوں نے عرض کیا اے میرے رب! بے شک میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے

وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ یٰنُوْحُ

اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تُو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔ (اللہ نے) فرمایا اے نوح!

اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ

بے شک وہ تمہارے اہل سے نہیں ہے بے شک اُس کا عمل بُرا ہے لہٰذا مجھ سے سوال نہ کرو

مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۶﴾

اُس چیز کا جس کے بارے میں تمہارے پاس کوئی علم نہیں ہے بے شک میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادانوں میں سے نہ ہو جانا۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ

(نوح علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! بے شک میں تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں تجھ سے سوال کروں

مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ

اُس چیز کے بارے میں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور اگر تو نے میری مغفرت نہ فرمائی اور مجھ پر رحم نہ فرمایا

اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾ قِیْلَ یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ

تو میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ فرمایا گیا اے نوح! ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اُتر جاؤ اور تم پر برکات ہوں

وَ عَلٰۤی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾

اور اُن گروہوں پر جو تمہارے ساتھ ہیں اور کچھ گروہ ایسے ہیں جنہیں ہم عنقریب فائدہ دیں گے پھر اُنہیں ہماری طرف سے ایک دردناک عذاب پہنچے گا۔

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ اَنْتَ

یہ (قصّہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم (اے نبی ﷺ!) آپ کی طرف وحی فرماتے ہیں آپ اِس (قصّہ) کو نہیں جانتے تھے

وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؕ فَاصْبِرْ ؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۹﴾ ع

اور نہ آپ کی قوم اس (وحی) سے پہلے تو آپ صبر کیجئے بے شک (بہترین) انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۰۵ تا ۱۱۵

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

نوح (علیہ السلام) کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن کی برادری کے فرد نوح (علیہ السلام) نے اُن سے فرمایا کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾

بے شک میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں۔ تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

اور میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا میرا اَجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمّہ (کرم پر) ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ

لہٰذا اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (قوم نے) کہا کیا ہم تم پر ایمان لائیں؟

وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

حالانکہ تمہاری پیروی حقیر لوگ کرتے ہیں۔ (نوح علیہ السلام نے) فرمایا مجھے اس سے کیا غرض جو وہ کرتے ہیں۔

اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اُن کا حساب تو میرے رب پر ہے کاش کہ تم سمجھتے۔ اور میں ایمان والوں کو (اپنے سے) دور کرنے والا نہیں ہوں۔

اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾

میں تو صرف واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔

عملی بات

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے اہل و عیال اور دوست احباب تک اللہ ﷻ کا پیغام خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ پہنچائیں۔ انہیں اس بات کا یقین دلائیں کہ اللہ ﷻ کی فرماں برداری اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت واتباع میں ہی ان کی دونوں جہانوں میں کامیابی ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMU FOUNDATION. ENTASEMWAD BOOK WOULD NOT BE COMMERCIAL ACTION

قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۱۶ تا ۱۲۲

قَالُوْا	لَئِنْ	لَّمْ	تَنْتَهِ	يٰنُوْحُ	لَتَكُوْنَنَّ	مِنَ	الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

(نوح علیہ السلام کی قوم نے) کہا اے نوح! اگر تم اِس (تبلیغ) سے باز نہ آئے تو لازماً تم رَجم کیئے گئے لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔

قَالَ	رَبِّ	اِنَّ	قَوْمِيْ	كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾	فَافْتَحْ

(نوح علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! بےشک میری قوم نے مجھے جھٹلایا۔ لہٰذا تُو فیصلہ فرما دے

بَيْنِيْ	وَبَيْنَهُمْ	فَتْحًا	وَّنَجِّنِيْ	وَمَنْ	مَّعِيَ	مِنَ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

میرے درمیان اور اُن کے درمیان (کھلا) فیصلہ اور مجھے نجات عطا فرما اور اُن کو بھی جو میرے ساتھ ہیں ایمان لانے والوں میں سے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ	وَمَنْ	مَّعَهٗ	فِي	الْفُلْكِ	الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾

تو ہم نے اُنہیں (نوح علیہ السلام کو) نجات عطا فرمائی اور اُن کو بھی جو اُن کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں تھے۔

ثُمَّ	اَغْرَقْنَا	بَعْدُ	الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ	لَاٰيَةً

پھر ہم نے بعد میں باقی رہنے والوں کو غرق کر دیا۔ یقیناً اِس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَمَا	كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾	وَاِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾

اور اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔



COPYRIGHTS © RESERVED FOUNDATION
ENTERNET FOR THIS BOOK ONLINE
DISTRIBUTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ رسول قوموں کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے تھے تاکہ لوگ عذاب سے بچ جائیں۔(سورۃ الاعراف، آیت:۵۹، سورۃ ھود، آیت:۲۵)

۲۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی طرف بلایا اور شرک سے منع فرمایا۔(سورۃ الاعراف، آیت:۵۹، سورۃ ھود، آیت:۲۶)

۳۔ عام طور پر قوم کی اصلاح کا کام بہتر انداز سے اُسی قوم کا کوئی فرد کر سکتا ہے۔(سورۃ الاعراف، آیات:۵۹، ۶۳، سورۃ الشعراء، آیت:۱۰۶)

۴۔ رسولوں نے ہمیشہ لوگوں کی مخالفت برداشت کی لیکن حق بات کہنے سے پیچھے نہیں ہٹے۔(سورۃ الاعراف، آیات:۶۰ تا ۶۱)

۵۔ کافر سردار اپنے ساتھ اپنی پیروی کرنے والوں کو بھی لے ڈوبتے ہیں اور نیک لوگ اپنی پیروی کرنے والوں کو جنت میں لے جانے کا سبب بنتے ہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۶۴، سورۃ ھود، آیت:۳۲)

۶۔ قومِ نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کو جھٹلایا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جھٹلانے والے ان تمام لوگوں کو طوفان کے عبرتناک عذاب سے ہلاک کر دیا اور ہمیں ان کے بُرے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۶۴، سورۃ الشعراء، آیت:۱۲۱)

۷۔ کافر مالی اعتبار سے کمزور اہل ایمان کا ہمیشہ مذاق اُڑاتے ہیں۔ (سورۃ ھود، آیت: ۲۷، سورۃ الشعراء، آیت:۱۱۱)

۸۔ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے احکام اور دین اسلام کی طرف بلانے والے اس کے محبوب و مقرب بندوں کی قدر کرنی چاہیئے۔
(سورۃ ھود، آیات: ۲۹ تا ۳۱، سورۃ الشعراء، آیات:۱۰۸ تا ۱۱۰)

۹۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک اصل اہمیت ایمان اور پرہیز گاری کی ہے ہمیں ان ہی کو سب سے قیمتی دولت سمجھنا چاہیئے۔(سورۃ ھود، آیت:۳۰، ۳۱)

۱۰۔ کافروں کو کسی نیک شخص کی رشتہ داری یا تعلق اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچا سکتے اور مسلمانوں کو نیک لوگوں کا تعلق اور رشتہ داری فائدہ پہنچاتی ہے۔(سورۃ ھود، آیات:۴۰، ۴۳، ۴۶)

سمجھیں اور حل کریں

۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
دنیا میں بت پرستی کا آغاز	کافر سوار نہیں ہو سکے۔
اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو	چند لوگ ایمان لائے۔
حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں	کشتی بنانے کا حکم دیا۔
حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت پر	اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو عذاب سے بچانے کے لئے فرمایا کہ	حضرت نوح علیہ السلام کی قوم سے ہوا۔

COPYRIGHTS RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۲ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) حضرت نوح علیہ السلام پہلے _____ تھے۔

(۲) حضرت آدم علیہ السلام کے انتقال کے بعد بہت عرصہ تک اُن کی اولاد _____ پر قائم رہی۔

(۳) حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے پانچ _____ بنا کر اپنی عبادت گاہوں میں رکھ لیئے۔

(۴) حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر _____ کی صورت میں عذاب آیا۔

(۵) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار سب _____ کو محفوظ رکھا۔

۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیئے:

۱- حضرت نوح علیہ السلام سے متعلق کوئی تین باتیں تحریر کریں۔

۲- رسول کسے کہتے ہیں؟

۳- شرک کسے کہتے ہیں؟

۴- حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے جو بت بنائے تھے ان کے نام لکھیں؟

۵- حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے آپ علیہ السلام کی گستاخی کرتے ہوئے کیا کہا؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۴ درج ذیل جملوں پر صحیح ✓ یا غلط ✗ کا نشان لگائیں:

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط
۱	حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو صرف رات میں سمجھایا۔		
۲	سب سے پہلے دنیا میں بُت پرستی کا آغاز حضرت ہود علیہ السلام کی قوم نے کیا۔		
۳	اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں کو عذاب سے بچالیا۔		
۴	حضرت نوح علیہ السلام کے بعد انسانی نسل اُن کے بیٹوں ہی سے چلی اس لئے حضرت نوح علیہ السلام کو آدمِ ثانی کہتے ہیں۔		
۵	حضرت نوح علیہ السلام کی قوم انبیاءِ کرام علیہم السلام کی تعلیمات کو چھوڑ کر بتوں کی پجاری ہو گئی۔		

۵ حضرت نوح علیہ السلام کے قصّہ سے متعلق درج ذیل الفاظ کو نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیے:

آدمِ ثانی، تین بت، پہاڑ کی چوٹی جودی، دو بیٹے، بتوں کی پوجا، نو سو پچاس (۹۵۰) سال، عراق، دعوتِ دین، پتھروں کی بارش، یمن، لوگوں کا مذاق اڑانا، پرندوں کے جوڑے، غریب اہل ایمان

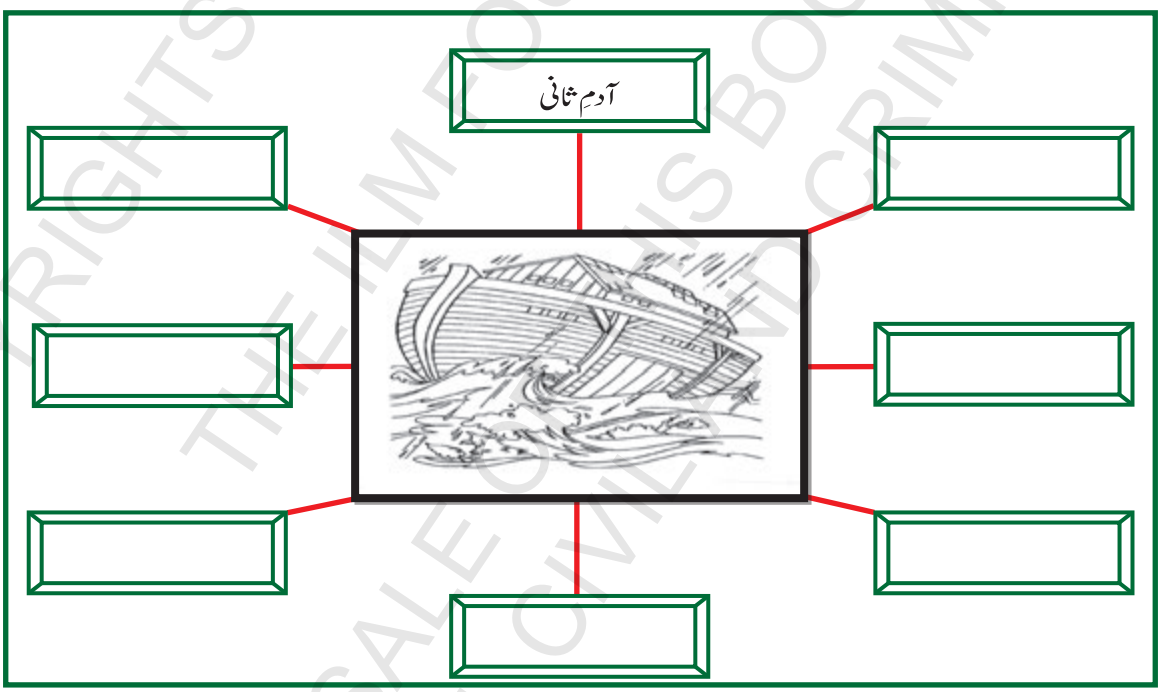

معلوم کیجئے

دردناک دن، واضح دلیل، رحمت کے دکھائی نہ دینے، بڑے دن کے عذاب اور جھٹلانے کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۶ آیئے! ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	اعمال	جی ہاں	کافی حد تک	کسی حد تک	ارادہ ہے
۱	کیا ہم شرک سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟				
۲	کیا ہم دوسروں کو اللہ ﷻ کے دین کی طرف دعوت دیتے ہیں؟				
۳	کیا ہم لوگوں کو بُرائی سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں؟				
۴	کیا ہم لوگوں کی طرف سے آنے والی تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں؟				
۵	کیا ہم اللہ ﷻ کے نبی ﷺ کی نافرمانی پر عذابِ الٰہی سے ڈرتے ہیں؟				
۶	کیا ہم اپنے معاملات میں امانت داری کا خیال رکھتے ہیں؟				
۷	کیا ہم دین کی دعوت میں ان باتوں کا لحاظ رکھتے ہیں جو انبیاء کرام علیہم السلام نے اختیار فرمائیں؟				
۸	کیا ہم ایسے لوگوں کو بُرا سمجھتے ہیں جو اچھے کام کرنے والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں؟				
۹	کیا ہم انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟				
۱۰	کیا ہم نیک کام صرف اللہ ﷻ ہی کو راضی کرنے کے لئے کرتے ہیں؟				

سوچیئے!!!

آپ کسی پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ تمام کوششوں کے باوجود وہ پریشانی دور نہ ہوئی تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی

- حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ اپنے بہن بھائیوں کو سنا کر حاصل ہونے والے سبق پر بات چیت کیجیئے۔
- طوفان میں گھری ہوئی ایک کشتی کا خاکہ بنائیں اور اس کے بارے میں کم از کم پانچ جملے تحریر کیجیئے۔
- قرآنِ حکیم میں بہت سے جانوروں کے نام آئے ہیں کوئی سے پانچ جانوروں کے نام تلاش کر کے ان کے جوڑے تحریر کیجیئے۔

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE LM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

حضرت ہود علیہ السلام اور قوم عاد کا تعارف

حضرت ہود علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حضرت سام کی نسل سے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کا نام قومِ عاد تھا جس کا آغاز حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر آنے والے طوفان میں بچ جانے والے لوگوں سے ہوا تھا۔ یہ قوم ساحلِ سمندر پر ریت کے ٹیلوں والے علاقہ "اَحقاف" میں آباد تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں لمبے چوڑے جسم، بہت مال اور اولاد سے نوازا تھا۔ وہ لمبے لمبے ستونوں والے محل بناتے تھے۔ انہیں "قومِ اِرَم" بھی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے تکبر کیا اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوّت والا کون ہو گا؟ یہ لوگ ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے والے تھے لیکن رفتہ رفتہ شرک میں مبتلا ہو کر بُتوں کی پوجا کرنے لگے۔

دعوتِ توحید

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قومِ عاد کی اصلاح کے لئے حضرت ہود علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی۔ آپ علیہ السلام نے لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے منع فرمایا۔

قوم کا ردِّ عمل

حضرت ہود علیہ السلام کی دعوتِ توحید پر قوم کے کافر سرداروں نے حضرت ہود علیہ السلام سے کہا کہ " تم حماقت میں ہو اور ہم تمہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رسول نہیں مانتے۔" (معاذاللہ) حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کے لوگ آپ علیہ السلام کو اپنے جیسا ایک عام آدمی سمجھتے تھے۔ کوئی خاص اور مقدس انسان نہیں سمجھتے تھے۔ گویا اُن کے خیال میں انسان رسول نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ان لوگوں نے آپ علیہ السلام کی رسالت کا انکار کیا اور اپنے ساتھ اپنی قوم کو بھی گمراہ کر دیا۔

کافروں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب

حضرت ہود علیہ السلام کے بہت سمجھانے کے باوجود بھی جب قومِ عاد اپنی بُرائیوں اور کفر سے باز نہ آئی اور انہوں نے حضرت ہود علیہ السلام کی بات نہ مانی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِن پر ایک بادل کی صورت میں عذاب بھیجا۔ قوم بادل کو دیکھ کر خوش ہو گئی اور وہ کہنے لگے کہ اب تو بارش ہو گی۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب ہے لیکن قوم اُس بادل کو دیکھ کر خوشیاں مناتی رہی یہاں تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کی سخت آندھی آگئی جو آٹھ دن اور سات راتوں تک مسلسل چلتی رہی۔ ساری کافر قوم اِس آندھی میں ہلاک ہو گئی۔ وہ آندھی جس چیز پر چلتی اُسے ریزہ ریزہ کر دیتی۔ اُس آندھی نے اُنہیں اِس طرح اُٹھا کر پھینک دیا جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔ اس طرح ان کے تکبر اور کفر کی وجہ سے دنیا میں ان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور آخرت میں بھی انہیں سزا دی جائے گی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اہل ایمان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنے خاص فضل اور رحمت سے آندھی کے عذاب سے بچالیا۔ عذاب سے بچ جانے والوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اپنی قوم کے بُرے انجام پر افسوس کیا۔ یہ سب لوگ پھر مدین اور شام کے درمیانی علاقے میں جاکر آباد ہو گئے۔

فرمان نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے کسی ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ جو آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے تو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اس کی ضرورت پوری فرمائے گا۔“

حضرت ہود علیہ السلام اور قوم عاد کا مقام



حضرت ھود علیہ السلام اور قوم عاد کا مقام۔

- ساحل سمندر پر ریت کے ٹیلوں والے علاقہ احقاف میں آباد تھی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AID CRIMINAL ACTION

قصہ حضرت ہود علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۶۵ تا ۶۹

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا قوم) عاد کی طرف اُن کی برادری کے فرد ہود (علیہ السلام) کو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ

تمہارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (ہلاکت سے) ڈرتے نہیں؟ اُن کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا کہنے لگے

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾

بے شک ہم تمہیں یقیناً حماقت میں (مبتلا) سمجھتے ہیں اور بے شک ہم تمہیں یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾

(ہود علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! مجھ میں کوئی حماقت نہیں ہے لیکن میں رسول ہوں تمام جہانوں کے رب کی طرف سے۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ

میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے امانت دار خیر خواہ ہوں۔ کیا تم نے (اس بات پر) تعجب کیا

اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ

کہ تمہارے پاس نصیحت آئی تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک آدمی پر تاکہ وہ تمہیں (عذاب سے) ڈرائے

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ

اور یاد کرو جب (اللہ نے) تمہیں جانشین بنایا نوح (علیہ السلام) کی قوم کے بعد اور تمہیں جسمانی اعتبار سے کشادگی عطا فرما کر خوب بڑھا دیا

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

لہٰذا اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

COPYRIGHTS RESERVED WITH THE FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD BE ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۷۰ تا ۷۲

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ

(قومِ عاد نے) کہا کیا تم ہمارے پاس اِس لئے آئے ہو کہ ہم ایک ہی اللہ کی عبادت کریں اور ہم اُنہیں چھوڑ دیں

مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے؟ تو تم ہم پر (وہ عذاب) لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷۰ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ

اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (ہود علیہ السلام نے) فرمایا یقیناً تم پر تمہارے رب کی طرف سے واقع ہوگیا عذاب اور غضب

اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

کیا تم مجھ سے اُن ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لیئے ہیں

مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۷۱

اللہ نے اُس کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی تو تم انتظار کرو بے شک میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

لہٰذا ہم نے انہیں (ہود علیہ السلام کو) نجات عطا فرمائی اور ان کو بھی جو اُن کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے

وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝۷۲ ع

اور ہم نے اُن لوگوں کی جڑ کاٹ دی جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ایمان لانے والے نہ تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں

شداد بن عاد قوم عاد ہی کا ایک بادشاہ تھا۔ اس نے جنت کا ذکر سن کر خود ایک جنت تعمیر کرانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن جب اس کی تعمیر مکمل ہوگئی تو اس کو دیکھنے سے پہلے ہی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے اور اس کی تمام فوج کو ہلاک کر دیا اور ان لوگوں کے شاندار محلات بھی تباہ کر دیئے گئے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۵۰ تا ۵۵

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا قومِ) عاد کی طرف اُن کی برادری کے فرد ہود (علیہ السلام) کو اُنہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ

تمہارا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں تم تو ہو ہی جھوٹ گھڑنے والے۔ اے میری قوم! میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ

میرا اَجر تو صرف اس (اللہ) کے ذمّہ (کرم پر) ہے جس نے مجھے پیدا فرمایا تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے مغفرت مانگو

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ

پھر تم اُس کے حضور توبہ کرو وہ تم پر آسمان سے خوب بارش برسائے گا اور تمہیں قوّت دے کر تمہاری قوّت میں (اور) اضافہ فرما دے گا

وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ

اور مجرم بن کر مُنہ نہ پھیرو۔ (قومِ عاد نے) کہا اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل نہیں لائے

وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾

اور ہم (صرف) تمہارے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں اور ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ

ہم صرف یہی کہتے ہیں کہ ہمارے معبودوں میں سے کسی نے تمہیں (دماغی) خرابی میں مبتلا کر دیا ہے (ہود علیہ السلام نے) فرمایا

اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۙ﴿۵۴﴾

بے شک میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں بَری ہوں ان سے جنہیں تم شریک بناتے ہو۔

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾

اس (اللہ) کے سوا پھر تم سب مل کر میرے بارے میں چالیں چلو پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۵۶ تا ۶۰

اِنِّیۡ تَوَکَّلۡتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیۡ وَ رَبِّکُمۡ ؕ مَا مِنۡ دَآبَّۃٍ اِلَّا ہُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِہَا ؕ

بے شک میں نے اللہ پر بھروسہ کیا جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے ہر جاندار کی چوٹی اس (اللہ) کی پکڑ میں ہے

اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُکُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِہٖۤ اِلَیۡکُمۡ ؕ

بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر (ملتا) ہے۔ پھر اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً میں تمہیں (وہ پیغام) پہنچا چکا جس کے ساتھ میں تمہاری طرف بھیجا گیا

وَ یَسۡتَخۡلِفُ رَبِّیۡ قَوۡمًا غَیۡرَکُمۡ ۚ وَ لَا تَضُرُّوۡنَہٗ شَیۡئًا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ

اور میرا رب (تمہارا) جانشین بنا دے گا تمہارے سوا ایک (اور) قوم کو اور تم اُسے کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکو گے بے شک میرا رب

عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّیۡنَا ہُوۡدًا وَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ

ہر چیز پر نگہبان ہے۔ اور جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا ہم نے نجات عطا فرمائی ہود (علیہ السلام) کو اور انہیں جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے

بِرَحۡمَۃٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیۡنٰہُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِیۡظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلۡکَ عَادٌ ۟ جَحَدُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ

اپنی رحمت سے اور ہم نے اُنہیں شدید عذاب سے نجات عطا فرمائی۔ اور یہ (قومِ) عاد (کے لوگ) ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا

وَ عَصَوۡا رُسُلَہٗ وَ اتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ ﴿۵۹﴾ وَ اُتۡبِعُوۡا فِیۡ ہٰذِہِ الدُّنۡیَا لَعۡنَۃً

اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش دشمن کے حکم کی پیروی کی۔ اور اِس دنیا میں اُن کے پیچھے لعنت لگا دی گئی

وَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا کَفَرُوۡا رَبَّہُمۡ ؕ

اور قیامت کے دن بھی (لگی رہے گی) آگاہ ہو جاؤ! بے شک (قومِ) عاد نے اپنے رب کا انکار کیا

اَلَا بُعۡدًا لِّعَادٍ قَوۡمِ ہُوۡدٍ ﴿۶۰﴾

آگاہ ہو جاؤ! (قومِ) عاد کے لئے (رحمت سے) دوری ہے (یعنی) ہود (علیہ السلام) کی قوم (کے لئے)۔

عملی بات

ہمیں استغفار اور توبہ کا کثرت سے اہتمام کرنا چاہیئے۔ اس سے دنیا میں بھی رزق میں خیر و برکت اور خوشحالی آتی ہے جب کہ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ ﷻ اس بندہ سے راضی ہو جاتا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED
ENTAILS OF THIS BOOK WOULD
BE SUBJECT TO LEGAL CIVIL AND CRIMINAL PROSECUTION

قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۲۳ تا ۱۳۱

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

(قوم) عاد نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کی برادری کے فرد ہود (علیہ السلام) نے ان سے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ تو اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا میرا اَجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمّہ (کرم پر) ہے۔

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

کیا تم ہر اونچی جگہ پر بغیر ضرورت کے ایک نشانی (عمارت) بناتے ہو۔ اور تم بڑے بڑے محلات بناتے ہو گویا تم ہمیشہ (زندہ) رہو گے۔

وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾

اور جب تم (کسی کی) پکڑ کرتے ہو (تو) سخت جابر بن کر پکڑتے ہو۔ لہٰذا اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

COPYRIGHT RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت ہود علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۳۲ تا ۱۴۰

وَاتَّقُوا	الَّذِيْٓ	اَمَدَّكُمْ	بِمَا	تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾	اَمَدَّكُمْ

(ہود علیہ السلام نے فرمایا) اور تم اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تمہاری مدد فرمائی ان چیزوں سے جنہیں تم جانتے ہو۔ اس نے تمہاری مدد فرمائی

بِاَنْعَامٍ	وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾	وَجَنّٰتٍ	وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾	اِنِّيْٓ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ	يَوْمٍ	عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾

مویشیوں اور بیٹوں سے۔ اور باغات اور چشموں سے۔ بے شک میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْنَآ	اَوَعَظْتَ	اَمْ	لَمْ	تَكُنْ	مِّنَ	الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾

(قومِ عاد نے) کہا ہمارے حق میں برابر ہے خواہ تم نصیحت کرو یا تم نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

اِنْ	هٰذَآ	اِلَّا	خُلُقُ	الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَمَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی عادت ہے۔ اور ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔

فَكَذَّبُوْهُ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ	لَاٰيَةً

لہٰذا اُن لوگوں نے اُن (ہود علیہ السلام) کو جھٹلایا تو ہم نے ان (کافروں) کو ہلاک کر دیا بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَمَا	كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾	وَاِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾

اور اُن میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

COPYRIGHTS ©RESERVED BY THE IMF FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ حق کی راہ پر چلنے والوں پر مختلف الزامات لگائے جاتے ہیں لیکن وہ بڑے حوصلے اور ہمت سے حق بات لوگوں تک پہنچاتے رہتے ہیں۔
(سورۃ الاعراف، آیات:۶۶ تا ۶۸)

۲۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع کرتے ہوئے ہمیں بھی ہر مشکل گھڑی میں دعوت حق کی خاطر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔
(سورۃ الاعراف، آیت:۶۶، سورۃ ھود، آیات:۵۳، ۵۴)

۳۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو قوموں کی طرف اس لئے بھی بھیجا گیا کہ وہ لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں۔
(سورۃ الاعراف، آیت:۶۵، سورۃ الشعراء، آیت:۱۲۶)

۴۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا، ان کا صحیح استعمال کرنا اور فضول کاموں میں ضائع نہ کرنا دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔
(سورۃ الاعراف، آیت:۶۹، سورۃ الشعراء، آیات:۱۳۲ تا ۱۳۴)

۵۔ ہمیں بھی اپنے اندر اخلاص رکھنا چاہیئے اور دین حق کی اشاعت اور دعوت پر اجر کی امید صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے رکھنی چاہیئے۔
(سورۃ ھود، آیت:۵۱، سورۃ الشعراء، آیت:۱۲۷)

۶۔ گناہوں پر معافی مانگنے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ معاف بھی فرماتا ہے اور دنیا میں اور زیادہ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔(سورۃ ھود، آیت:۵۲)

۷۔ ہمیں دین کی مخالفت کرنے والوں کی چالوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد پر مکمل بھروسہ رکھتے ہوئے دین کی راہ پر چلتے رہنا چاہیئے۔ (سورۃ ھود، آیات:۵۵، ۵۶)

۸۔ امانت داری رسولوں کی اعلیٰ صفات میں سے ایک ہے۔ ہمیں بھی ہر معاملہ میں اسے اختیار کرنا چاہیئے۔(سورۃ الشعراء، آیت:۱۲۵)

۹۔ دنیا کی ہر شے فانی ہے۔ آخرت ہی باقی رہنے والی ہے۔ ہمیں آخرت کو سنوارنے کی فکر کرنی چاہیئے۔(سورۃ الشعراء، آیات:۱۲۸، ۱۲۹)

۱۰۔ حضرت ہود علیہ السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے ساری قوم ہلاک کر دی گئی۔ ان کے انجام سے سبق حاصل کر کے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کی اطاعت واتباع کرنے والے ہی ہلاکت سے بچ سکتے ہیں۔(سورۃ الشعراء، آیت:۱۳۹)

سمجھیں اور حل کریں

۱ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) حضرت ہود علیہ السلام _____ کے بیٹے _____ کی نسل سے تھے۔

(۲) قومِ عاد کے سرداروں نے حضرت ہود علیہ السلام سے کہا تم _____ ہو ہم تمہیں _____ نہیں مانتے۔

(۳) قوم عاد پر _____ کی صورت میں _____ آیا۔

(۴) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کی آندھی _____ دنوں اور _____ راتوں تک مسلسل چلتی رہی۔

(۵) آندھی نے _____ کو اٹھا کر ایسے پھینک دیا جیسے _____ ہوں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IIM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۲ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حضرت ہود علیہ السلام کے بارے میں کوئی تین باتیں تحریر کریں۔

۲- قومِ عاد کو اور کس نام سے پکارا جاتا ہے؟

۳- حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو کیا دعوت دی اور کس بات سے منع فرمایا؟

۴- قوم کے سرداروں نے حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت کا کیا جواب دیا؟

۵- عذاب سے بچ جانے والے اہلِ ایمان کہاں آباد ہوئے؟

۳ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
حضرت ہود علیہ السلام کو	نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد آئی۔
قومِ عاد	شرک اور نبی علیہ السلام کو جھٹلانا۔
اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سب اہلِ ایمان کو	اَحقاف تھا۔
قومِ عاد کا جرم	قومِ عاد کی طرف بھیجا گیا۔
قومِ عاد کا علاقہ	عذاب سے بچا لیا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۴ درج ذیل جملوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کس کا قول ہے:

نمبر شمار	جملے	اللہ ﷻ کا	ہود علیہ السلام کا	قوم کا
۱	میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں۔			
۲	ہم سے بڑھ کر قوّت و طاقت میں کون ہے؟			
۳	اور ہم نے اُنہیں شدید عذاب سے نجات عطا فرمائی۔			
۴	اللہ ﷻ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔			
۵	تمہیں ہمارے معبودوں میں سے کسی نے (دماغی) خرابی میں مبتلا کر دیا ہے۔			

۵ آیئے! ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	اعمال	جی ہاں	کافی حد تک	کسی حد تک	ارادہ ہے
۱	کیا ہم اللہ ﷻ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟				
۲	کیا ہم اللہ ﷻ کی نعمتوں پر اِترانے سے بچتے ہیں؟				
۳	کیا ہم نیک عمل اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ ﷻ راضی ہو جائے؟				
۴	کیا ہم اللہ ﷻ کی ناراضگی والے کاموں سے بچتے ہیں؟				
۵	کیا ہم نیک کاموں میں دوسروں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں؟				
۶	کیا ہم جھوٹ سے بچتے ہیں؟				
۷	کیا ہم صبر کے ساتھ اللہ ﷻ کی مدد کا انتظار کرتے ہیں؟				
۸	کیا ہم اپنے ساتھ دوسروں کو بھی یقین دلاتے ہیں کہ کوئی بھی اللہ ﷻ کی دی ہوئی قدرت و اختیار کے بغیر ہمیں نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا۔				
۹	کیا ہم اللہ ﷻ کی نعمتوں کو اللہ ﷻ کی مرضی کے مطابق استعمال کرتے ہیں؟				
۱۰	کیا ہم لوگوں کے لئے اچھی مثال بننے کی کوشش کرتے ہیں؟				

معلوم کیجیے

عاد کہنے کی وجہ، حضرت ہود علیہ السلام کو برادری کا فرد کہنے کی وجہ، لعنت، وعظ اور نصیحت میں فرق کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

٦ حضرت ھود علیہ السلام کے قصّہ سے متعلق درج ذیل الفاظ نیچے دیئے گئے خانوں میں لکھیئے:

حضرت سام کی نسل، پانچ دن اور سات راتیں، احقاف، استغفار کا حکم، لمبے چوڑے جسم، اولاد کی کثرت، بادل کو دیکھ کر رونا، قومِ ارم، بتوں کی پوجا، چھوٹے قد کے لوگ، قوم کا مذاق اُڑانا، عراق میں آباد ہونا

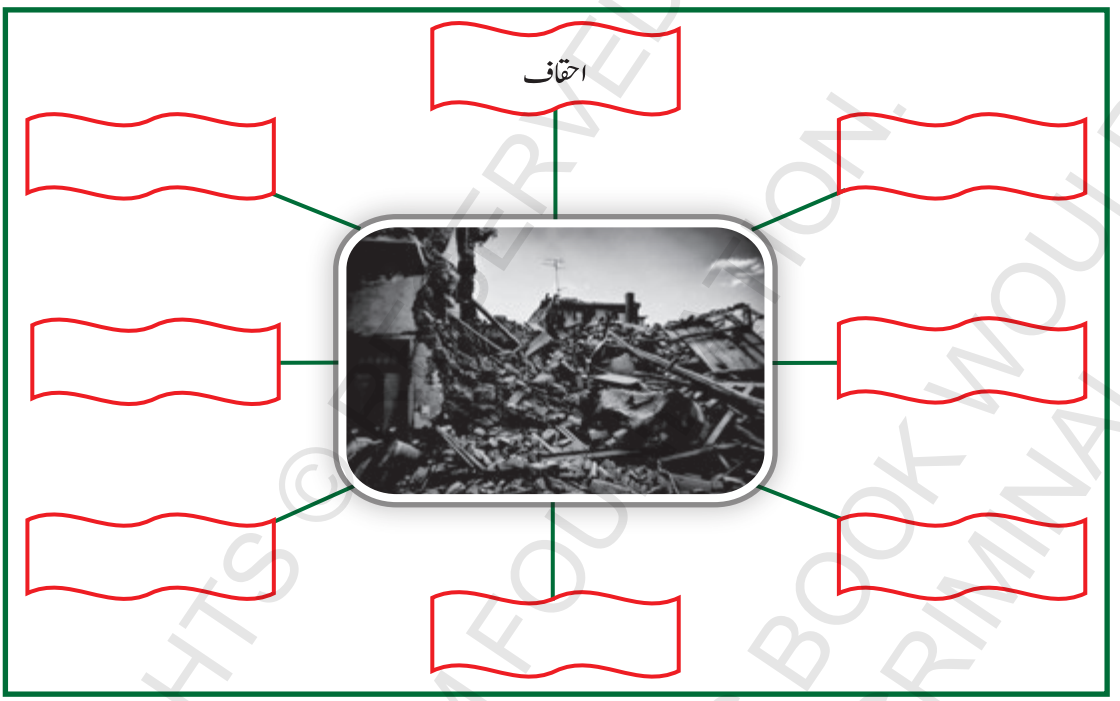

سوچیئے!!!

حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو نافرمانیوں پر استغفار کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کے فوائد کا ذکر فرمایا۔ اگر آپ سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی

- حضرت ہود علیہ السلام نے قوم کو دعوت دی کہ **"ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرو، اس کی نافرمانی سے بچو اور میری اطاعت کرو"** ان الفاظ کو ایک چارٹ پر خوبصورتی کے ساتھ لکھ کر رنگ بھریں۔
- تیز آندھی کا خاکہ بنائیں یا قومِ عاد کے کھنڈرات کی چند تصاویر تلاش کر کے چارٹ پر لگائیں۔
- ہمارے پیارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت داری کا کوئی قصّہ اپنے گھر والوں سے معلوم کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام اور قومِ ثمود کا تعارف

حضرت صالح علیہ السلام کا تعلق حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ آپ علیہ السلام عرب کے ایک مشہور قبیلہ ثمود میں سے تھے۔ قومِ ثمود کا آغاز قومِ عاد کے اُن لوگوں سے ہوا جو حضرت ہود علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اور جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آندھی کے عذاب سے بچالیا تھا۔ قومِ ثمود کو "عادِ ثانی" بھی کہتے ہیں۔ یہ قبیلہ حجاز اور شام کے درمیان ایک علاقہ "اَلْحِجْر" میں آکر آباد ہوگیا تھا اس وجہ سے یہ لوگ "اَصْحَابُ الْحِجْر" بھی کہلائے۔ یہ جگہ آج بھی "اَلْحِجْر" کے نام سے موجود ہے۔ اسے "مدائن صالح (علیہ السلام)" بھی کہا جاتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اِس قوم کو بڑی صلاحیتیں دی تھیں۔ وہ پہاڑوں کو تراش کر شاندار محل بناتے تھے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُنہیں مویشی، بیٹے، باغات اور چشموں جیسی بہترین نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔

قوم کی ناشکری اور شرک

قومِ ثمود نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ان عظیم نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنے اور اس کی عبادت کرنے کے بجائے کفر، شرک اور سرکشی کا راستہ اختیار کیا۔ وہ اپنی طاقت اور نعمتوں کی کثرت پر اِترانے اور تکبر کرنے لگے۔

دعوتِ توحید

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قومِ ثمود کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے حضرت صالح علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السلام نے لوگوں کو ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرنے کی دعوت دی اور نعمتوں کے عطا فرمانے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ علیہ السلام نے انہیں شرک کرنے اور بُتوں کی پوجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔

قوم کا ردِّ عمل

قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کی مخالفت کی اور دعوتِ توحید کو ماننے سے انکار کر دیا۔ ان لوگوں نے آپ علیہ السلام پر مختلف اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ ان کی قوم کے کافر سرداروں نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور غریب اہلِ ایمان کو سیدھے راستہ سے ہٹانے کی بہت کوشش کی۔

قوم کا مطالبہ

قومِ ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام سے ایک ایسا مطالبہ کیا کہ جس کا پورا ہونا ناممکن نظر آرہا تھا۔ وہ حضرت صالح علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اگر تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سچے رسول ہو تو کوئی نشانی لے کر آؤ۔ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ ان کی آنکھوں کے سامنے پہاڑ سے ایک زندہ اُونٹنی نکلے جو بچہ پیدا کرے تب وہ حضرت صالح علیہ السلام کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رسول مانیں گے۔

COPYRIGHTS © RESERVED BY THE IQRA FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ

حضرت صالح علیہ السلام نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں یہ معجزہ عطا فرما دیا اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن لوگوں کے اس مطالبہ کو پورا کر دکھایا اور پہاڑ سے ایک زندہ اُونٹنی نکل آئی جسے قرآنِ حکیم نے "اللہ کی اُونٹنی" کہا ہے۔ یہ اُونٹنی اُن کے لئے ایک آزمائش بنا کر بھیجی گئی کہ وہ اتنا بڑا معجزہ دیکھ کر بھی ایمان لاتے ہیں یا نہیں۔ مگر اِس معجزہ کو دیکھنے کے بعد بھی قوم کے چند ہی لوگ حضرت صالح علیہ السلام پر ایمان لائے۔

قوم کو نصیحت

حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو ڈر سنایا کہ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی ہے۔ تم لوگ اسے کوئی نقصان نہ پہنچانا۔ اگر تم نے اس اُونٹنی کو نقصان پہنچایا تو تم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب آجائے گا۔ قومِ ثمود کے لئے پانی حاصل کرنے کی جگہ ایک کنواں تھا جہاں سے وہ لوگ اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی سب ہی پانی پیتے تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے قوم اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اونٹنی کے درمیان پانی پینے کے دن مقرر فرما دیئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک دن قوم اور ان کے جانور پانی پئیں گے اور ایک دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی پانی پیئے گی۔

اونٹنی کے ساتھ قوم کا سلوک

قوم کے لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی کو کچھ دن تو برداشت کرتے رہے لیکن پھر اُن کافروں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اُسے ہلاک کیا جائے۔ پھر اُن میں سے ایک بہت ہی بُرے آدمی نے اُونٹنی کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں۔ اونٹنی چیختی ہوئی زمین پر گر پڑی اور مر گئی۔

کافروں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب

حضرت صالح علیہ السلام نے قوم سے فرمایا کہ تمہارے لئے تین دن کی مہلت ہے، تم کچھ اور مزے کر لو پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب تمہیں گھیر لے گا۔ تین دن بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب ایک بہت تیز آواز اور زلزلہ کی صورت میں آیا جس نے تمام کافروں کو ہلاک کر دیا۔ اپنی طاقت پر اِترانے اور غرور کرنے والے یہ لوگ اپنے گھروں میں انتہائی بے بسی کی حالت میں مُردہ پڑے رہ گئے۔

قومِ ثمود کے عالی شان محلات کا حال

قومِ ثمود کے وہ خوب صورت گھر اور عالی شان محلات جن پر انہیں بہت ناز اور گھمنڈ تھا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے کھنڈرات اور ویرانے بن گئے گویا کوئی ان میں رہا ہی نہ ہو۔ قوم ثمود کی عمارتوں کے کھنڈرات "اَلْحِجْر" کے علاقہ میں ہزاروں ایکڑ کے رقبے پر آج بھی موجود ہیں جو لوگوں کے لئے عبرت کا نشان ہیں۔ غزوہ تبوک کے موقع پر جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر "اَلْحِجْر" کے مقام سے ہوا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ یہ وہ بستی ہے جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب ہوا، یہاں نہ قیام کرو اور نہ یہاں کی اشیاء سے فائدہ اُٹھاؤ اور آگے بڑھ کر دوسری جگہ قیام کرو، ایسا نہ ہو کہ تم بھی کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE I.M. FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اہل ایمان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی خاص رحمت اور فضل سے حضرت صالح علیہ السلام اوران کے ساتھ تمام اہل ایمان کو اِس عذاب سے بچا لیا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی ہلاک ہونے والی قوم پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ "یقیناً میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی تھی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔"

کیا آپ جانتے ہیں

قومِ ثمود کو عطا کی گئی "اللہ کی اونٹنی" عام اونٹنی نہ تھی بلکہ اس قدر بڑی جسامت والی تھی کہ جب جنگل میں چرتی تو دوسرے مویشی ڈر کر بھاگ جاتے۔ وہ اپنی باری کے دن جس کنویں سے پانی پیتی اسے خالی کر دیتی۔ گویا اس کی غیر معمولی طریقہ سے پیدائش کی طرح اس کا کھانا پینا بھی غیر معمولی تھا۔

اس قصّہ سے حاصل ہونے والا سبق

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی کرنے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے رسول حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلانے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا فرمائی ہوئی نعمتوں کی قدر نہ کرنے والے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے غضب اور عذاب کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ایسے لوگوں کے بُرے انجام سے عبرت حاصل کریں۔

مدائن صالح علیہ السلام



COPYRIGHTS © RESERVED WITH ENTIRE ILM FOUNDATION. ANY MISUSE OF THIS BOOK WOULD BE AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۷۳ تا ۷۴

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا قومِ) ثمود کی طرف ان کی برادری کے فرد صالح (علیہ السلام) کو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً تمہارے پاس آگئی تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل

هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ

یہ اللہ کی اُونٹنی ہے (جو) تمہارے لئے ایک نشانی (ہے) تو تم اسے چھوڑ دو (تاکہ) وہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

اور اسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں دردناک عذاب آپکڑے گا۔ اور تم یاد کرو جب اس نے تمہیں جانشین بنایا

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا

(قومِ) عاد کے بعد اور اس نے تمہیں زمین میں ٹھکانا عطا فرمایا تم اس (زمین) کے نرم حصّہ میں محلات بناتے ہو

وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾

اور تم پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو لہذا تم اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۷۵ تا ۷۹

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

ان کی قوم کے سردار جنہوں نے تکبر کیا کہنے لگے ان لوگوں سے جو کمزور سمجھے جاتے تھے جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا

کیا تم لوگ جانتے ہو؟ کہ واقعی صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے (رسول) ہیں؟ (ایمان والوں نے) کہا

اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

بے شک جو کچھ انہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس چیز پر ایمان لائے۔ وہ لوگ جنہوں نے تکبر کیا کہنے لگے

اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ

بے شک جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔ پھر انہوں نے اُونٹنی کی ٹانگوں کو کاٹ ڈالا

وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور انہوں نے کہا اے صالح! ہم پر (وہ عذاب) لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو

اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾

اگر تم رسولوں میں سے ہو۔ پھر ان لوگوں کو زلزلہ نے پکڑ لیا تو وہ اپنے گھروں میں اَوندھے مُنہ پڑے ہوئے رہ گئے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ

پھر صالح (علیہ السلام) نے ان لوگوں کی طرف سے مُنہ پھیرا اور فرمایا اے میری قوم! یقیناً میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا

وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾

اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی تھی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔

COPYRIGHT © RESERVED BY THE NUR FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۶۱ تا ۶۳

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا قومِ) ثمود کی طرف اُن کی برادری کے فرد صالح (علیہ السلام) کو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا

تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی نے تمہیں زمین سے پیدا فرمایا اور اسی نے تمہیں اس میں آباد فرمایا

فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾

تو تم اس سے مغفرت طلب کرو پھر تم اُس کے حضور توبہ کرو بے شک میرا رَب قریب ہے (اور دعائیں) بہت قبول فرمانے والا ہے۔

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ

(قومِ ثمود نے) کہا کہ اے صالح! یقیناً تم اس سے پہلے ہم میں امیدوں کا مرکز تھے کیا تم ہمیں ان کی عبادت کرنے سے روکتے ہو؟

مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ

جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے اور بے شک ہم یقیناً ایسے شک میں ہیں

مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

(دعوتِ توحید کے بارے میں) جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو جو بے چین کرنے والا (شک) ہے۔ (صالح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم!

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً

بھلا تم دیکھو اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور اُس نے مجھے اپنی طرف سے رحمت (نبوت) عطا فرمائی

فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۚ

تو کون مجھے اللہ (کے عذاب) سے بچائے گا اگر (بالفرض) میں اس کی نافرمانی کروں؟

فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾

پھر تم (مجھے دعوتِ توحید سے روک کر) میرے نقصان میں اضافے کے سوا کچھ نہیں کرو گے۔

COPYRIGHTS @ RESERVED BY THE UMT FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۶۴ تا ۶۸

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ

اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اُونٹنی ہے (جو) تمہارے لئے ایک نشانی (ہے) لہٰذا تم اسے چھوڑ دو (کہ) وہ اللہ کی زمین میں کھاتی پھرے

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوْهَا

اور تم اسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں جلد ہی عذاب آ پکڑے گا۔ پھر انہوں نے اُس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿٦٥﴾

تو (صالح علیہ السلام نے) فرمایا تم اپنے گھروں میں تین دن فائدہ اُٹھا لو (پھر عذاب آ پکڑے گا) یہ (ایسا) وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہو گا۔

فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آ گیا (تو) ہم نے صالح (علیہ السلام) کو اور جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اُنہیں نجات عطا فرمائی اپنی رحمت سے

وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾

اور اس (قیامت کے) دن کی رسوائی سے (بھی نجات عطا فرمائی) بے شک آپ کا رب ہی بہت قوت والا بہت غالب ہے۔

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ۙ

اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انہیں چیخ (کی صورت میں عذاب) نے آ پکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے ہوئے رہ گئے۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ

گویا اِن (گھروں) میں کبھی وہ بسے ہی نہ تھے آگاہ ہو جاؤ! بے شک (قومِ) ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا

اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ۧ

آگاہ ہو جاؤ! (قومِ) ثمود کے لئے (رحمت سے) دوری ہے۔

عملی بات

کفر اور شرک تمام خرابیوں کی جڑ اور تباہی کا باعث ہے۔ جبکہ توحید اور رسالت پر ایمان ہر خیر کی بنیاد اور نجات کا ذریعہ ہے۔

COPYRIGHTS RESERVED WITH THE FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD BE ENTAILING CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۴۱ تا ۱۵۰

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۚۖ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ﴿۱۴۲﴾

(قومِ) ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن سے اُن کی برادری کے فرد صالح (علیہ السلام) نے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ﴿۱۴۴﴾

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۱۴۵﴾

اور میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا میرا اَجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمّہ (کرم پر) ہے۔

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۙ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ

کیا تم ان چیزوں میں بے فکر چھوڑ دیئے جاؤ گے جو یہاں (دنیا میں) ہیں؟ (یعنی) باغات اور چشموں میں۔ اور کھیتوں اور کھجوروں میں

طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ۚ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ۚ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ﴿۱۵۰﴾

جن کے خوشے نرم و نازک ہیں۔ اور تم پہاڑوں کو تراش کر اِتراتے ہوئے گھر بناتے ہو۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔



COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMPOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۵۱ تا ۱۵۹

وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

(صالح علیہ السلام نے مزید فرمایا) اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی اطاعت نہ کرو۔ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور وہ اصلاح نہیں کرتے۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۚ﴿۱۵۳﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ فَاْتِ بِاٰيَةٍ

(قومِ ثمود نے) کہا بے شک تم صرف جادو کیئے گئے لوگوں میں سے ہو۔ تم ہمارے جیسے ہی بشر ہو لہٰذا تم کوئی نشانی (معجزہ) لے آؤ

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ

اگر تم سچّوں میں سے ہو؟ (صالح علیہ السلام نے) فرمایا یہ اُونٹنی (معجزہ) ہے پانی پینے کی ایک باری اس کی ہے

وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾

اور ایک مقرر دن تمہارے پینے کی باری ہے۔ اور اِسے بُرائی (کے ارادہ) سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں بڑے سخت دن کا عذاب آپکڑے گا۔

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۙ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ

تو انہوں نے اس کی ٹانگیں کاٹ ڈالیں پھر وہ نادم ہوگئے۔ پھر انہیں عذاب نے آپکڑا بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ ع

اور اُن میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

فرمانِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

"کسی آدمی کے بُرا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر (کم تر) سمجھے۔"

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام پاکیزہ سیرت و کردار کے اعتبار سے بچپن ہی سے اپنی قوم میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔(سورۃ ھود، آیت:۶۲)

۲۔ رسولوں اور ان کے معجزات کا انکار کرنے والوں کو ہمیشہ عذاب دیا گیا ہے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۷۳، سورۃ ھود، آیات:۶۵،۶۷)

۳۔ ہمیں بُرے لوگوں کی باتوں میں آکر حق کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۷۵)

۴۔ معجزہ ایک غیر معمولی اور خلافِ عادت کام ہے جو کسی نبی و رسول علیہ السلام سے نبوت و رسالت کے دعویٰ کی دلیل اور تصدیق کے لئے صادر اور ظاہر ہوتا ہے جسے دیکھ کر منکرین عاجز ہو جاتے ہیں۔ معجزہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرام علیہم السلام کو ہی عطا فرمایا جاتا ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۷۳، سورۃ ھود، آیت:۶۴)

۵۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے ہمیں بھی لوگوں کو بھلائی اور ہمدردی کے جذبہ سے نیکی کی طرف لانے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ (سورۃ الاعراف، آیت:۷۹ سورۃ ھود، آیت:۶۲)

۶۔ عموماً حق کو قبول کرنے والوں میں سب سے پہلا طبقہ غریبوں اور کمزوروں کا ہوتا ہے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۷۵)

۷۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع کرتے ہوئے ہمیں بھی لوگوں کو بُرے کاموں سے روکتے رہنا چاہیئے۔ورنہ لوگوں کے مسلسل گناہوں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے عذاب کا خطرہ ہوتا ہے۔(سورۃ ھود، آیات:۶۴، ۶۵، سورۃ الشعراء، آیت:۱۵۶)

۸۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے رسول کی تکذیب و توہین انسان کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت سے دور اور محروم کر دیتی ہے۔ (سورۃ الاعراف، آیات:۷۷،۷۸، سورۃ ھود، آیات:۶۳،۶۷،۶۸، سورۃ الشعراء،۱۵۷،۱۵۸)

۹۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ رسولوں اور اہل ایمان کو دنیا کے عذاب اور آخرت کی رسوائی سے نجات عطا فرماتا ہے۔(سورۃ ھود، آیت:۶۶)

۱۰۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ اس کے رسول کی اطاعت بھی ضروری ہے۔(سورۃ الشعراء، آیت:۱۴۴)

سمجھیں اور حل کریں

۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ	شرک کرنا اور رسول علیہ السلام کو جھٹلانا تھا۔
قومِ عاد کے بعد	بڑے بڑے محل بناتی تھی۔
قومِ ثمود کا جرم	عذاب سے پہلے تین دن کی مہلت دی۔
قومِ ثمود	اُونٹنی تھا۔
حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کو	قومِ ثمود آئی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۲ درج ذیل جملوں کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس کا قول ہے:

نمبر شمار	جملے	اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا	صالح علیہ السلام کا	قوم کا
۱	یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی ہے (جو) تمہارے لئے ایک نشانی (ہے)۔			
۲	یقیناً تم اس سے پہلے ہماری امیدوں کا مرکز تھے۔			
۳	پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا (تو) ہم نے صالح (علیہ السلام) کو نجات عطا فرمائی۔			
۴	ہم اُن کی عبادت کریں گے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔			
۵	تم اس اُونٹنی کو نقصان نہ پہنچانا ورنہ تم پر عذاب آجائے گا۔			

معلوم کیجیے انسانوں کو زمین سے پیدا کرنے، زمین میں آباد کرنے، ایک شخص کے جرم کو پوری قوم کا جرم قرار دینے، شک اور کفر کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

۳ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حضرت صالح علیہ السلام کے بارے میں تین باتیں تحریر کریں۔

۲- اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے قومِ ثمود کو عطا کی جانے والی تین نعمتیں بیان کریں۔

۳- حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی ہلاک شدہ قوم پر افسوس کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WORK ENTAILS CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۴ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) قومِ ثمود کے ایک بُرے آدمی نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اُونٹنی کی ☐ کاٹ کر ہلاک کیا۔

(۲) حضرت صالح علیہ السلام کی قوم حجاز اور ☐ کے درمیانی علاقے میں آباد تھی۔

(۳) قومِ ثمود کو عادِ ثانی اور ☐ بھی کہا گیا ہے۔

(۴) قومِ ثمود کے ☐ آج بھی عبرت کے لئے موجود ہیں۔

(۵) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ☐ کی اطاعت بھی ضروری ہے۔

۵ درج ذیل جملوں پر صحیح ✓ یا غلط ✗ کا نشان لگائیں:

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط
۱	قومِ ثمود ایک نہر سے پانی حاصل کرتے تھے۔		
۲	قومِ ثمود نے نہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کیا اور نہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی۔		
۳	قومِ ثمود پر اُن کی نافرمانیوں اور رسول علیہ السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے زلزلہ کا عذاب آیا۔		
۴	قومِ ثمود کے کھنڈرات موجود نہیں ہیں۔		
۵	قومِ ثمود، حضرت نوح علیہ السلام کی قوم سے بچ جانے والے لوگوں پر مشتمل تھی۔		

۶ نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے:

- حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو ڈرایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اونٹنی کو نقصان نہ پہنچانا۔
- قومِ ثمود نے پہاڑ سے زندہ اونٹنی نکالنے کا مطالبہ کیا۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام اور اہلِ ایمان کو عذاب سے بچالیا۔
- حضرت صالح علیہ السلام نے اونٹنی کے پانی پینے کے دن مقرر فرمائے۔
- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو قومِ ثمود کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔
- قومِ ثمود نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔
- قومِ ثمود کے عالی شان محلات کھنڈرات بن گئے۔
- قومِ ثمود کے ایک بہت ہی بُرے آدمی نے اونٹنی کو ہلاک کر دیا۔
- قومِ ثمود پر تین دن بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب آیا۔
- حضرت صالح علیہ السلام نے قوم کو تین دن کی مہلت دی۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سوچیے!!!

آپ اپنے اِرد گرد کوئی ایسی برائی دیکھیں جس سے لوگوں کو نقصان پہنچتا ہو مثلاً کسی نے راستہ میں کچرا پھینک دیا ہے تو ایسے میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی

- اللہ ﷻ نے حضرت صالح علیہ السلام کو اُونٹنی کا معجزہ عطا فرمایا تھا۔ اپنے گھر والوں سے گفتگو کر کے تین مزید رسولوں کے نام اور اُن کو عطا فرمائے گئے معجزات لکھ کر لائیں۔
- زلزلہ کی تباہ کاریوں پر چند تصویریں جمع کر کے چارٹ پر لگائیں اور معلوم کریں کہ ایسے موقعوں پر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔
- اونٹ اللہ ﷻ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ نیچے دیئے گئے خانوں میں اپنے گھر والوں کی مدد سے اونٹ سے حاصل ہونے والے فائدوں میں رنگ بھریں۔

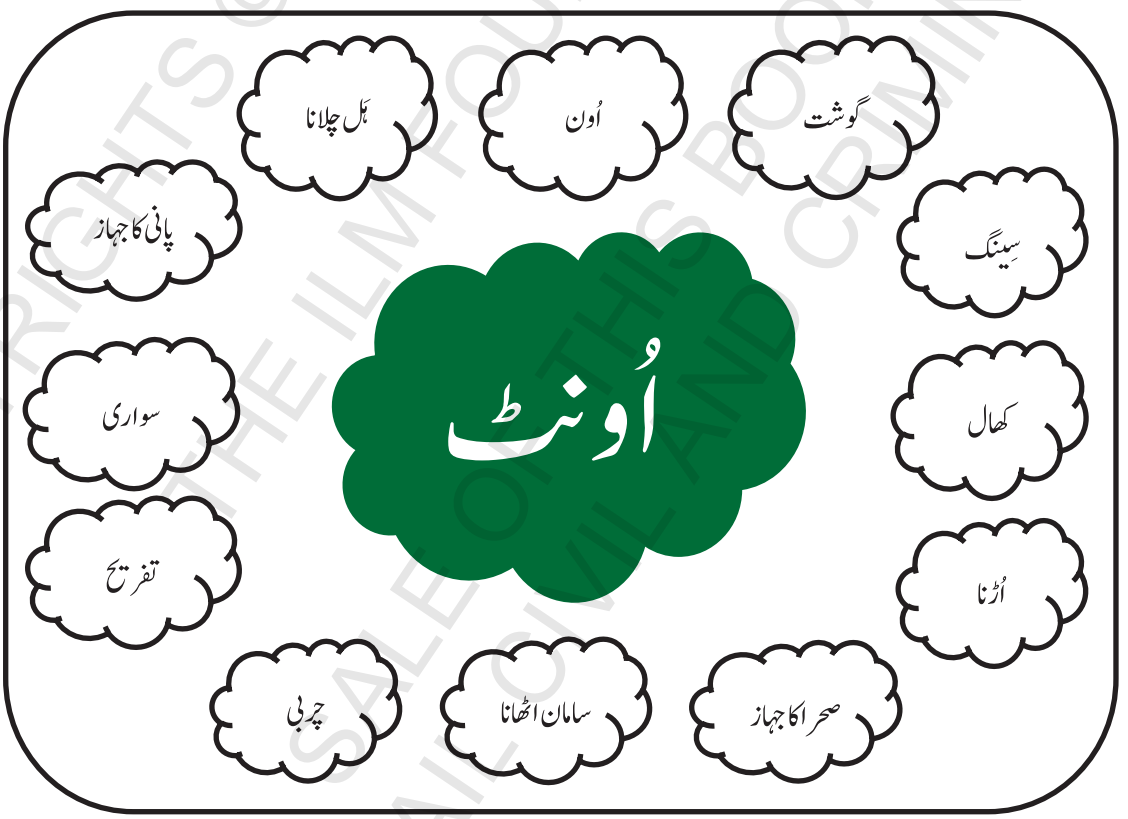

دستخط استاد مع تاریخ: _____

دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK IS BOTH CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت شعیب علیہ السلام اور مدین کا تعارف

حضرت شعیب علیہ السلام کا تعلق قبیلہ مدین سے تھا۔ ان کا زمانہ حضرت لوط علیہ السلام سے کچھ مدت بعد کا ہے۔ آپ علیہ السلام کی قوم بحیرۂ احمر کے کنارے مُلک اُردن کے قریب مَدْیَنْ میں آباد تھی۔ یہ قوم شرک کے علاوہ دیگر جرائم میں بھی مبتلا تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مدین والوں کی اصلاح اور ان کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے انہی میں سے حضرت شعیب علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ آپ علیہ السلام کی بعثت کے بعد یہ لوگ "حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم" کہلائے۔ حضرت شعیب علیہ السلام قوم کو وعظ و نصیحت کے دوران انتہائی دلنشین انداز اختیار فرماتے تھے اس لئے آپ علیہ السلام کا لقب "خطیب الانبیاء" ہے۔

اہل مدین پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے انعامات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اہلِ مدین کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُنہیں آبشاریں، نہریں، گھنے باغات اور جنگلات عطا فرمائے تھے اسی لئے یہ قوم "اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ" یعنی جنگل والے بھی کہلاتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی تجارت میں بھی برکت رکھی تھی۔ مدین کا علاقہ اس زمانے کی بین الاقوامی تجارتی شاہراہ پر واقع ہونے کی وجہ سے بہت خوشحال تھا۔

قوم کے جرائم

اِس قوم نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے بہت ناشکری کی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ شرک بھی کیا۔ وہ لوگ تجارت میں اچھا منافع کمانے کے باوجود ناپ تول میں کمی و بیشی کرتے تھے۔ سامان تول کر دیتے ہوئے کمی کرتے اور لیتے ہوئے حق سے زیادہ لینے کی کوشش کرتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ تجارتی قافلوں اور راہ گیروں کو بھی لوٹتے تھے۔

دعوتِ توحید اور نصیحت

حضرت شعیب علیہ السلام کو اپنی قوم کی اِن نافرمانیوں پر شدید غم تھا۔ اُنہوں نے قوم کو بہت سمجھایا کہ صرف ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرو، شرک و نافرمانی سے بچو، میری اطاعت کرو، ناپ تول میں کمی نہ کرو، زمین میں فساد نہ کرو اور لوگوں کا مال نہ لُوٹو۔ آپ علیہ السلام نے انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور استغفار کرنے کی نصیحت بھی فرمائی۔ گویا حضرت شعیب علیہ السلام نے ہر طرح سے ان کی خیر خواہی کی۔ انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے حاصل ہونے والی برکت اور خیر یاد دلائی اور تمام بُرائیوں سے روکا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMF FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قوم کا ردّ عمل

قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کا مذاق اُڑایا اور کہا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ تم بڑے سمجھ دار ہو۔ کیا تمہاری نماز تمہیں یہی حکم دیتی ہے کہ ہم ان بُتوں کی پوجا چھوڑ دیں جنہیں ہمارے باپ دادا پُوجتے آئے ہیں؟ کیا ہم اپنے مالوں میں اپنی مرضی بھی نہ چلائیں؟ حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔ آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے بُرے اعمال کی وجہ سے تم پر بھی ہولناک عذاب آجائے۔ یاد رکھو تم سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم، قومِ ثمود اور حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر بھی عذاب آیا تھا۔ آپ علیہ السلام کی بات ماننے کے بجائے قوم نے آپ علیہ السلام کو رَجم کرنے اور بستی سے نکال دینے کی دھمکیاں دیں۔ انہوں نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ اگر ہمیں تمہارے خاندان کا خیال نہ ہوتا تو ہم تم کو ہلاک کر دیتے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میرا خاندان تمہارے نزدیک اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے زیادہ غلبے اور عزت والا ہے اور تم نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے۔

کافروں پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب

یہ بگڑی ہوئی قوم جب گناہوں سے باز نہ آئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عذاب کو بادل کی شکل میں ان کی طرف بھیجا۔ لوگ بادل کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر خوشیاں منانے لگے۔ وہ خوش تھے کہ اب بارش ہوگی، گرمی دور ہو جائے گی اور باغات ہرے بھرے ہو جائیں گے۔ لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ بادل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت نہیں بلکہ اُس کا عذاب لا رہا ہے۔ چنانچہ ایک زور دار چیخ اور زلزلے نے ان نافرمانوں کو ہلاک کر دیا۔ اُن کی بستیاں ایسے ہو گئیں جیسے کبھی یہ لوگ یہاں بَسے ہی نہ تھے۔

فرمانِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم

"جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط اور مصائب اور بادشاہوں (حکمرانوں) کے ظلم و ستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔"

اہل ایمان پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام اور ایمان لانے والوں کو اِس عذاب سے بچا لیا۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی ہلاک شدہ قوم پر یوں اظہار فرمایا کہ اے میری قوم! میں نے تم تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اَحکامات پہنچا دیئے تھے اور اس عذاب سے پہلے ہی تمہیں ڈرا دیا تھا لیکن تم تو نصیحت کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتے تھے۔

اس قصّہ سے حاصل ہونے والا سبق

ہمیں رزق حلال کمانا چاہیئے اور مالِ حرام سے بچنا چاہیئے۔ ہمیں لین دین کے معاملات میں بے ایمانی نہیں کرنی چاہیئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرتے ہوئے اس کی فرماں برداری کرنی چاہیئے اور ان کے بُرے انجام سے عبرت حاصل کرتے ہوئے تمام معاملات اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے احکام کے مطابق سرانجام دینے چاہئیں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا مقام



عملی بات

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت نماز ادا کرنے تک محدود نہیں ہے۔ نماز تو پوری زندگی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کی یاد دلاتی ہے۔ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مکمل عبادت کے لئے ہر وقت اور ہر معاملے میں اس کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مکمل اطاعت و اتباع کرنی چاہیئے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE M FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۸۵ تا ۸۷

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

اور (ہم نے بھیجا) مدیَن (کے لوگوں) کی طرف اُن کی برادری کے فرد شعیب (علیہ السلام) کو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے لہٰذا تم ناپ اور تول پورا کرو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

اور تم لوگوں کو اُن کی چیزیں کم کر کے نہ دیا کرو اور تم زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو تمہارے لئے یہی بہتر ہے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۸۵﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ

اگر تم مومن ہو۔ اور تم ہر راستے پر (اس ارادہ سے) مت بیٹھا کرو کہ تم اللہ کی راہ سے ڈراؤ اور روکو اُس کو جو اُس (اللہ) پر ایمان لایا

وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪

اور (نہ اس ارادہ سے بیٹھو کہ) تم اِس (راہ) میں ٹیڑھ تلاش کرو اور یاد کرو جب کہ تم تھوڑے تھے تو اُس نے تمہیں (تعداد میں) بڑھا دیا

وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ

اور دیکھو فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ اور اگر تم میں سے ایک گروہ اس پر ایمان لائے جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں

وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

اور ایک گروہ ایمان نہ لائے تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ فرما دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں

قبیلۂ مَدْیَنْ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے "مَدْیَنْ" کی نسل سے تھا جو آپ علیہ السلام کی بیوی "قطورا" سے پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ خاندان بنی قطورا کہلاتا ہے۔ جس بستی میں یہ رہتے تھے اس بستی کا نام بھی قبیلہ کے نام سے مَدْیَنْ پڑ گیا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ الاعراف ۷، آیات: ۸۸ تا ۹۳

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

اُن کی قوم کے سردار جنہوں نے تکبر کیا کہنے لگے اے شعیب! ہم ضرور تمہیں نکال دیں گے اور ان لوگوں کو جو تمہارے ساتھ ایمان لائے

مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾

اپنی بستی سے یا تم ہمارے طریقے پر پلٹ آؤ (شعیب علیہ السلام نے) فرمایا کیا (ہم تمہارے طریقے پر آجائیں) اگرچہ ہم اس سے بے زار ہی ہوں۔

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ

یقیناً (پھر تو) ہم نے اللہ پر جھوٹ باندھا اگر ہم تمہارے طریقہ پر لوٹ آئیں اس کے بعد کہ اللہ نے ہمیں اُس (طریقہ) سے نجات عطا فرمائی

وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ

اور ہمارے لئے (جائز) نہیں کہ ہم اُس (طریقہ) پر پلٹ آئیں مگر یہ کہ اللہ چاہے جو ہمارا رب ہے

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا

اور ہمارے رب نے (اپنے) علم سے ہر شے کا احاطہ فرمالیا ہے ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا اے ہمارے رب! فیصلہ فرمادے ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان

بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا

حق کے ساتھ اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔ اور اُن کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا کہنے لگے کہ اگر تم نے شعیب کی پیروی کی

اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

تو بے شک اس صورت میں تم یقیناً نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر انہیں زلزلے نے آپکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے مُنہ پڑے رہ گئے۔

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا

وہ لوگ جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا (ایسے برباد ہوگئے) گویا کہ وہ اُن میں بَسے ہی نہ تھے وہ لوگ جنہوں نے شعیب (علیہ السلام) کو جھٹلایا

كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ

وہی نقصان اُٹھانے والوں میں رہے۔ پھر (شعیب علیہ السلام نے) اُن سے منہ پھیرا اور فرمایا اے میری قوم!

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

یقیناً میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا چکا اور میں نے (تو) تمہاری خیر خواہی چاہی تھی پھر میں کافر قوم پر کیوں غم کروں۔

COPYRIGHT © REFLECTIONS FOUNDATION
ENTASEEM AND ITS BOOKWARE
SALE OF THIS BOOK IS PROHIBITED WITH
STRICT LEGAL ACTION

قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۸۴ تا ۸۸

وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ

اور (ہم نے بھیجا اہلِ) مدین کی طرف ان کی برادری کے فرد شعیب (علیہ السلام) کو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو

مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْۤ اَرٰىکُمْ بِخَیْرٍ

تمہارا اس کے سوائے کوئی معبود نہیں اور تم ناپ اور تول کم نہ کرو بے شک میں تمہیں خوشحالی میں دیکھتا ہوں

وَّ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ﴿۸۴﴾ وَ یٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ

اور بے شک میں تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں گھیرنے والے دن کے عذاب سے۔ اور اے میری قوم! تم انصاف کے ساتھ ناپ اور تول پورا کرو

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ

اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔ تمہارے لئے اللہ کا دیا جو (حلال مال) بچ جائے بہتر ہے۔

اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ۬ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ اَنْ نَّتْرُکَ

اگر تم مومن ہو اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں۔ (شعیب علیہ السلام کی قوم نے) کہا اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہی حکم دیتی ہے؟ کہ ہم چھوڑ دیں

مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ

ان (معبودوں) کو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے یا ہم اپنے مالوں میں وہ (بھی) نہ کریں جو ہم چاہیں؟

اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ

بے شک تم تو یقیناً بڑے باوقار سمجھ دار ہو۔ (شعیب علیہ السلام نے) فرمایا کہ اے میری قوم! بھلا تم دیکھو اگر میں واضح دلیل پر ہوں

مِّنْ رَّبِّیْ وَ رَزَقَنِیْ مِنْہُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِیْدُ

اپنے رب کی طرف سے اور اس نے مجھے اپنی طرف سے اچھا رزق عطا فرمایا ہے (تو کیسے اس کی نافرمانی کروں؟) اور میں نہیں چاہتا

اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَاۤ اَنْھٰىکُمْ عَنْہُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ

کہ تمہاری مخالفت کر کے ان (کاموں) کو کروں جن سے تمہیں خود منع کرتا ہوں میں تو بس (تمہاری) اصلاح چاہتا ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے

وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ اِلَیْہِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾

اور مجھے جو توفیق ہے وہ اللہ ہی (کے فضل) سے ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ ھود ۱۱، آیات: ۸۹ تا ۹۵

وَيٰقَوْمِ	لَا	يَجْرِمَنَّكُمْ	شِقَاقِيْٓ	اَنْ	يُّصِيْبَكُمْ	مِّثْلُ	مَآ
اَصَابَ	قَوْمَ	نُوْحٍ	اَوْ	قَوْمَ	هُوْدٍ	اَوْ	قَوْمَ
صٰلِحٍ ؕ	وَمَا	قَوْمُ	لُوْطٍ	مِّنْكُمْ	بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾	وَاسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ
ثُمَّ	تُوْبُوْٓا	اِلَيْهِ ؕ	اِنَّ	رَبِّيْ	رَحِيْمٌ	وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾	قَالُوْا
يٰشُعَيْبُ	مَا	نَفْقَهُ	كَثِيْرًا	مِّمَّا	تَقُوْلُ	وَاِنَّا	لَنَرٰىكَ
فِيْنَا	ضَعِيْفًا ۚ	وَلَوْ	لَا	رَهْطُكَ	لَرَجَمْنٰكَ ۖ	وَمَآ	اَنْتَ
عَلَيْنَا	بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾	قَالَ	يٰقَوْمِ	اَرَهْطِيْٓ	اَعَزُّ	عَلَيْكُمْ	مِّنَ
اللّٰهِ ؕ	وَاتَّخَذْتُمُوْهُ	وَرَآءَكُمْ	ظِهْرِيًّا ؕ	اِنَّ	رَبِّيْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾	وَيٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا	عَلٰى	مَكَانَتِكُمْ	اِنِّيْ	عَامِلٌ ؕ	سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۙ	مَنْ	يَّاْتِيْهِ	عَذَابٌ	يُّخْزِيْهِ	وَمَنْ	هُوَ	كَاذِبٌ ؕ
وَارْتَقِبُوْٓا	اِنِّيْ	مَعَكُمْ	رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾	وَلَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا	نَجَّيْنَا
شُعَيْبًا	وَّالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَاَخَذَتِ	الَّذِيْنَ
ظَلَمُوا	الصَّيْحَةُ	فَاَصْبَحُوْا	فِيْ	دِيَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ	كَاَنْ	لَّمْ
يَغْنَوْا	فِيْهَا ؕ	اَلَا	بُعْدًا	لِّمَدْيَنَ	كَمَا	بَعِدَتْ	ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع

اور اے میری قوم! تمہیں میری مخالفت (اس بات پر) آمادہ نہ کرے کہ تمہیں ایسی مصیبت (عذاب) پہنچے جیسے پہنچی تھی نوح (علیہ السلام) کی قوم یا ہود (علیہ السلام) کی قوم یا صالح (علیہ السلام) کی قوم کو اور لوط (علیہ السلام) کی قوم تم سے کچھ دور نہیں۔ اور تم اپنے رب سے مغفرت مانگو پھر تم اس کے حضور توبہ کرو بے شک میرا رب نہایت رحم فرمانے والا نہایت محبت فرمانے والا ہے۔ (قوم نے) کہا اے شعیب! تمہاری اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور بے شک ہم تمہیں اپنے درمیان یقیناً کمزور سمجھتے ہیں اور اگر تمہارا خاندان نہ ہوتا (تو) ہم تمہیں یقیناً رَجم کر دیتے اور تم ہم پر کچھ غالب نہیں ہو۔ (شعیب علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! کیا میرا خاندان تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ غلبے والا ہے؟ اور تم نے اس (اللہ) کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے بے شک میرا رب تمہارے اعمال کا احاطہ کیئے ہوئے ہے۔ اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرو بے شک میں (بھی) عمل کرنے والا ہوں تم عنقریب جان لو گے کس پر (ایسا) عذاب آتا ہے جو اُسے رُسوا کرے گا اور کون جھوٹا ہے؟ اور تم انتظار کرو بے شک میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والا ہوں۔ اور جب ہمارا حکم (عذاب) آیا تو ہم نے شعیب (علیہ السلام) کو نجات عطا فرمائی اور اُن کے ساتھ ان لوگوں کو (بھی نجات عطا فرمائی) جو ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے اور ظلم کرنے والوں کو زوردار چیخ نے آپکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے مُنہ پڑے رہ گئے۔ گویا کہ وہ اُن (گھروں) میں بَسے ہی نہ تھے۔ آگاہ رہو! (اہل) مدیَن کے لئے (رحمت سے) دُوری ہے جیسے (رحمت سے قوم) ثمود دُور ہوئے تھے۔

COPYRIGHTED MATERIAL
TELEVISION FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK
ENTIRELY WITH

قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۷۶ تا ۱۸۴

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۚ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ﴿۱۷۷﴾

ایکہ (کی بستی) والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن سے شعیب(علیہ السلام) نے فرمایا کیا تم (اللہ کی نافرمانی سے) نہیں ڈرتے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۚ﴿۱۷۹﴾

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ تو تم اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ

اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا میرا اَجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمّہ (کرم پر) ہے۔ تم ناپ پورا بھر کر دو

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۚ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ۚ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

اور تم نقصان دینے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ اور سیدھے ترازو کے ساتھ وزن کرو۔ اور تم لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے نہ دو

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۚ﴿۱۸۳﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾

اور تم زمین میں فساد کرنے والے بن کر نہ پھرو۔ اور تم ڈرو اس (اللہ کی ذات) سے جس نے تمہیں پیدا فرمایا اور پچھلی مخلوق کو (بھی)۔

COPYRIGHTS RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

سورۃ الشعراء ۲۶، آیات: ۱۸۵ تا ۱۹۱

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۙ﴿۱۸۵﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۚ﴿۱۸۶﴾

(قوم نے) کہا بے شک تم جادو کیئے گئے لوگوں میں سے ہو۔ اور تم ہم جیسے ہی بشر ہو اور بے شک ہم تمہیں یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؕ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ

لہٰذا تم ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا گِرا دو اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (شعیب علیہ السلام نے) فرمایا میرا رَب خوب جانتا ہے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ

اُن (کاموں) کو جو تم کرتے ہو۔ پھر ان لوگوں نے انہیں (شعیب علیہ السلام کو) جھٹلایا تو اُن کو سائے والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا

اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ

بے شک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا۔ بے شک اس (قصّہ) میں ضرور (عبرت کی) نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ ع

اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور بے شک آپ کا رب ہی بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔



COPYRIGHTS © RESERVED WITH ENTERTAINMENT FOUNDATION
THIS BOOK WOULD CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دیا ہوا حلال رزق اس مال سے بہت بہتر ہے جو ناجائز طریقہ پر کمایا جائے۔(سورۃ ھود، آیات:۸۵، ۸۶)

۲۔ ناپ تول میں کمی کرنے اور لوگوں کو نقصان پہنچانے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔(سورۃ ھود، آیات:۸۴،۸۵)

۳۔ ناپ تول میں کمی کرنے اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے دینے سے زمین میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔(سورۃ الاعراف، آیت:۸۵)

۴۔ لوگوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے راستے سے روکنا اور دین میں ٹیڑھ تلاش کرنا سخت گناہ کے کام ہیں۔(سورۃ الاعراف، آیت:۸۶)

۵۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو سختیوں اور آزمائشوں میں اس لئے بھی مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔
(سورۃ الاعراف، آیت:۹۴)

۶۔ اہل ایمان کو مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماں برداروں اور نافرمانوں کے درمیان خود فیصلہ فرما دیتا ہے۔
(سورۃ الاعراف، آیات:۸۷،۸۹، سورۃ ھود، آیات:۹۲،۹۳)

۷۔ بُرے لوگ چاہتے ہیں کہ اچھے لوگ بھی بُرائی اختیار کر لیں۔ ہمیں بُرے لوگوں کی بات نہیں ماننی چاہیئے۔(سورۃ الاعراف، آیات:۸۸،۸۹)

۸۔ دین پر عمل اور اس کی دعوت دینے میں آزمائشیں بھی آتی ہیں۔ اس حوالے سے انبیاء کرام علیہم السلام کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیئے۔
(سورۃ الاعراف، آیت:۸۸، سورۃ ھود، آیت:۹۱)

۹۔ ہمارے قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ جن باتوں سے ہم دوسروں کو منع کریں خود بھی ان سے بچنا چاہیئے۔(سورۃ ھود، آیت:۸۸)

۱۰۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندوں سے خوب واقف ہے۔ بندوں کے تمام اعمال اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علم میں ہیں۔(سورۃ الشعراء، آیت:۱۸۸)

۱۱۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو جھٹلانا اور آپ علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل نہ کرنا، مدین والوں کی ہلاکت کی بنیادی وجہ تھی۔
(سورۃ الشعراء، آیت:۱۵۳،۱۵۴)

سمجھیں اور حل کریں

۱ درج ذیل جملوں کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس کا قول ہے:

نمبر شمار	جملے	اللہ سبحانہ وتعالیٰ	شعیب علیہ السلام	قوم
۱	میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے اور تمہاری خیر خواہی کی۔			
۲	کیا تمہاری نماز حکم دیتی ہے کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کو چھوڑ دیں؟			
۳	بے شک آپ علیہ السلام کا رب یقیناً بہت غالب نہایت رحم فرمانے والا ہے۔			
۴	تم ناپ تول میں کمی نہ کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم کر کے نہ دو۔			
۵	اگر تمہارا خاندان نہ ہوتا تو ہم تمہیں ہلاک کر دیتے۔			

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IMFOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۲ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا ایک اور نام	مدین تھا۔
حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا علاقہ	گھنے باغات عطا فرمائے۔
حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا ایک جُرم	"اَصۡحٰبُ لۡـَٔیۡکَۃِ" ہے۔
اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کو	عذاب سے ڈرایا۔
حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو	ناپ تول میں کمی بھی تھا۔

۳ درج ذیل جملوں پر صحیح ✓ یا غلط ✗ کا نشان لگائیں:

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط
۱	قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کو بستی سے نکال دیا۔		
۲	حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم طوفان میں غرق کر دی گئی۔		
۳	حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم دوسروں کا مال گھٹا کر دیتی تھی۔		
۴	حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کو نو سو پچاس (۹۵۰) برس دعوت دی۔		
۵	حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں سے ظلم کرنے والے لوگوں کو زوردار چیخ نے آپکڑا۔		

۴ آیئے! ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	اعمال	جی ہاں	کافی حد تک	بہت حد تک	ارادہ ہے
۱	کیا ہم دوسروں کو اُن کا حق پورا پورا دیتے ہیں؟				
۲	کیا ہم دوسروں کو نقصان پہنچانے سے بچتے ہیں؟				
۳	کیا ہم دوسروں کے لئے وہی پسند کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں؟				
۴	کیا ہم مظلوم کا ساتھ دیتے ہیں؟				
۵	کیا ہم لوگوں کو دوسروں پر زیادتی کرنے سے روکتے ہیں؟				

معلوم کیجیے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں ٹیڑھ تلاش کرنے، حضرت شعیب علیہ السلام کا قوم کے انجام پر افسوس نہ کرنے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے نفع اور رزق کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE FEDERAL BOARD OF INTERMEDIATE AND SECONDARY EDUCATION ISLAMABAD. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۵ درج ذیل الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ، فساد، ناپ، رَحم، نماز، معبودوں، اطاعت، اصلاح، خاندان، تول

(۱) حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تم _____ اور _____ کم نہ کرو۔

(۲) قوم نے کہا اے شعیب! کیا تمہاری _____ تمہیں یہی حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے _____ کو چھوڑ دیں۔

(۳) قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا اگر تمہارا _____ نہ ہوتا تو ہم تمہیں _____ کر دیتے۔

(۴) حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم سے فرمایا تم _____ سے ڈرو اور میری _____ کرو۔

(۵) حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم سے فرمایا تم زمین میں اس کی _____ کے بعد _____ نہ کرو۔

۶ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حدیث شریف میں ناپ تول میں کمی کرنے پر کیا سزا بتائی گئی ہے؟

۲- مدین قبیلہ کون تھا؟

۳- لوگوں کو آزمائشوں میں کیوں مبتلا کیا جاتا ہے؟

۴- حلال رزق کس مال سے بہتر ہے؟

۵- قوم نے حضرت شعیب علیہ السلام کو کیا دھمکیاں دیں؟

سوچیے!!!

آپ اپنی عیدی اپنی مرضی سے خرچ کرنا چاہتے تھے جس پر آپ کے گھر والوں نے اُس عیدی کو ان کی مرضی کے مطابق خرچ کرنے کا کہا تو ایسے میں آپ کیا کریں گے؟

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

گھریلو سرگرمی

- راستے میں چلنے والوں کو ہم کس طرح فائدہ پہنچا سکتے ہیں اس کی کوئی تین صورتیں لکھیں۔
- کسی صاحبِ علم سے ناپ تول میں کمی کا وسیع تر مفہوم معلوم کر کے اس کی کم سے کم پانچ صورتیں تحریر کریں جن سے ہمیں بچنا چاہیئے۔
- جنگلات اللہ ﷻ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں۔ اپنے گھر والوں کی مدد سے جنگلات سے حاصل ہونے والے فائدوں میں رنگ بھریئے۔

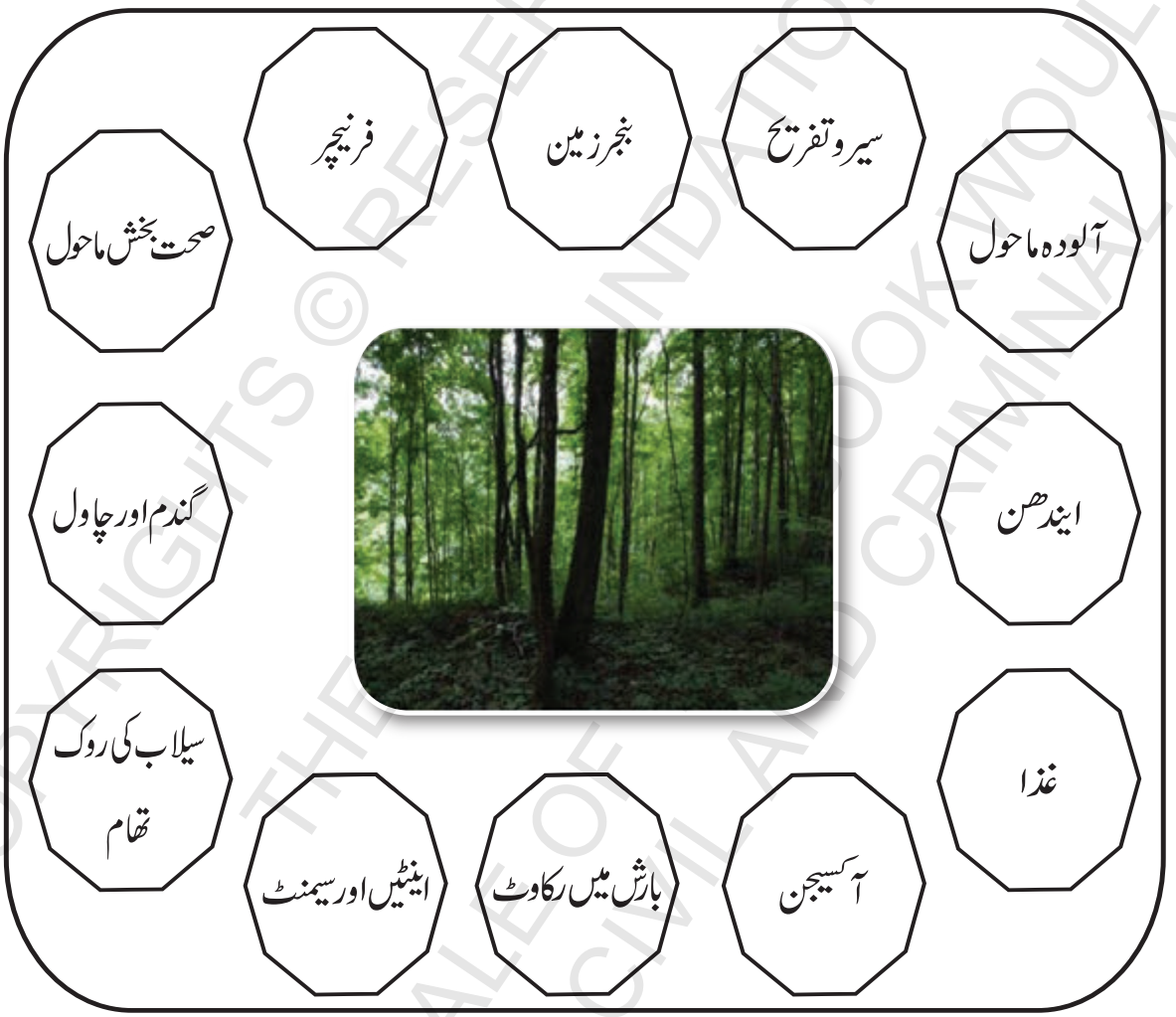

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

قصّہ حضرت یونس علیہ السلام

تعارف

حضرت یونس بن متّٰی علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ قرآنِ حکیم میں آپ علیہ السلام کا ذکر "ذَا النُّوْنِ" اور "صَاحِبِ الْحُوْتِ" یعنی مچھلی والے کے لقب سے کیا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام کو یہ لقب اس لئے دیا گیا کہ آپ علیہ السلام ایک مدت مچھلی کے پیٹ میں زندہ اور سلامت رہے اور اس دوران اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح کرتے رہے۔ قرآنِ حکیم کی دسویں سورت "سُوْرَۃُ یُوْنُس" آپ علیہ السلام کے نام سے ہے۔ سُوْرَۃُ یُوْنُس کی آیت:۹۸ میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ سُوْرَۃُ یُوْنُس کے علاوہ سُوْرَۃُ النِّسَآء (آیت:۱۶۳)، سُوْرَۃُ الْاَنْعَام (آیت:۸۶)، سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء (آیات:۸۷اور ۸۸)، سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت (آیات:۱۳۹تا۱۴۸) اور سُوْرَۃُ الْقَلَم (آیات:۴۸تا۵۰) میں بھی حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

نینویٰ شہر کا حال

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو عراق کے شہر نینویٰ کے لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔ شہر کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ نینویٰ دریائے دجلہ کے کنارے ایک بہت بڑا اور بارونق شہر تھا۔ اس شہر کے کھنڈرات موجودہ عراق کے شہر مُوصَل کے قریب پائے جاتے ہیں۔

قوم کے کفر اور ہٹ دھرمی کا حال

شہر نینویٰ میں آباد لوگ کفر، شرک اور بت پرستی میں مبتلا تھے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے کئی سال تک انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پیغام پہنچایا مگر ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوا اور وہ آپ علیہ السلام کا انکار اور آپ علیہ السلام کی مخالفت کرتے رہے۔

قوم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرانا

انکار پر ڈٹے رہنے کی وجہ سے جب اہل نینویٰ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب نازل ہونے کا فیصلہ ہو گیا تو حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو خبر دی کہ اب تین دن کے بعد تم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا عذاب آجائے گا۔ جب عذاب کا وعدہ پورا ہونے میں کچھ وقت رہ گیا تو حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کے کفر اور نافرمانی پر ان سے ناراض ہو کر نینویٰ شہر سے دور چلے گئے جب کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے آپ علیہ السلام کو اپنی قوم کو چھوڑ کر جانے کی ابھی باقاعدہ اجازت نہیں دی گئی تھی۔ ایسے موقع پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی سنت یہ رہی ہے کہ رسول اپنی مرضی سے اپنی بستی کو نہیں چھوڑتے جب تک کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے باقاعدہ ہجرت کا حکم نہ آجائے۔ مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مضبوط تعلق کی بنا پر حضرت یونس علیہ السلام یہ اُمید کرتے ہوئے جلدی چلے گئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اجازت عطا ہو جائے گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے اس طرح ہجرت کر جانے کی وجہ سے اس قوم کے معاملے میں نرمی فرمائی۔

قوم پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب کے سائے

حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد قوم پر عذاب کے آثار نظر آنے لگے۔ شہر نینویٰ پر سیاہ بادل چھا گئے اور تاریک دھواں اس قوم کے گھروں کی طرف بڑھنے لگا۔ لوگ عذاب کے آثار دیکھ کر ڈر گئے۔ اس وقت انہوں نے حضرت یونس علیہ السلام کو تلاش کرنا شروع کیا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

اور جب وہ نہ ملے تو اہل نینویٰ شدید پریشان ہو گئے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ وہ لوگ اللہ ﷻ کے عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں جس سے حضرت یونس علیہ السلام انہیں ڈرایا کرتے تھے۔

قوم کی اجتماعی توبہ

اللہ ﷻ کے عذاب کے سائے دیکھ کر شہر کے تمام لوگ اپنے بچوں، عورتوں اور مویشیوں کو ساتھ لے کر باہر میدان میں نکل آئے۔ انہوں نے اللہ ﷻ کے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور عذاب سے اللہ ﷻ کی پناہ مانگنے لگے۔ پوری قوم اللہ ﷻ پر ایمان لے آئی اور وہ سب اللہ ﷻ کے سامنے اتنا روئے کہ اللہ ﷻ نے ان کی توبہ قبول فرمالی اور ان پر سے عذاب کو ٹال دیا۔

حضرت یونس علیہ السلام کشتی میں

حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرا کر اللہ ﷻ کی طرف سے واضح اجازت ملنے سے پہلے ہی ہجرت فرما کر شہر سے باہر آ گئے تھے۔ انہیں خیال ہوا تھا کہ اللہ ﷻ ان کے اس اقدام پر ان پر تنگی نہیں فرمائے گا۔ نیز وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ عذاب کے مقام سے دور رہیں۔ وہ ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی کچھ وقت تو دریا میں پر سکون چلتی رہی مگر پھر دریا میں طوفان آ گیا اور اونچی اونچی لہروں میں مسافروں سے بھری ہوئی کشتی بُری طرح سے ڈولنے لگی۔ شدید اندیشہ پیدا ہو گیا کہ پوری کشتی تمام مسافروں سمیت دریا میں ڈوب جائے گی۔ ان کشتی والوں نے اپنے تجربہ کی بنیاد پر مسافروں سے کہا کہ اس کشتی میں اپنے آقا سے بھاگا ہوا ایک غلام ہے جب تک اس کو دریا میں نہ ڈالا جائے گا اس وقت تک اس کشتی کو نہیں بچایا جا سکتا۔ اس پر لوگوں کے مشورہ سے تین دفعہ قرعہ اندازی کی گئی اور تینوں دفعہ قرعہ حضرت یونس علیہ السلام کے نام پر ہی نکلا۔ لوگوں کے نہ چاہنے کے باوجود بالآخر حضرت یونس علیہ السلام نے خود ہی اپنے آپ کو دریا میں ڈال دیا تاکہ باقی لوگ بچ جائیں۔

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں

اللہ ﷻ نے ایک بڑی مچھلی کو حکم دیا کہ وہ حضرت یونس علیہ السلام کو بغیر نقصان پہنچائے نگل لے۔ مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو حفاظت سے اپنے پیٹ میں رکھ لیا اور آپ علیہ السلام کو لے کر دریا کی تہہ میں گھومنے لگی۔

حضرت یونس علیہ السلام کی کیفیت اور پکار

مچھلی کے پیٹ میں آپ علیہ السلام کو کئی غموں کا سامنا تھا۔ مثلاً قوم کے ایمان نہ لانے کا غم، اللہ ﷻ کے واضح حکم کے بغیر قوم کو چھوڑ کر چلے آنے کا غم، پھر مچھلی کے پیٹ میں چلے جانے کا غم، ان تمام پریشانیوں اور غموں سے نجات کی واحد صورت آپ علیہ السلام کو یہی نظر آئی کہ آپ علیہ السلام اللہ ﷻ کی تسبیح کریں اور اللہ ﷻ کے حضور استغفار کریں۔ چنانچہ مچھلی کے پیٹ اور دریا کی گہری تاریکیوں میں آپ علیہ السلام اللہ ﷻ کو ان الفاظ میں پکارتے رہے: ”لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ“ ”(اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تُو پاک ہے، یقیناً میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔“ (سورۃ الانبیاء ۲۱، آیت:۸۷)

COPYRIGHTS RESERVED WITH THE FOUNDATION. ANY SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

غم سے نجات

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چند دن رہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور آپ علیہ السلام کو غم سے نجات عطا فرمائی۔ اگر آپ علیہ السلام اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے۔

حضرت یونس علیہ السلام چٹیل میدان میں

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو ایک چٹیل میدان کے کنارے پر ڈال دیا۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے بے حد کمزور ہو گئے تھے۔ جس جگہ مچھلی نے انہیں ڈالا تھا، وہ ایک چٹیل میدان تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے معجزانہ طور پر وہاں ایک کدو کی بیل پیدا کر دی جو حضرت یونس علیہ السلام کے لئے غذا، شفا اور آرام کا ذریعہ بن گئی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خاص رحمت اور فضل سے حضرت یونس علیہ السلام جلد ہی صحت مند ہو گئے۔

حضرت یونس علیہ السلام کا اپنی قوم کی طرف واپس آنا

حضرت یونس علیہ السلام جب کچھ صحت مند ہو گئے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو دوبارہ اسی قوم یعنی اہل نینویٰ کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔ اہل نینویٰ حضرت یونس علیہ السلام کے واپس آنے پر بہت خوش ہوئے۔ پوری قوم آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئی اور پھر وہ لوگ آپ علیہ السلام کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی فرماں برداری میں زندگی گزارنے لگے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایک مقررہ مدت تک انہیں زندگی کا ساز و سامان مہیا فرمایا۔

حضرت یونس علیہ السلام کے قصّے میں ہمارے لئے سبق

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسولوں کی اطاعت کرنے والے اور توبہ و استغفار کرنے والے عذاب سے بچ جاتے ہیں۔ ہمیں بھی ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے رہنا چاہیئے۔ جو لوگ موت سے پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیں تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے بچ سکتے ہیں۔ البتہ اجتماعی عذاب سے بچنے کے لئے اجتماعی توبہ ضروری ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور اس کا ذکر اور صبر کرنے سے انسان کی پریشانیاں دور اور مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ ہمیں بھی انبیاءِ کرام علیہم السلام کی اتباع کرتے ہوئے خوشحالی اور تکلیف دونوں حالتوں میں ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یاد رکھنا چاہیئے، اور مشکلات پر صبر کرنا چاہیئے۔

کیا آپ جانتے ہیں

انسانی تاریخ میں حضرت یونس علیہ السلام کی قوم واحد قوم ہے جس کی اجتماعی توبہ اور استغفار کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس قوم پر بھیجے جانے والے عذاب کو روک دیا۔

COPYRIGHTS © RESERVED FOUNDATION
THE NEW FOUNDATION BOOK WORLD
SALE OF THIS BOOK WORLDWIDE
ENTAILS CIVIL AND CRIMINAL ACTION

حضرت یونس علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا مقام



COPYRIGHTS © RESERVED
THE ILM FOUNDATION.
SALE OF THIS BOOK WOULD
ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰت

سورۃ الصّٰٓفّٰت ۳۷، کل آیات: ۱۸۲، کل رکوع: ۵

تعارف: سورۃ الصّٰٓفّٰت مکی سورت ہے جس کا آغاز اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کی قسمیں بیان فرما کر کِیا ہے۔ اس سورت میں توحید کے دلائل، وحی کی حفاظت اور آخرت سے متعلق کفار کے سوالات کے جوابات کا ذکر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرماں بردار بندوں کے لئے جنت کی نعمتوں اور نافرمانوں کے لئے جہنم کے مختلف عذابوں کا بیان ہے۔ اس سورت میں آٹھ (۸) انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کا ذکر ہے۔ سورت کے آخر میں جنّات اور فرشتوں کے اصل مقام کا بیان ہے۔ سورت کے اختتام پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غالب آنے کی بشارت اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مَردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾

قسم ہے صف باندھ کر کھڑے ہونے والے (فرشتوں) کی۔ پھر جھڑک کر ڈانٹنے والوں کی۔ پھر ذکر (قرآن کی) تلاوت کرنے والوں کی۔

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾

بے شک تمہارا معبود یقیناً ایک ہی ہے۔ (جو) آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور مشرقوں کا (بھی) رب ہے۔

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨ الْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾

بے شک ہم ہی نے دنیاوی آسمان کو سجایا ہے ستاروں کی زینت سے۔ اور (اسے) ہر سرکش شیطان سے محفوظ (رکھا) ہے۔

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ﴿۸﴾ دُحُوْرًا

وہ عالمِ بالا (کے فرشتوں) کی (باتیں) نہیں سن سکتے اور ان پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے ہیں۔ (اُن کو) بھگانے کے لئے

وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾

اور ان کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے۔ مگر جو (شیطان) کوئی بات لے اڑے تو اس کے پیچھے ایک دہکتا ہوا شعلہ لگ جاتا ہے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ

تو آپ ان سے پوچھیئے کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا اُن چیزوں کا جو ہم پیدا فرما چکے ہیں

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ

بے شک ہم ہی نے اُنہیں چپکتی مٹی کے گارے سے پیدا فرمایا ہے۔ بلکہ آپ (کافروں کے آخرت کے انکار پر) تعجب کرتے ہیں

وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ ۖ وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ ۖ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً

اور وہ (آپ کی باتوں کا) مذاق اُڑاتے ہیں۔ اور جب اُنہیں نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت قبول نہیں کرتے۔ اور جب وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں

يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ ۖ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ۚۖ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا

(تو) خوب مذاق اُڑاتے ہیں۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو واضح جادو ہے۔ کیا جب ہم مَر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ ۙ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ ؕ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ ۚ

تو کیا ہم (پھر زندہ کر کے) اُٹھائے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی؟ آپ (ﷺ) فرما دیجیئے جی ہاں! اور تم ذلیل بھی ہو گے۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ

لہٰذا وہ تو صرف ایک ڈانٹ ہو گی پھر اسی وقت وہ دیکھنے لگیں گے۔ اور وہ کہیں گے ہائے ہماری بربادی! یہ تو بدلے کا دن ہے۔ (کہا جائے گا) یہ وہی فیصلے کا دن ہے

الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ ۙ

جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (حکم ہو گا کہ) جمع کرو ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا اور ان کے ساتھیوں کو اور (اُنہیں بھی) جن کی وہ عبادت کِیا کرتے تھے۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ ۙ مَا لَكُمْ

اللہ کے سوا پھر اُنہیں ہانک کر لے جاؤ جہنم کے راستے کی طرف۔ اور اُنہیں ذرا ٹھہرائے رکھو بے شک ان سے کچھ پوچھا جائے گا۔ تمہیں کیا ہوا

لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

کہ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ (وہ مدد کیا کریں گے) بلکہ آج تو وہ خود گردنیں جھکائے کھڑے ہوں گے۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

آپس میں سوال کریں گے۔ وہ (پیروی کرنے والے) کہیں گے بے شک تم ہی تو (بہکانے کے لئے) ہمارے پاس آیا کرتے تھے دائیں طرف سے۔

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ ۚ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾

(کافر سردار) کہیں گے (نہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم ہی ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا بلکہ تم خود ہی سرکش لوگ تھے۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾

لہٰذا ہم پر ثابت ہو گئی ہمارے رب کی بات کہ بے شک ہم (عذاب کا مزہ) ضرور چکھنے والے ہیں۔ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا (کیوں کہ) بے شک ہم خود گمراہ تھے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IBM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا

توبے شک وہ اس دن عذاب میں (برابر کے) شریک ہوں گے۔ بے شک ہم مُجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ ایسے (لوگ) تھے

اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا

کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کیا کرتے تھے۔ اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں

لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾

ایک مجنون شاعر کی وجہ سے؟ بلکہ وہ (رسول ﷺ) حق لے کر آئے ہیں اور انہوں نے تمام رسولوں کی تصدیق کی ہے۔

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾

بے شک تم دردناک عذاب کا مزہ ضرور چکھنے والے ہو۔ اور تمہیں وہی بدلہ دیا جائے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ مگر وہ جو اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٤٣﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٤﴾

اُنہی لوگوں کے لئے مقرر رزق ہے۔ (یعنی) میوے اور اُنہیں عزت دی جائے گی۔ نعمتوں والے باغوں میں۔ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ

اُن پر بہتی ہوئی شراب کے پیالوں کا دور چلایا جائے گا۔ جو سفید ہو گی پینے والوں کے لئے لذیذ ہو گی۔ نہ اس میں کوئی دردِ سر ہو گا

وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾

اور نہ اس سے ان کے ہوش اُڑیں گے۔ ان کے پاس نیچی نگاہیں رکھنے والی بڑی آنکھوں والی (حُوریں) ہوں گی۔ جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہوں۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾

پھر وہ (جنتی) ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں سوال کریں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا بے شک (دنیا میں) میرا ایک ساتھی تھا۔

يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾

وہ کہا کرتا تھا کیا تم بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں (ہمارے اعمال کا) بدلہ دیا جائے گا؟

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللّٰهِ

ارشاد ہو گا کہ کیا تم جھانک کر (اسے) دیکھنا چاہتے ہو۔ پھر وہ جھانکے گا تو اسے جہنم کے درمیان میں دیکھے گا۔ وہ کہے گا اللہ کی قسم!

اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾

قریب تھا کہ تم مجھے (بھی) ہلاک کر دیتے۔ اور اگر میرے رب کا فضل نہ ہوتا تو یقیناً میں بھی ان میں ہوتا جو (عذاب میں) حاضر کیئے گئے ہیں۔

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾

تو (جنّتی کہیں گے) کیا (یہ صحیح ہے کہ) اب ہم کبھی مرنے والے نہیں ہیں؟ سوائے پہلی موت کے اور نہ ہمیں عذاب ہو گا۔ یقیناً یہی بڑی کامیابی ہے۔

COPYRIGHT © ALL RIGHTS RESERVED
ENTIRE CONTENT OF THIS BOOK IS PROTECTED
SAFE OF ANY UNAUTHORIZED REPRODUCTION

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾

ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے۔ کیا مہمانی کے طور پر یہ بہتر ہے یا زقوم کا (کانٹے دار) درخت؟

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا

بے شک ہم نے اسے آزمائش بنایا ہے ظالموں کے لئے۔ بے شک وہ ایک ایسا درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں (سے) نکلتا ہے۔ اس کے خوشے (ایسے ہیں)

كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾

جیسے وہ شیطانوں کے سر ہوں۔ پھر وہ اس میں سے یقیناً کھائیں گے پھر اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر یقیناً ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ) ملا کر دیا جائے گا۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

پھر بے شک انہیں یقیناً پلٹنا ہو گا جہنم کی طرف۔ بے شک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ تو وہ ان کے پیچھے دوڑتے چلے گئے۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ

اور یقیناً ان سے پہلے اکثر لوگ گمراہ ہو چکے تھے۔ اور یقیناً ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے بھیجے تھے۔ تو آپ دیکھ لیجئے

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ

کہ کیسا انجام ہوا (عذاب سے) ڈرائے گئے لوگوں کا۔ مگر جو اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندے ہیں (وہی محفوظ رہے)۔ اور یقیناً نوح (علیہ السلام) نے ہمیں پکارا تھا

فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾

تو یقیناً (ہم) کتنے اچھے دعا قبول فرمانے والے ہیں۔ اور ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو نجات عطا فرمائی بڑی مصیبت سے۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾

اور ہم نے صرف انہی کی اولاد کو باقی رکھا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ نوح (علیہ السلام) پر تمام جہانوں میں سلام ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾

بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ پھر ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾

اور بے شک اِنہی کے گروہ میں سے یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) بھی تھے۔ جب وہ اپنے رب کے پاس پاک دل لے کر آئے۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾

جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کن چیزوں کو پوجتے ہو؟ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر گھڑے ہوئے معبودوں کو چاہتے ہو؟

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾

تو تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ پھر (ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام نے) ستاروں کی طرف ایک نظر ڈالی پھر فرمایا میں بیمار ہوں۔

COPYRIGHT © SEVENTH SKY FOUNDATION
ENTIRE SITE OF THIS BOOK IS PROTECTED UNDER COPYRIGHT LAW
ALL RIGHTS RESERVED WORLDWIDE
NO PART OF THIS BOOK MAY BE REPRODUCED IN ANY FORM WITHOUT PERMISSION

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾

تو وہ ان سے پیٹھ پھیر کر پلٹ گئے۔ پھر (ابراہیم علیہ السلام) چپکے سے ان کے معبودوں کی طرف گئے پھر انہوں نے فرمایا کیا تم کھاتے نہیں؟

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾

تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم بولتے نہیں ہو؟ پھر ان کو دائیں ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کر دیا۔ پھر (قوم کے) لوگ ان کے پاس دوڑے ہوئے آئے۔

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ

(ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے ہو جنہیں تم خود تراشتے ہو؟ حالانکہ اللہ نے تمہیں پیدا فرمایا

وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾

اور ان (کاموں) کو (بھی) جو تم کرتے ہو۔ (لوگوں نے) کہا اِن کے لئے ایک عمارت بناؤ پھر اُنہیں بھڑکتی آگ میں ڈال دو۔

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾

لہٰذا انہوں نے ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ ایک چال چلنے کا ارادہ کیا تو ہم نے اُن لوگوں کو سب سے نیچا کر دکھایا۔

وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ

اور (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہی میری رہنمائی فرمائے گا۔ (پھر انہوں نے عرض کیا) اے میرے رب!

هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿١٠١﴾

مجھے صالحین میں سے (بیٹا) عطا فرما۔ تو ہم نے انہیں ایک تحمل والے لڑکے (اسماعیل علیہ السلام) کی خوشخبری دی۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ

جب وہ (اسماعیل علیہ السلام) ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچے تو (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا اے میرے بیٹے! بے شک میں نے خواب میں دیکھا

اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ

کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں تو تم غور کرو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ (اسماعیل علیہ السلام نے) عرض کیا

يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا

اے میرے ابّا جان! جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے حکم مان لیا

وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ

اور (ابراہیم علیہ السلام نے) اِنہیں پیشانی کے بل لِٹا دیا۔ اور ہم نے اُنہیں پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تم نے خواب سچ کر دکھایا

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿١٠٧﴾

ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ ضرور بڑی واضح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی اس (بچے) کے بدلے میں دے دی۔

COPYRIGHT © OTHELM FOUNDATION
ENTIRE CONTENT IS PROTECTED
SALE OF THIS BOOK WORLDWIDE
ALL RIGHTS RESERVED

اہم نکات

فرمانِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

”(عید الاضحیٰ) قربانی کے دن ابنِ آدم کا کوئی عمل جانور کے خون بہانے سے زیادہ (اللہ ﷻ کے نزدیک) پسندیدہ نہیں۔“

کیا آپ جانتے ہیں

مفسرین کی ایک رائے کے مطابق آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔ کئی مورخین نے بتایا ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد کا نام تارخ اور ان کا لقب آزر تھا۔ جبکہ مفسرین کی ایک جماعت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ تھا جو توحید باری تعالیٰ کے قائل تھے اور چچا کا نام آزر تھا جو شرک میں مبتلا ہو گیا تھا اور چچا کو باپ کہنا عربی محاورات میں عام ہے۔

عملی بات ہمیں اللہ ﷻ کے ہر حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ چاہے اس کے لئے اپنی محبوب ترین شے کو بھی قربان کیوں نہ کرنا پڑے۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE IM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿١٠٩﴾

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اُن (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ ابراہیم (علیہ السلام) پر سلام ہو۔

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١١٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١١﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ

ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور ہم نے انہیں اسحاق (علیہ السلام) کی خوشخبری دی

نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٢﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ

جو نیک لوگوں میں سے نبی ہوں گے۔ اور ہم نے ان (ابراہیم علیہ السلام) پر اور اسحاق (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں اور ان کی اولاد میں سے کچھ تو نیک ہیں

وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿١١٣﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١١٤﴾

اور کچھ اپنے آپ پر واضح ظلم کرنے والے ہیں۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر احسان فرمایا۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿١١٥﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٦﴾

ہم نے ان دونوں اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی بہت بڑی مصیبت سے۔ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہی غالب ہوگئے۔

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿١١٧﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿١١٨﴾

اور ہم نے ان دونوں کو نہایت واضح کتاب (تورات) عطا فرمائی۔ اور ہم نے دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت بھی عطا فرمائی۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٠﴾

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) پر سلام ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٢﴾

بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا

اور بے شک الیاس (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں؟ کیا تم بَعل (نامی بُت) کو پوجتے ہو

وَتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿١٢٥﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٢٦﴾

اور سب سے بہترین پیدا فرمانے والے کو چھوڑ دیتے ہو؟ (یعنی) اللہ کو جو تمہارا رب ہے اور تمہارے پچھلے باپ دادا کا بھی رب ہے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٢٨﴾

پھر بھی ان لوگوں نے انہیں جھٹلایا تو یقیناً وہ سب (عذاب کے لئے) ضرور حاضر کیئے جائیں گے۔ سوائے اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندوں کے۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٢٩﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣١﴾

اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں ان (کے ذکر خیر) کو باقی رکھا۔ الیاس (علیہ السلام) پر سلام ہو۔ بے شک ہم نیک لوگوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔

COPYRIGHT © FAIZ-E-ILM FOUNDATION
ENTIRELY DESIGNED WITH SAFE FISH BOOK WORLD
AND ORIGINAL EDITION

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٣﴾

بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور بے شک لوط (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔

اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٣٤﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٣٥﴾

(وہ وقت یاد کیجئے) جب ہم نے اُنہیں اور ان کے سب گھر والوں کو نجات دی۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَبِالَّيْلِ

پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اور بے شک تم ضرور ان (بستیوں) کے پاس سے گزرتے ہو صبح بھی۔ اور رات کو بھی

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١٤٠﴾

تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟ اور بے شک یونس (علیہ السلام) بھی ضرور رسولوں میں سے تھے۔ (یاد کیجئے) جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ

پھر وہ قرعہ اندازی میں شریک ہوئے تو وہ مغلوب ہو جانے والوں میں سے ہو گئے۔ پھر اُنہیں مچھلی نے نگل لیا

وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿١٤٣﴾

اور وہ (اپنے آپ کو) ملامت کر رہے تھے۔ تو بے شک اگر وہ (اللہ کی) پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔

لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ

تو یقیناً اس (مچھلی) کے پیٹ میں اس دن تک رہتے جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ہم نے انہیں چٹیل میدان میں ڈال دیا

وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾

اس حال میں کہ وہ بیمار تھے۔ اور ہم نے ان پر ایک بیل دار درخت اُگا دیا۔ اور ہم نے اُنہیں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگوں کی طرف بھیجا۔

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ

پھر وہ لوگ ایمان لے آئے تو ہم نے اُنہیں ایک وقت تک فائدہ پہنچایا۔ لہٰذا آپ ان (کفارِ مکّہ) سے پوچھئے کیا آپ کے رب کے لئے بیٹیاں ہیں

وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ اَلَاۤ

اور ان کے لئے بیٹے ہیں؟ یا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور وہ (اس وقت) موجود تھے؟ آگاہ ہو جاؤ!

اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾

بے شک یہ ضرور اپنی جھوٹ بنائی ہوئی (بات) کہتے ہیں۔ کہ اللہ کی اولاد ہے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾

کیا اس (اللہ) نے بیٹوں کے بجائے بیٹیوں کو پسند فرمایا؟ تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟

COPYRIGHT © REVELATION FOUNDATION WITH ENTIRE CONTENT AND ALL RIGHTS RESERVED
SALE OF THIS BOOK WORLDWIDE AND ANY UNAUTHORIZED PRINTING AND REPRODUCTION

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ

یا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے؟ تو تم اپنی کتاب پیش کرو اگر تم سچے ہو۔ اور انہوں نے اس (اللہ) کے اور جنّات کے درمیان رشتہ قائم کر دیا

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۙ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ﴿۱۵۹﴾

حالانکہ جنّات کو معلوم ہے کہ بے شک وہ (اللہ کے سامنے) ضرور حاضر کیئے جائیں گے۔ اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۱۶۱﴾

سوائے اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندوں کے (جو ایسی باتیں نہیں کرتے وہ عذاب سے محفوظ رہیں گے)۔ تو بے شک تم اور جنہیں تم پوجتے ہو۔

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۙ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾

تم سب اُس (اللہ) کے خلاف (کسی کو) گمراہ نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے جس کو جہنم میں داخل ہونا ہے۔

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۙ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۚ﴿۱۶۵﴾

اور ہم (فرشتوں) میں سے بھی ہر ایک کا مقام مقرر ہے۔ اور بے شک ہم ضرور صف باندھے کھڑے رہنے والے ہیں۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ۙ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۱۶۸﴾

اور بے شک ہم ضرور (اللہ کی) پاکی بیان کرنے والے ہیں۔ اور وہ (کافر) تو ضرور کہا کرتے تھے۔ اگر ہمارے پاس پچھلے لوگوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی۔

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

تو یقیناً ہم اللہ کے خالص کیئے ہوئے بندے ہوتے۔ پھر انہوں نے اس (قرآن) کا انکار کر دیا تو عنقریب وہ جان لیں گے۔ اور یقیناً ہماری بات پہلے طے ہو چکی ہے

لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۚۖ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۖ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

ہمارے بھیجے ہوئے بندوں (رسولوں) کے لئے۔ بے شک یہ وہ ہیں جن کی ضرور مدد کی جائے گی۔ اور بے شک ہمارا لشکر ہی ضرور غالب ہو کر رہے گا۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

لہٰذا آپ ان سے کچھ وقت تک منہ موڑ لیجیئے۔ اور آپ اُنہیں دیکھتے رہیئے پھر عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔ تو کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی مانگ رہے ہیں؟

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾

پھر جب وہ (عذاب) ان کے صحن میں اُتر آئے گا وہ بہت بُری صبح ہوگی (عذاب سے) ڈرائے جانے والوں پر۔

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۙ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ

اور آپ ان سے کچھ وقت تک منہ موڑ لیجیئے۔ اور آپ دیکھتے رہیئے پھر عنقریب یہ خود بھی دیکھ لیں گے۔ پاک ہے آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے

عَمَّا يَصِفُوْنَ ۚ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۚ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ ع

ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔ اور (تمام) رسولوں پر سلام ہو۔ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

COPYRIGHT © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

علم و عمل کی باتیں

۱۔ فرشتے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لئے عاجزی کرتے ہیں اور ہمیشہ اُس کے احکامات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۱ تا ۳)

۲۔ کافر سردار اور ان کی پیروی کرنے والے قیامت کے دن آپس میں جھگڑیں گے اور اپنی گمراہی کا الزام ایک دوسرے پر ڈالیں گے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۲۷ تا ۲۹)

۳۔ بُرے لوگوں کی دوستیاں تباہی اور ہلاکت کا ذریعہ ہیں۔ اس لئے ہمیں بُرے لوگوں کی دوستی سے بچنا چاہیئے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۵۰ تا ۵۷)

۴۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندگی اور حساب و کتاب کا انکار کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۵۳ تا ۵۵)

۵۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ صاحب ایمان اور نیک بندوں کو دنیا اور آخرت دونوں میں بہترین بدلہ عطا فرماتا ہے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۷۹ تا ۸۱)

۶۔ بت اور جھوٹے معبود اپنے آپ کو نقصان سے نہیں بچا سکتے تو مشرکین کو کیا بچائیں گے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۸۵ تا ۹۸)

۷۔ ہمیں اپنی محبوب ترین شے کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۹۹ تا ۱۱۱)

۸۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور اس کے ذکر سے انسان کی پریشانیاں دور اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۱۴۱ تا ۱۴۵)

۹۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بَرگُزیدہ رسولوں علیہم السلام کو اکیلا نہیں چھوڑتا ان کی ضرور مدد فرماتا ہے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیات: ۱۷۲، ۱۷۱)

۱۰۔ تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے سلامتی کا وعدہ ہے۔ (سورۃ الصّٰٓفّٰت، آیت: ۱۸۱)

سمجھیں اور حل کریں

۱ کالم (الف) کے ہر جملہ کو کالم (ب) کے درست جملہ سے لکیر لگا کر ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)
حضرت یونس علیہ السلام نے	حضرت یونس علیہ السلام کے لقب ہیں۔
حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے	ایک بیل دار درخت اُگا دیا۔
مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو	قوم کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا۔
اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کے لئے	عذابِ الٰہی کے آثار دیکھ کر توبہ کر لی۔
"ذَا النُّوْنِ" اور "صَاحِبِ الْحُوْتِ"	حفاظت سے اپنے پیٹ میں رکھ لیا۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۲ درج ذیل جملوں کے بارے میں بتائیے کہ وہ کس کا قول ہے:

نمبر شمار	جملے	اللہ ﷻ	حضرت یونس علیہ السلام	فرشتے	کفار
۱	پھر ہم نے انہیں چٹیل میدان میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ بیمار تھے۔				
۲	تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقیناً میں ہی نقصان کاروں میں سے ہوں۔				
۳	اور یقیناً ہم صف باندھے کھڑے رہنے والے ہیں۔				
۴	اگر ہمارے پاس پہلے لوگوں کی کوئی نصیحت (کی کتاب) ہوتی تو یقیناً ہم اللہ ﷻ کے خالص کیئے ہوئے بندے ہوتے۔				
۵	تم نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔				

۳ درج ذیل جملوں پر صحیح ✓ یا غلط ✗ کا نشان لگائیں:

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط
۱	عراق کے شہر نینویٰ کی آبادی دو لاکھ سے زیادہ تھی۔		
۲	حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے بے حد کمزور ہو گئے تھے۔		
۳	مچھلی نے جس جگہ حضرت یونس علیہ السلام کو ڈالا تھا وہ ایک آباد بستی تھی۔		
۴	شہر نینویٰ پر سیاہ بادل چھا گئے اور تاریک دھواں اس قوم کے گھروں کی طرف بڑھنے لگا۔		
۵	عذابِ الٰہی کے سائے دیکھ کر شہر کے تمام لوگ اپنے اہل و عیال سمیت میدان میں نکل آئے۔		

۴ خالی جگہ پُر کریں:

(۱) حضرت یونس بن متّیٰ علیہ السلام _____ کی نسل میں سے ہیں۔

(۲) حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد _____ کے آثار نظر آنے لگے۔

(۳) حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں _____ کرتے رہے۔

(۴) شہر نینویٰ کی آبادی _____ سے زیادہ تھی۔

(۵) نینویٰ _____ کے کنارے ایک بارونق شہر تھا۔

معلوم کیجیے بعل، اِل یاسین، فرشتوں کے ڈانٹنے، کئی مشرقوں اور پاک دل کی وضاحت اپنے اساتذہ کرام سے معلوم کریں۔

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE NATIONAL BOOK FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK IS STRICTLY PROHIBITED. ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۵ نیچے دیئے گئے جملوں کے ساتھ بنے ہوئے خانوں میں قصے کی ترتیب کے لحاظ سے نمبر ڈالیئے:

ایک بڑی مچھلی نے اللہ ﷻ کے حکم سے حضرت یونس علیہ السلام کو بغیر نقصان پہنچائے نگل لیا۔

اللہ ﷻ نے حضرت یونس علیہ السلام کو دوبارہ اہلِ نینویٰ کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔

حضرت یونس علیہ السلام نے کئی سال تک نینویٰ کے لوگوں کو اللہ ﷻ کا پیغام پہنچایا۔

نینویٰ والے اللہ ﷻ کے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے عذاب سے پناہ مانگنے لگے۔

نینویٰ کے لوگ اپنے رسول علیہ السلام کا انکار اور ان کی مخالفت کرتے رہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد عذاب کے آثار نظر آنے لگے۔

مچھلی کے پیٹ میں آپ علیہ السلام اللہ ﷻ کی تسبیح اور استغفار کرتے رہے۔

حضرت یونس علیہ السلام کو عراق کے شہر نینویٰ کے مشرک لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

حضرت یونس علیہ السلام عذاب کے مقام سے دور رہنے کے ارادہ سے ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوئے۔

حضرت یونس علیہ السلام اپنی قوم کے کفر پر ان سے ناراض ہو کر نینویٰ شہر سے دور چلے گئے۔

۶ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- اللہ ﷻ نے ہمیں کس طرح کی مٹی سے پیدا فرمایا ہے؟

۲- جب کافروں سے کہا جاتا تھا کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ کیا کہا کرتے تھے؟

۳- جہنم کے درخت زقوم کے بارے میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے کوئی دو لکھیں؟

COPYRIGHT © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

۴- کافر جب اللہ ﷻ کی کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ان کا کیا رویہ ہوتا ہے؟

_____

_____

۵- اس سورت میں آٹھ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کا ذکر آیا ہے ان کے نام لکھیئے؟

_____

_____

_____

سوچیئے!!!

آپ نے گھر والوں سے ایک تحفہ کی فرمائش کی اور وہ تحفہ آپ کو مل گیا۔ اب اگر وہ تحفہ آپ کے بہت ہی قریبی دوست نے آپ سے مانگ لیا تو ایسی صورت میں آپ کیا کریں گے؟

گھریلو سرگرمی

- اپنے گھر والوں سے معلوم کر کے کوئی چھ فرشتوں کے نام اور ان کے کام تحریر کریں۔
- کسی صاحبِ علم سے معلوم کریں کہ ہمیں اپنی قربانی کے اجر و ثواب کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے اور کوئی سی تین باتیں تحریر کریں؟
- قربانی کی دعا تلاش کر کے ترجمہ کے ساتھ یاد کریں۔

دستخط استاد مع تاریخ: _____ دستخط والدین / سرپرست مع تاریخ: _____

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

مشکل الفاظ کے معنی

سورۃ الفاتحہ

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	افتتاح کرنا	آغاز کرنا، کھولنا، شروع کرنا
.2	استقامت	ثابت قدمی، قدم جمائے کھڑے رہنا، کسی کام کی مداومت، ہمیشگی کے ساتھ جاری رکھنا، ہمیشہ ٹھہرنا
.3	بندگی کرنا	محبت اور اطاعت و فرماں برداری کے جذبہ کے ساتھ اللہ ﷻ کی عبادت کرنا، فرماں برداری کرنا
.4	بندہ	بندگی کرنے والا، غلام، Slave
.5	پیروی کرنا	اتباع کرنا، پیچھے چلنا، بات ماننا
.6	پوشیدہ	چُھپا ہوا، خفیہ، پیٹھ پیچھے، غیب میں ہونا
.7	حق دار	حق رکھنے والا، مالک، حصّہ رکھنے والا
.8	رب	رب وہ ہے جو کسی شے کو آہستہ آہستہ منصب کمال تک پہنچائے۔ حقیقی رب اللہ ﷻ ہے جو تمام مخلوقات کی تمام ضروریات کو پورا فرماتا ہے۔
.9	رحم کرنا	کسی پر مہربانی کرنا، کسی کی تکلیف دور کرنا
.10	صدیقین	صدیق کی جمع، وہ شخصیات جو صدق و سچائی میں اتنی امتیازی شان رکھتی ہوں کہ جھوٹ کے کسی شائبے کی بھی گنجائش نہ رہے، اسی طرح جن کے ایمان و یقین میں ذرہ برابر شک نہ ہو، وہ بھی صدیق ہیں۔
.11	صالحین	نیک، پرہیز گار، پاک دامن، پارسا، نیکوکار، بُرائی سے پاک
.12	عبادت	شرعی اصطلاح میں عبادت کا مفہوم ہے معبود کے سامنے اپنے آپ کو انتہائی عاجز جاننا اور اس کے لئے انتہائی تعظیم کو تسلیم کرتے ہوئے اُس کا اظہار کرنا۔
.13	گمراہ	صحیح راستے سے ہٹنے اور بھٹکنے والا، راستہ بھولا ہوا، بے دین
.14	محسن	احسان کرنے والا، بھلائی کرنے والا، مددگار
.15	مخلوقات	مخلوق کی جمع، اللہ ﷻ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی چیزیں مثلاً انسان، آسمان، زمین، پتھر، جانور، پودے، تمام کائنات، دنیا وغیرہ
.16	مَردود	رَد کیا ہوا، دھتکارا ہوا، پتھر مارا ہوا
.17	مناجات	دعائیں، التجائیں
.18	نافرمانی کرنا	حکم نہ ماننا، بات نہ ماننا، اطاعت نہ کرنا

سورۃ الفیل

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	آمد	آنا
.2	بُھوسہ	خشک چارہ جو جانور کھاتے ہیں
.3	بھگدڑ مچنا	پریشانی اور گھبراہٹ میں اِدھر سے اُدھر بھاگنا
.4	جُھنڈ	گروہ، جتّھا، کئی چیزوں کا ایک ساتھ جمع ہونا

COPYRIGHTS© RESERVED FOUNDATION
THE ILM FOUNDATION WOULD
SALE OF THIS BOOK
ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.5	سازش	چال، بُری تدبیر، فریب، دھوکہ
.6	عیسائی	نصرانی، مسیحی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے
.7	فوج	سپاہیوں کا لشکر، آرمی، جنگی آدمیوں کا گروہ
.8	کنکریاں	مٹی کے چھوٹے چھوٹے سخت پتھر، آگ میں پکی ہوئی مٹی
.9	کھنگر	نہایت خشک اور سوکھی چیز، ٹوٹی پھوٹی یا جلی ہوئی یا آگ میں پکی ہوئی اینٹ
.10	گرجاگھر	عیسائیوں کی عبادت کرنے کی جگہ، عبادت گاہ
.11	گورنر	شہر کے انتظامات سنبھالنے والا، حاکم اعلیٰ، ملک میں اختیار رکھنے والا
.12	لشکر	سپاہیوں کا گروپ، فوج کا دستہ، جنگی آدمیوں کا گروہ
.13	مرعوب ہونا	رُعب میں آنا، متاثر ہونا

سورۃ قریش

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	سرگرمیاں	بھاگ دوڑ، معاملات، کام کاج
.2	مانوس کرنا	متعارف کرنا، پہچان کرنا، شیر و شکر کرنا، راغب کرنا، اپنی طرف مائل کرنا، اجنبیت ختم کرنا

سورۃ الماعون

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	آمادہ کرنا	مائل کرنا، کسی کام یا بات کے لئے ذہنی طور پر تیار کرنا، راضی کرنا، ترغیب دینا
.2	ترغیب دلانا	شوق دلانا
.3	خود غرض	صرف اپنی فکر کرنا، صرف اپنا فائدہ اور مطلب دیکھنا
.4	دکھاوا کرنا	دوسروں کو دِکھانے کے لئے نیکی کرنا
.5	غافل	توجہ نہ کرنا، بھلا دینا
.6	کردار	روش، چال چلن، سیرت، خُلق
.7	مسکین	مسکین وہ ہے جس کے پاس کفایت بھر روزی نہ ہو۔

سورۃ الکوثر

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	بے نام و نشان ہونا	نشان کا مٹ جانا، بے اولاد ہونا
.2	خطا	کوتاہی، غلطی
.3	طعنہ دینا	کسی کمی یا کوتاہی کو یاد دلانا، عیب نکالنا، طنز، ملامت کرنا
.4	کوثر	جنت کی نہر کا نام
.5	محروم ہونا	کسی چیز کا حاصل نہ ہونا، پہنچ سے دور ہونا، نامراد ہونا

COPYRIGHTS © RESERVED BY THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سورۃ الکافرون

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	پیشکش کرنا	موقع دینا، Offer
.2	تشدد کرنا	سختی کرنا، زیادتی کرنا، ظلم کرنا

سورۃ النصر

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	تسبیح کرنا	اللہ ﷻ کی پاکی بیان کرنا
.2	حمد کرنا	اللہ ﷻ کی تعریف کرنا
.3	حیات	زندگی، جان
.4	غلبہ	غالب ہونا، چھا جانا، جیت جانا
.5	فتح کرنا	جیتنا، کامیاب ہونا
.6	فوج در فوج	بڑی تعداد میں ایک ساتھ آنا، گروہ در گروہ، جوق در جوق (مراد ہے کثرت کے ساتھ)
.7	مشن	مقصد

سورۃ اللّھب

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	ایندھن	آگ جلانے کا ذریعہ، لکڑیاں، کوئلہ، پیٹرول، Fuel، وغیرہ
.2	بٹی ہوئی رسی	بل دی ہوئی رسی
.3	پیشن گوئی کرنا	مستقبل کی خبر دینا, Prophecy
.4	شعلے	آگ کی لپٹیں، Flames
.5	علانیہ	کھل کر بات کرنا، سب کے سامنے کہنا، ظاہر طور پر
.6	گستاخی	بے ادبی، بے شرمی، بدتمیزی، تحقیر

سورۃ الاخلاص

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	ایک تہائی	کسی چیز کا تیسرا حصہ
.2	بے نیاز	جسے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو
.3	جنس	مذکر یا مؤنث ہونا، قسم، ذات
.4	خاندان	شوہر، بیوی اور بچے، کُنبہ، قریبی رشتہ دار، Family
.5	وارث	حصہ دار، وراثت لینے والا، مالک
.6	وراثت	مرنے والے کا چھوڑا ہوا مال و اسباب

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	پناہ حاصل کرنا	کسی کی حفاظت یا نگرانی میں آنا
.2	گِرہ	گانٹھ لگانا، Knot

قصّہ حضرت آدم علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اولاد	بچے، بیٹا بیٹی، ایک نسل اور ایک خاندان کے لوگ
.2	بَرگُزیدہ	منتخب، مقبول، پسندیدہ، چنا ہوا
.3	بہکانا	ورغلانا، دھوکا دینا، بُرائی کی طرف آمادہ کرنا، سیدھے راستے سے ہٹانا
.4	تکبر کرنا	حق سے منہ موڑنا، دوسروں کو اپنے آپ سے کم تر سمجھنا، غرور کرنا، اپنی بڑائی ظاہر کرنا
.5	ٹھکانا	رہنے کی جگہ، رہائش کا مقام
.6	جنت	باغ
.7	جہنم	آگ کا گڑھا، دوزخ
.8	حق	سچ، حقیقت، بامقصد، درست، ثابت، فرض
.9	خوف	ڈر، خطرہ، ہیبت، رعب، دہشت
.10	خیر خواہ	بھلائی چاہنے والا
.11	ذلیل ہونا	بے عزت ہونا، کم تر ہونا، کم حیثیت ہونا
.12	رائی کے دانہ	سرسوں سے چھوٹا اور خشخاش سے بڑا ایک بیج، بہت چھوٹا، حقیر، ذَرّہ، معمولی
.13	رُسوا	ذلیل و خوار، بدنام، بے عزت
.14	رُسوا ہونا	بدنام ہونا، بُری شہرت ہونا، بُرا مشہور ہونا
.15	زینت	سجاوٹ، اچھا لگنا، خوبصورتی
.16	فتنہ	امتحان، آزمائش، بُرائی، سرکشی، گناہ، فساد، آفت
.17	فساد	بگاڑ، حق تلفی، فتنہ، خرابی، تباہی، لڑائی جگڑا، سرکشی، شرارت
.18	فضیلت	برتری، فوقیت، بڑائی، خوبی، ترجیح
.19	لباس	کپڑے، Dress
.20	لحاظ سے	اعتبار سے
.21	مایوس کرنا	ناامید کرنا، توقع پر پورا نہ اُترنا، دل توڑنا، ناکام کرنا، آس توڑنا
.22	مکالمہ	دو لوگوں کے درمیان بات چیت یا سوال و جواب، دو یا دو سے زیادہ لوگوں کی گفتگو جو انہی کے الفاظ میں لکھی گئی ہو
.23	مہلت دینا	وقت دینا، ڈھیل دینا، تاخیر کرنا،
.24	نائب	قائم مقام، خلیفہ، جانشین، مقرر کیا ہوا
.25	نسل	اولادیں، Generations

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.26	نصیحت کرنا	بھلائی کے لئے کوئی بات بتانا
.27	وسوسہ	بُرائی کا خیال، گناہ کا خیال

قصّہ حضرت نوح علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	ازلی	جس کی ابتدا نہ ہو، بہت ہی پُرانا، قدیم ترین
.2	اصلاح کرنا	درست کرنا، ٹھیک کرنا، صحیح کرنا، بہتر کرنا
.3	اطاعت	حکم ماننا، فرمانبرداری، کسی کی سربراہی کا اقرار، محکومی
.4	انتقال ہونا	مر جانا، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا
.5	اندھی	جسے کچھ نظر نہ آتا ہو، نابینا
.6	آدم ثانی	حضرت نوح علیہ السلام کا لقب (جن کے زمانے میں دنیا طوفان میں فنا ہونے کے بعد دوبارہ آباد ہوئی)
.7	باز آنا	پلٹ آنا، واپس آنا، رُک جانا، چھوڑ دینا، توبہ کرنا
.8	بُت	وہ شکل وصورت جسے پتھر اور پیتل وغیرہ سے بنا کر پُوجا جائے، مورتی، پُتلا
.9	بُت پرستی	پتھروں کو پوجنا، بتوں کی پوجا کرنا
.10	بَری ہونا	ذمہ دار نہ ہونا، علیحدہ ہونا، آزاد ہونا، جدا ہونا، الگ ہونا، پاک ہونا
.11	بسنا	رہنا، آباد ہونا
.12	پانی برسنا	بارش، پانی کا گرنا، نازل ہونا، اُترنا
.13	پرہیز گار	اللہ ﷻ کی نافرمانی سے بچنے والا، اللہ ﷻ سے ڈرنے والا
.14	پوجا کرنا	بتوں کی عبادت کرنا، بتوں سے عقیدت کا اظہار کرنا، بتوں کے سامنے عاجزی کا اظہار کرنا، بتوں کے سامنے جھکنا
.15	تبلیغ کرنا	پہنچانا، دین کا پیغام دوسروں تک پہنچانا
.16	تسلسل	برقرار رہنا، جاری رہنا، نہ رکنا، ایک کے بعد دوسرا آنا،
.17	تنور	روٹیاں پکانے کی بھٹی
.18	توحید	اللہ ﷻ کی وحدانیت اور یکتائی کا عقیدہ رکھنا، اللہ ﷻ کو ایک ماننا
.19	تھم جانا	رُک جانا، ٹھہر جانا
.20	جاہل	ان پڑھ، بداخلاق، بے ادب، بے علم، انجان، جذباتی، گستاخ
.21	جُرم	گناہ، زیادتی، غلطی، بُرائی (اس کی جمع جرائم ہے)
.22	جھوٹا ہونا	غلط ہونا، پورا نہ ہونا، سچ نہ ہونا
.23	حائل ہونا	بیچ میں آنا، باز رکھنا، روکنا، رکاوٹ ڈالنا
.24	حقیر سمجھنا	کم تر، کم حیثیت، گھٹیا سمجھنا
.25	دردناک	تکلیف دہ
.26	دلیل	ثبوت

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.27	دین	لغوی اعتبار سے دین کا مفہوم ہے مذہب و ملت، قانون اور طریقہ اور اصطلاحی اعتبار سے دین کا مفہوم ہے "اللہ ﷻ کا مخلوق کے لئے عطا کردہ قانون اور طریقۂ زندگی۔"
.28	رَجم کرنا	پتھر مار کر ہلاک کرنا
.29	شرک	شرک کا مطلب ہے "اللہ ﷻ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک کرنا اور اللہ ﷻ جیسی صفات کسی میں ماننا۔"
.30	شریعت	لوگوں کی ہدایت کے لئے رسولوں پر نازل شدہ اللہ ﷻ کے احکامات
.31	صبر کرنا	برداشت کرنا، جھیلنا، کڑوا گھونٹ پینا
.32	عاجز کرنا	روک دینا، مجبور کرنا
.33	عذاب	اذیت، تکلیف، مصیبت، بلا، وبال
.34	غالب	زبردست، اوپر رہنے والا، طاقت رکھنے والا، بھاری، جیتنا
.35	غیب	غیب اسے کہا جاتا ہے جو حواس اور عقل کے ذریعہ نہ پہچانا جاسکے۔ مثلاً ایسی حقیقتیں جو ہمیں نظر نہیں آتیں مگر ان پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ جیسے اللہ ﷻ، فرشتے، جنّت، دوزخ، یومِ آخرت وغیرہ۔
.36	فرشتہ	اللہ ﷻ کی نورانی مخلوق
.37	قدرت	طاقت، قوت، زور
.38	کفر	کفر کا لغوی مفہوم ہے حق کو چھپانا اور اس کا انکار کرنا اور اصطلاحی مفہوم ہے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کو نہ ماننا اور مسلمات دین کا انکار کرنا۔
.39	گھڑنا	اپنی طرف سے بات بنالینا، جھوٹی بات یا قصہ بنانا
.40	مبتلا ہونا	کسی کام میں مصروف ہونا، مشغول ہونا، گھرا ہونا
.41	مجسمے	بت جو پتھر، دھات یا مٹی وغیرہ سے بنایا گیا ہو، مورت
.42	مشرکین	شرک کرنے والے
.43	مظاہر قدرت	قدرت کے نظارے (مثلاً سورج، چاند، ستارے، زمین و آسمان، آگ، دریا، پہاڑ وغیرہ)
.44	معبود	جس کی عبادت کی جائے، جس سے شدید محبت کی جائے
.45	موجیں	پانی کی لہریں
.46	نازل فرمانا	اُتارا، بھیجا
.47	نجات دینا	بچانا، محفوظ رکھنا، دور رکھنا
.48	وحی	لغوی اعتبار سے پوشیدہ طریقہ سے خبر دینے کو وحی کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں وحی اللہ ﷻ کا وہ کلام ہے جو اس نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام سے کسی طریقے سے کیا ہو۔

قصّہ حضرت ھود علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اِترانا	ناز کرنا، گھمنڈ کرنا، تکبر کرنا، بڑائی ظاہر کرنا
.2	افسوس کرنا	غم کرنا
.3	آندھی	تیز ہوا کا طوفان، گرد و غبار کے ساتھ بہت تیز ہوا

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.4	ٹیلے	ریت کا بڑا ڈھیر یا چھوٹی پہاڑی (Hill)، عام زمین سے بڑی ابھری ہوئی جگہ
.5	جابر	بہت ظالم، بے رحم، بے درد، سنگ دل
.6	جانشین	نائب، خلیفہ، کسی کے بعد آنے والا، قائم مقام، ایک نسل کے بعد دوسری نسل
.7	جڑ کاٹ دینا	ہلاک کر دینا، تباہ کر دینا
.8	چالیں	چال کی جمع، داؤ، بُرا منصوبہ، سازشیں، بُری ترکیبیں
.9	چشمہ	زمین سے قدرتی طور پر پانی نکلنے کا ذریعہ، جگہ
.10	چوٹی	پیشانی، بالائی حصہ، کسی چیز کے اوپر کا سرا
.11	سرکش	باغی، نافرمان، حکم عدولی کرنے والا، منہ زور
.12	غضب	ناراضگی، غصہ، قہر
.13	کسی کے حضور ہونا	کسی کے سامنے ہونا، کسی کے ہاں ہونا، کسی کی خدمت میں ہونا
.14	کھوکھلے	اندر سے خالی
.15	گواہ	شہادت دینے والا، ثبوت پہنچانے والا، واقعہ میں موجود
.16	لعنت	پھٹکار، (اللہ کی) مار، عذاب، مصیبت نیز ذلت
.17	محلات	محل کی جمع، شاندار مکان، بادشاہوں اور امیروں کے گھر
.18	معاذ اللہ	اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ طلب کرنا، ہر ناپسندیدہ بات پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی پناہ مانگنا
.19	مویشی	چوپائے، چارہ کھا کر دودھ دینے والے جانور مثلاً اُونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، باربرداری کرنے والے جانور وغیرہ
.20	حماقت	ناسمجھی، بے وقوفی
.21	نگہبان	حفاظت کرنے والا، دیکھ بھال کرنے والا
.22	ہلاک کرنا	مارنا، تباہ کرنا، ختم کر دینا
.23	ہلاکت	تباہی، بربادی، فنا، موت
.24	واقع ہونا	پیش آنا، کسی معاملے کا ہو جانا

قصّہ حضرت صالح علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	اَوندھے منہ پڑے ہونا	گھٹنوں کے بَل گر جانا، منہ کے بَل گِرا ہونا، اُلٹا پڑا ہونا
.2	آگاہ ہونا	کسی بات سے باخبر ہونا، واقف ہونا، جاننا
.3	تراشنا	پتھر یا لکڑی کو کاٹ کر اور کرید کر کسی شکل میں ڈھالنا
.4	جادو	سحر، وہ عمل جس کا اثر تو ہو لیکن وجہ سمجھ میں نہ آئے، جادو ایک ایسا بُرا علم ہے جس کا سیکھنا، سکھانا اور کرنا کرانا حرام ہے۔ جادو کرنا یا کروانا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔
.5	خوشے	گچھے، بالیاں
.6	رسوائی	ذلت، بے عزتی
.7	زلزلہ	زمین کا ہلنا اور پھٹ جانا، بھونچال، زمین کی لرزش

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

.8	سرکشی کرنا	بغاوت کرنا، نافرمانی پر اُتر آنا
.9	عبرت کا نشان	ڈرنے یا سبق سیکھنے کا ذریعہ، خوف کی علامت
.10	کھنڈر	تباہی و بربادی کے بعد باقی رہ جانے والے ٹوٹے پھوٹے مکانات
.11	کھنڈرات	ویرانہ، ٹوٹی پھوٹی عمارتوں کے نشان، کسی اُجڑی ہوئی بستی کے آثار، اُجڑی بستی
.12	معجزہ	معجزہ ایک غیر معمولی اور خلافِ عادت کام ہے جو کسی نبی و رسول علیہ السلام سے نبوت و رسالت کے دعویٰ کی دلیل اور تصدیق کے لئے صادر اور ظاہر ہوتا ہے جسے دیکھ کر منکرین عاجز ہو جاتے ہیں۔ معجزہ اللہ ﷻ کی طرف سے پیغمبروں کو ہی عطا فرمایا جاتا ہے۔
.13	مغفرت مانگنا	گناہوں پر معافی مانگنا
.14	مقرر کرنا	طے کرنا

قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	احاطہ کرنا	چاروں طرف سے گھیر لینا
.2	احکامات	حکم کی جمع، فرمان، ارشاد (جس کو پورا کرنا اور جس پر عمل کرنا ضروری ہو)
.3	باوقار	باعزت، عزت والا
.4	بحیرہ	چھوٹا سمندر
.5	بحیرۂ احمر	افریقہ اور عرب کے درمیان کا سمندر
.6	برکت	کسی ظاہری سبب کے بغیر کسی چیز کی خیر میں اضافہ ہونا، (کسی نعمت کا زیادہ ہو جانا)
.7	بے ایمانی کرنا	دھوکا دینا، کسی کا کسی کو نقصان پہنچانا
.8	بیزار ہونا	نفرت کرنا، پسند نہ کرنا
.9	پیٹھ پیچھے ڈالنا	چھوڑنا، انکار کرنا، دور ہونا
.10	تجارت کرنا	کاروبار کرنا، چیزیں خریدنا اور بیچنا
.11	تلاش کرنا	ڈھونڈنا
.12	ٹیڑھ	مڑا ہوا ہونا، کمی، کجی، سرکشی، خرابی
.13	غم کرنا	افسوس کرنا، دکھ محسوس کرنا، فکر کرنا
.14	قبیلہ	برادری، رشتہ دار، آپس میں تعلق رکھنے والوں کا گروہ، فریق
.15	گروہ	انسانوں کا ایک جتھا
.16	لوٹ آؤ	واپس آؤ، پلٹ آؤ
.17	مومن	ایمان لانے والا

سورۃ الصّٰفّٰت

نمبر شمار	الفاظ	معنی
.1	ہجرت	وطن کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینا، خاندان سے جدا ہونا
.2	عالمِ بالا	اس کائنات سے پرے روحوں اور فرشتوں کا جہاں یا کُرّہ، زمین سے اوپر کا حصّہ، فضائے آسمانی

COPYRIGHTS © RESERVED BY THE ILM FOUNDATION
SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

یادداشت

COPYRIGHTS © RESERVED WITH THE ILM FOUNDATION. SALE OF THIS BOOK WOULD ENTAIL CIVIL AND CRIMINAL ACTION

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے مکمل نصاب کی تفصیل مع قرآنِ حکیم کی اوسطاً تکمیل

حصہ اوّل (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۱۲، قصص: ۸ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۵ فیصد

قصص: حضور نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور فضائل و کمالات، قصّہ حضرت آدم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف)، قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ھود علیہ السلام، قصّہ حضرت صالح علیہ السلام، قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۂ ھود اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت یونس علیہ السلام، ہاتھی والوں کا قصّہ (سورۃ الفیل)

سورتیں: سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیْل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّھَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت

حصہ دوم (مکّی سورتیں) — سورتیں: ۲۷، قصص: ۵ — قرآنِ حکیم کی تکمیل: ۹ فیصد

قصص: حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و مکارم اور معجزات، قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الانعام، سورۃ الانبیاء اور سورۃ الشعراء)، قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (منتخب آیات سورۃ الاعراف، سورۃ القصص، سورۂ طٰہٰ اور سورۃ الشعراء)، ایک ظالم بادشاہ اور مومن لڑکے کا قصّہ (سورۃ البروج)، پہلی وحی کا قصّہ (سورۃ العلق)

سورتیں: سُوْرَۃُ الضُّحٰی، سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَۃُ التِّیْن، سُوْرَۃُ الْعَلَق، سُوْرَۃُ الْقَدْر، سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ، سُوْرَۃُ الزِّلْزَال، سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت، سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ، سُوْرَۃُ التَّکَاثُر، سُوْرَۃُ الْعَصْر، سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیْل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّھَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الْفِیْل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّھَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت، سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَۃُ التِّیْن، سُوْرَۃُ الْعَلَق، سُوْرَۃُ الْقَدْر، سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ، سُوْرَۃُ الزِّلْزَال، سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت، سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ، سُوْرَۃُ التَّکَاثُر، سُوْرَۃُ الْعَصْر، سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیْل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّھَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الضُّحٰی، سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَۃُ التِّیْن، سُوْرَۃُ الْعَلَق، سُوْرَۃُ الْقَدْر، سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ، سُوْرَۃُ الزِّلْزَال، سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت، سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ، سُوْرَۃُ التَّکَاثُر، سُوْرَۃُ الْعَصْر، سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیْل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّھَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیْل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّھَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الصّٰفّٰت، سُوْرَۃُ الْاِنْشِرَاح، سُوْرَۃُ التِّیْن، سُوْرَۃُ الْعَلَق، سُوْرَۃُ الْقَدْر، سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ، سُوْرَۃُ الزِّلْزَال، سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت، سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ، سُوْرَۃُ التَّکَاثُر، سُوْرَۃُ الْعَصْر، سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیْل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّھَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃ، سُوْرَۃُ الْفِیْل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن، سُوْرَۃُ الْکَوْثَر، سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن، سُوْرَۃُ النَّصْر، سُوْرَۃُ اللَّھَب، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص، سُوْرَۃُ الْفَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ الضُّحٰی